e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/-Vol- 23 , Issue, 213 Monday , May 06 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳)شمارہ نمبر(۲۱۳) لکھنؤ،پیر ۶-مئی ۲۰۲۴ء، مطابق ۲۶/شوال المکرم ۱۴۴۵ھ صفحات-۸

گجرات کی 25 سیٹوں پر انتخابی مہم کا شور ختم

گاندھی نگر،05 مئی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی کی آبائی ریاست گجرات کی تمام25 لوک سبھا سیٹوں پر 7 مئی کو ہونے والے انتخابات کے لیے انتخابی مہم کا شور اتوار کی شام 6 بجے تھم گیا۔ایڈیشنل چیف الیکٹورل آفیسر کلدیپ آریہ نے کہا کہ سورت کو چھوڑ کر گجرات میں لوک سبھا کی 25 سیٹوں اور پانچ اسمبلی ضمنی انتخابات کے لیے 7 مئی کو ووٹنگ ہوگی۔سورت لوک سبھا سیٹ کے لئے کانگریس امیدوار کے کاغذات نامزدگی منسوخ ہونے اور دیگر جماعتوں اور آزاد امیدواروں کے ساتھ آٹھ امیدواروں کے کاغذات نامزدگی واپس لینے کے بعد اس سیٹ سے بی جے پی امیدوار کو22 اپریل کو بلا مقابلہ فاتح قرار دیا گیا تھا۔ انتخابی نظام کی جانب سے ووٹنگ کے عمل کو ہموار اور منظم طریقے سے ووٹنگ کو یقینی بنانے کے لیے وسیع انتظامات کیے گئے ہیں۔

ملک کے جنوبی جزیرہ نما خطے میں لو چلنے کے آثار

نئی دہلی،05 مئی (یو این آئی) ملک کے جنوبی جزیرہ نما حصوں میں پیر تک گرمی کی لہر برقرار رہنے اور اس کے بعد کم ہونے کا امکان ہے۔محکمہ کے مطابق "آج اور کل تمل ناڈو، رائلسیما، تلنگانہ، ودربھ اور اندرونی کرناٹک میں گرمی کی لہر برقرار رہے گی۔ مغربی راجستھان، مشرقی راجستھان، مغربی مدھیہ پردیش اور سوراشٹرا میں 6 سے 9 مئی تک گرمی کی لہر برقرار رہے گی۔"محکمہ نے شمال مشرقی ہندوستان میں 7 مئی تک اور مشرقی اور جنوبی جزیرہ نما ہندوستان میں 9 مئی تک طوفان اور تیز ہواؤں کے ساتھ بھاری بارش کی پیشین گوئی کی ہے۔اروناچل پردیش، آسام اور میگھالیہ میں مختلف مقامات پر40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گرج چمک اور تیز ہوائیں چلنے کی امید ظاہر کی گئی ہے۔اگلے سات دنوں کے دوران 6 اور 7 مئی کو ناگالینڈ، منی پور، میزورم اور تریپورہ، سب ہمالیائی مغربی بنگال اور سکم اور گنگا مغربی بنگال میں60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گرج چمک کے ساتھ ہلکی سے درمیانی بارش کے امکانات ہیں۔

اجودھیا میں وزیر اعظم مودی کے روڈ شو میں جم غفیر

میرا ہندوستان، میرا خاندان ہے، دھورہارا میں عوام سے کہا میں آپ کے علاقے کی ترقی کرنا چاہتا ہوں: پی ایم

اجودھیا، 05 مئی (یو این آئی) بھگوان رام کے شہر اجودھیا میں وزیر اعظم نریندر مودی کے عظیم الشان روڈ شو کے دوران لوگوں کی بڑی بھیڑ پہنچی اور یاترا کا راستہ جے شری رام اور مودی مودی کے نعروں سے گونج اٹھا۔اس سے قبل جنوری میں رام للا کی پرتشٹھا کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی دوسری بار رام مندر پہنچے اور بھگوان رام کے بچے کی شکل کی پوجا کی۔ انہوں نے رام للا کی مورتی کے سامنے پرنام کیا۔اس کے بعد ان کا قافلہ روڈ شو کے آغاز کے مقام سوگریو قلعہ پہنچا، جہاں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور للو سنگھ، جنہیں اس سیٹ سے تیسری بار بی جے پی کا امیدوار بنایا گیا ہے، دیگر وزراء نے وزیر اعظم کا استقبال کیا۔میٹنگ کے بعد مسٹر مودی اجودھیا سے وزیر اعلیٰ اور بی جے پی امیدوار کے ساتھ پھولوں سے سجی کھلی گاڑی میں سوار ہوئے۔ تینوں نے اپنے ہاتھوں میں کمل کا نشان لیا اور اس دوران وہاں موجود لوگوں نے نعرے لگائے۔ اس کے بعد روڈ شو شروع ہوا۔دو کلومیٹر طویل روڈ شو کے لیے روٹ کو 40 بلاکس میں تقسیم کیا گیا اور مختلف مقامات پر ثقافتی پروگرام منعقد کیے گئے۔سنتوں، مہنتوں اور بٹوکوں نے شنکھ پھونک کر وزیر اعظم کا استقبال کیا۔روڈ شو ہنومان گڑھی، تلسی ادیان سے ہوتا ہوا رام پاتھ پر سوگریو قلعہ سے لتا چوک پہنچا۔اس دوران بڑی تعداد میں لوگ وزیر اعظم کی

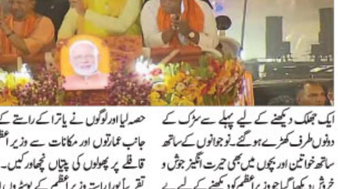

ایک جھلک دیکھنے کے لیے پہلے سے سڑک کے دونوں طرف کھڑے ہو گئے۔نوجوانوں کے ساتھ ساتھ خواتین اور بچوں میں بھی حیرت انگیز جوش و خروش دیکھا گیا جو وزیر اعظم کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔مودی کے قافلے کے ساتھ لوگ ڈھول بجاتے ہوئے یاترا کے راستے پر چل پڑے۔یاترا کے راستے کے دونوں طرف جمع لوگوں کے ہجوم کے ہاتھوں میں موبائل فون اور بینر دیکھے گئے۔ ہر کوئی اس منظر کو اپنے موبائل فون پر قید کرنے کے لیے بے تاب تھا لوگ "میں مودی کا خاندان ہوں" اور "مندر کی تعمیر کے لیے آپ کا شکریہ" جیسے بینر لیکر اپنے اپنے انداز میں وزیر اعظم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بھی نظر آئے۔بھگوا پگڑیاں پہنے بی جے پی کی خواتین کارکنوں کا ایک قافلہ بھی وزیر اعظم کے ساتھ چلا۔تقریباً ایک لاکھ لوگوں نے اس شو میں حصہ لیا اور لوگوں نے یاترا کے راستے کے دونوں جانب عمارتوں اور مکانات سے وزیر اعظم کے قافلے پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ یاترا کا تقریباً پورا راستہ وزیر اعظم کے پوسٹروں اور کٹ آؤٹس سے ڈھکا ہوا دیکھا گیا۔ روڈ شو کے لیے اجودھیا کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور انتظامیہ نے سیکورٹی کے وسیع انتظامات کیے تھے۔اس سے پہلے وزیر اعظم کے رام مندر پہنچنے سے پہلے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے مندر پہنچ کر رام للا وراجمان کے سامنے ماتھا ٹیکا اور تمام انتظامات کا جائزہ لیا۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے اتر پردیش کے دھورہارا میں ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔ اس دوران اس نے کہا، میرا اپنا کوئی خاندان نہیں ہے،تم میرے خاندان ہو،تم میرے وارث بھی ہو۔میرا ہندوستان، میرا خاندان! جس طرح ایک خاندان کا سربراہ اپنے ورثاء کے لیے دن رات محنت کرتا ہے، اسی طرح آپ کے خاندان کا خادم میں بھی آپ کو کچھ دینا چاہتا ہوں۔ میں آپ کے علاقے کو ترقی دینا چاہتا ہوں، آپ کو ترقی دینا چاہتا ہوں، ملک کو ترقی دینا چاہتا ہوں، ملک کو ترقی یافتہ بنانا چاہتا ہوں۔پی ایم مودی نے مزید کہا، گنا ایک مثال ہے کہ مودی آپ تمام کسانوں کے لیے کس طرح کام کر رہے ہیں۔ ان دنوں آپ سن رہے ہوں گے کہ مودی گنا کی پیداوار بڑھانے میں مصروف ہیں۔ مودی نہ صرف گنا کی پیداوار بڑھا رہے ہیں بلکہ آپ کی آمدنی بھی بڑھا رہے ہیں۔کسانوں کو10 سالوں میں گنا کی خریداری میں تقریباً80 ہزار کروڑ روپے ملے ہیں۔مودی ملک کی ترقی کے ساتھ ساتھ مقامی سطح پر ہونے والے ترقیاتی کاموں کو بھی یکساں ترجیح دیتے ہیں۔پی ایم مودی نے ہندوستان اتحاد پر کہا، 2014 سے پہلے، آپ نے 10 سال تک کانگریس اور ہندوستان کے اتحاد کا کام دیکھا ہے۔یاد رکھیں وہ ملک اور ریاست کے لیے کس حال میں نکلے تھے۔ یہ بھارتی اتحاد کے ارکان سکیورٹی اداروں کے ہاتھ پاؤں باندھ دیتے تھے۔

چائے والے نے شاہی کنبے کے ہی سی ایم-پی ایم بننے کی رسم بد کو ختم کر دیا: مودی

اٹاوہ:05 مئی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو سماج وادی پارٹی کے قلعہ اٹاوہ میں ایک عوامی ریلی کے دوران پریوار واد حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ایک چائے والے نے شاہی کنبے کے کسی وارث کو ہی پی ایم۔سی ایم بننے کی رسم بد کو توڑ دیا۔یہاں منعقد ریلی کے ذریعہ سے ایک ساتھ تین لوک سبھا حلقوں (اٹاوہ، مین پوری اور قنوج) کے ووٹروں سے وزیر اعظم نے خطاب کیا اور بی جے پی امیدواروں کی حمایت میں ووٹ کی اپیل کی۔عوامی ریلی میں کنبہ پروری کے خلاف مودی خوب بولے اور کہا ان پریوار وادیوں کی وراثت گاڑی، بنگلہ، سیاسی رسوخ ہے۔کوئی مین پوری، قنوج، اٹاوہ کو اپنی جاگیر مانتا ہے۔کوئی امیٹھی، رائے بریلی کو اپنی جاگیر مانتا ہے۔انہوں نے کہا کہ مودی کی وراثت غریب کا پکا گھر ہے۔مودی کی وراثت ملک کی کروڑوں ماؤں۔بہنوں کو ملا بیت الخلا ہے۔مودی کی وراثت دلت، غریبوں کی ملی بجلی، گیس، نل کی سہولیت ہے۔مودی کی وراثت غریبوں کو ملا مفت راشن ہے۔مفت علاج ہے،مودی کی وراثت آپ کے بچوں کا روشن مستقبل کے لئے بنائی گئی نئی ایجوکیشن پالیسی ہے۔

کنگال پاکستان انڈیا الائنس کے رہنماؤں کے بیان سے ہوتا ہے خوش

ملکی سالمیت کیلئے خطرہ ہیں اپوزیشن کی پارٹیاں: یوگی آدتیہ ناتھ

لکھنو:5 مئی (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو ہردوئی اور اٹاوہ میں عوامی جلسوں سے پہلے اپنی سرکاری رہائش گاہ پر میڈیا سے بات کی۔انہوں نے کانگریس کی قیادت میں انڈیا اتحاد پر شدید حملہ کیا۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ یہ اتحاد اپنے قیام کے بعد سے تنازعات میں گھرا ہوا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان کے رہنماؤں کے متنازع بیانات مسلسل منظر عام پر آرہے ہیں۔ یہ ان کے لیے کوئی نئی بات نہیں ہے۔یہ ان کا کردار ہے۔سی ایم یوگی نے کہا کہ انڈیا اتحاد کے لوگ نہ صرف انتخابات میں بلکہ ہمیشہ اس طرح کے بیانات دیتے ہیں۔ان کے بیانات سے ملک دشمن عناصر کی جرات بڑھ جاتی ہے۔یہ ملک کی فضا کو غیر ضروری طور پر خراب کرنے کی مذموم کوشش ہے۔ انڈیا اتحاد کی یہ حرکت انتہائی قابل مذمت ہے۔ان

کا کسی لیڈر پر کوئی اختیار نہیں۔یہی وجہ ہے کہ وہ خود غرضانہ وجوہات کی بنا پر اپنی خواہش کے مطابق گندی زبان استعمال کر رہے ہیں۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ انڈیا اتحاد خود غرضی کا اتحاد ہے۔ وہ بیانات جو ہندوستان کے دشمنوں کو خوش کرتے ہیں، ملک میں انتشار کی صورتحال پیدا کر سکتے ہیں۔یہ لوگ اپنی خود غرضی کی وجہ سے مسلسل ایسے متنازعہ بیانات دے رہے ہیں۔ اس کے ذریعے وہ ملکی سلامتی اور ملکی سالمیت کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ وہ خاندان پر مبنی پارٹیوں کا کردار رکھتا ہے۔سی ایم یوگی نے کہا کہ کانگریس، نیشنل کانفرنس اور سماج وادی پارٹی کے بیانات دہشت گردی کی سرپرستی، قومی سلامتی کے ساتھ کھلواڑ اور ہندوستان کے بہادر فوجیوں کی شہادت کی توہین کر رہے ہیں۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ جموں و کشمیر ترقی کے ایک نئے دھارے میں شامل ہو کر ایک بہترین جمہوری ماحول کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہاں پر راج کرنے والے خاندانی دور کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ اس وقت حقیقی معنوں میں عوام کے نمائندے منتخب ہو رہے ہیں۔اس کی مثال پنچایتی انتخابات میں دیکھنے

ہیمنت کرکرے کی موت کا ذمہ دار آر ایس ایس کو بتانے پر تنازعہ

مہاراشٹر (ایجنسی) مہاراشٹر کے اپوزیشن لیڈر وجے نام دیوراؤ وڈیٹیوار تنازعات میں گھرے ہوئے ہیں۔انہوں نے حال ہی میں دعویٰ کیا تھا کہ 11/26 کے ممبئی دہشت گردانہ حملوں کے دوران ریاست کے سابق انسداد دہشت گردی دستہ (اے ٹی ایس) کے سربراہ ہیمنت کرکرے کو اجمل قصاب جیسے دہشت گردوں کی گولیوں سے نہیں بلکہ آر ایس ایس کے ایک قریبی پولس اہلکار نے مارا تھا۔کانگریس لیڈر کے اس تبصرے کے بعد تنازعہ کھڑا ہو گیا۔کانگریس لیڈر کے اس تبصرہ پر بی جے پی اور شیوسینا کے لیڈروں نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔کانگریس لیڈر وجے وڈیٹیوار نے ہیمنت کرکرے کا ذکر کرتے ہوئے ممبئی شمالی وسطی سے بی جے پی امیدوار اجول نکم پر حملہ کیا۔انہوں نے کہا نکم نے بریانی کا مسئلہ اٹھا کر کانگریس کو بدنام کیا۔کیا کوئی قصاب کو بریانی دے گا؟ بعد میں اجول نکم نے قبول کیا کہ وہ کیسا وکیل ہے، غدار جس نے عدالت میں گواہی تک نہیں دی؟ ممبئی پولیس کے افسر ہیمنت کرکرے کو مارنے والی گولی قصاب کی بندوق سے نہیں بلکہ اس وقت آر ایس ایس کے وفادار پولیس افسر کی بندوق سے چلائی گئی تھی۔اگر بی جے پی ایسے غدار کو ٹکٹ دے رہی ہے جس نے یہ سچ عدالت سے چھپایا تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بی جے پی ان غداروں کا ساتھ کیوں دے رہی ہے؟ جانکاری کے لیے بتاتے چلیں کہ نکم 11/26 کے دہشت گرد حملہ کیس میں حکومتی وکیل تھے، جس میں دہشت گرد اجمل قصاب کو موت کی سزا سنائی گئی تھی۔وڈیٹیوار کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے، بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری ونود تاوڑے نے کہا، کانگریس اپنے خصوصی ووٹ بینک کو خوش کرنے اور حاصل کرنے کے لیے کسی بھی سطح پر جھک سکتی ہے۔مہاراشٹر کانگریس کے سینئر لیڈر اور ایل او پی وجے وڈیٹیوار نے 11/26 کے دہشت گردوں کو کلین چٹ دے کر یہ ثابت کر دیا ہے۔

عصمت دری کے ملزم تھانہ انچارج کی ضمانت منسوخ

للت پور تھانے میں دلت نابالغ کی عصمت دری کے معاملے میں متاثرہ کی ماں کی عرضی پر سپریم کورٹ کا فیصلہ

نئی دہلی،5(یو این آئی) سپریم کورٹ نے اتر پردیش کے للت پور ضلع کے تھانے میں تیرہ سالہ دلت نابالغ لڑکی کے ساتھ عصمت دری کے ملزم تھانہ انچارج کو ضمانت دینے کے الہ آباد ہائی کورٹ کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے اور ملزم کو خودسپردگی کرنے اور جیل بھیجنے کا حکم دیا ہے۔عدالت عظمیٰ کا یہ حکم نابالغ لڑکی کی والدہ کی درخواست پر آیا ہے جس نے ہائی کورٹ کے ملزم کو ضمانت دینے کے فیصلے کے خلاف عدالت عظمیٰ سے رجوع کیا تھا۔جسٹس اے ایس جسٹس بوپنا اور جسٹس سنجے کمار کی ڈویژن بنچ نے کہا، "یہ ایک بہت سنگین صورتحال ہے جہاں اجتماعی عصمت دری کا شکار ہونے والی ایک لڑکی انصاف کے حصول کے لیے تھانے پہنچی اور الزام یہ ہے کہ اسٹیشن انچارج نے اس کی تھانے میں عصمت دری کی۔"عدالت نے ملزم کو مشروط ضمانت دینے کے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو رد کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے کو سرسری نظر سے دیکھنے کے بجائے سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔اس مرحلے پر، ہمیں ملزم کو ضمانت دینے کے فیصلے کو درست ثابت کرنے کی کوئی وجہ یا منطق نظر نہیں آتی۔"ڈویژن بنچ نے ریاست جھارکھنڈ بمقابلہ سندیپ کمار کے معاملے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں بھی عدالت نے ایک پولیس اہلکار کے تئیں کوئی نرمی نہیں برتی، جس پر ایک عام آدمی کے ساتھ اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرنے کا الزام لگایا گیا حا، جب کہ وہاں کوئی گھناؤنا جرم بھی نہیں تھا۔ڈویژن بنچ نے اپنے 3 مئی کے حکم میں کہا کہ "للت پور کیس میں ایک خوفناک صورتحال ہے جہاں نابالغ اجتماعی عصمت دری کا شکار انصاف کی تلاش میں تھانے پہنچی اور ملزم اسٹیشن انچارج نے دوبارہ پولیس اسٹیشن میں ہی اس کے ساتھ وہی گھناؤنا جرم کیا۔"پولیس افسر کی درخواست ضمانت مسترد ہونے کو فوجداری نظام انصاف کے لیے اہم قرار دیتے ہوئے بچپن بچاؤ آندولن کے سینئر وکیل اور وکیل ایچ ایس پھولکا نے کہا کہ سپریم کورٹ نے بہت واضح پیغام دیا ہے کہ اگر قانون نافذ کرنے والے پولیس اہلکار خود جرائم میں ملوث پائے گئے تو ان کے ساتھ کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی۔اس سے قبل ایسوسی ایشن فار والنٹری ایکشن نے آرٹیکل 32 کے تحت ایک رٹ پٹیشن دائر کی تھی جس میں بچوں کی دیکھ بھال اور تحفظ کے لیے بنائے گئے قوانین کو نافذ کرنے میں حکومتی حکام کی مکمل ناکامی کو اجاگر کیا گیا تھا۔درخواست میں جنسی استحصال سے متعلق مقدمات کے التوا اور متاثرین کے قانونی حقوق سے سمجھوتہ کرنے کا معاملہ اٹھایا گیا۔عرضی میں دلت نابالغ لڑکی کی اجتماعی عصمت دری کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ اس معاملے میں پانچ ماہ تک کوئی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی۔ پانچ ماہ بعد ان مجرموں نے لڑکی کے ساتھ دوبارہ اجتماعی عصمت دری کی۔ اس کے بعد جب لڑکی رپورٹ درج کرانے تھانے پہنچی تو پولیس ایف آئی آر درج کرنے کا اپنا بنیادی فرض ادا کرنے میں ناکام رہی۔اتنا ہی نہیں تھانہ انچارج نے متاثرہ کے ساتھ تھانے میں زیادتی کر کے اس کے درد میں کئی گنا اضافہ کر دیا۔اس کے بعد متاثرہ لڑکی اور اس کے اہل خانہ کو مسلسل دھمکیاں ملتی رہیں اور انھیں ہراساں کیا جاتا رہا۔ان غیر انسانی مظالم کی وجہ سے بچی کی تعلیم متاثر ہوئی اور وہ 10 ماہ تک اسکول نہ جا سکی۔بچپن بچاؤ آندولن کی اس درخواست کے بعد متاثرہ کو ایک بورڈنگ اسکول میں داخل کرایا گیا جہاں وہ ایک بار پھر سے تعلیم شروع کرنے کے قابل ہو گئی۔

مودی عوام سے ریزرویشن کا حق چھیننا چاہتے ہیں: راہل گاندھی

حیدرآباد 5 مئی (یو این آئی) کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے ریمارک کیا کہ وزیر اعظم مودی ریزرویشن کے خلاف ہیں اور وہ ریزرویشن کے کوٹہ کو برخواست کرنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ نجی کاری کے بہانے مودی حکومت عوامی شعبہ کے ریزرویشن کو ختم کرنے کا بھی منصوبہ رکھتی ہے انہوں نے تلنگانہ کے ضلع نرمل میں انتخابی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ موجودہ لوک سبھا انتخابات دو نظریات کے درمیان ہیں کانگریس دستور کو بچانے کی کوشش کر رہی ہے جبکہ بی جے پی آر ایس ایس مشترکہ طور پر عوام کے حقوق کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔انڈیا اتحاد دستور کا تحفظ کرنا چاہتا ہے جبکہ این ڈی اے اتحاد دستور کو بدلنا چاہتا ہے۔اگر غلطی سے تیسری مرتبہ بی جے پی مرکز میں برسر اقتدار آگئی تو وہ دستور کو ہی بدل کر رکھ دے گی۔انہوں نے کہا کہ مودی ریزرویشن کے خلاف ہیں۔وہ عوام سے ریزرویشن کا حق چھیننا چاہتے ہیں۔ملک میں سب سے بڑا مسئلہ ریزرویشن کی حد 50 فیصد میں اضافہ کرنا ہے۔کانگریس نے اپنے منشور میں وعدہ کیا ہے کہ اگر مرکز میں ان کی پارٹی حکومت بناتی ہے تو وہ ریزرویشن کی حد 50 فیصد میں اضافہ کرے گی۔انہوں نے پوچھا کہ کیا مرکز کی بی جے پی حکومت غریب کسانوں کے قرضہ جات معاف کرے گی؟ انہوں نے مرکز کی بی جے پی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بے روزگاری میں اضافہ ہو رہا ہے اور بی جے پی حکومت خاموش ہے۔انہوں نے کہا کہ بے روزگاری کے مسئلہ کی یکسوئی کیلئے کانگریس حکومت روزگار ضمانت اسکیم پر عمل کرے گی۔اس اسکیم کے تحت گریجویٹس اور ڈپلومہ رکھنے والوں کو ایک سال کی ملازمت پرائیویٹ شعبہ، عوامی شعبہ، اسپتالوں اور یونیورسٹیوں کے ساتھ ساتھ دیگر مقامات پر دی جائے گی جہاں ان کو ماہانہ اعزازیہ کے طور پر 8500 روپے دیئے جائیں گے۔یہ دنیا کی اپنی نوعیت کی پہلی روزگار اسکیم ہوگی۔گریجویٹ کے کام کے اطمینان بخش ہونے پر اس کی ملازمت کو مستقل کر دیا جائے گا۔اس طرح بے روزگاروں کو روزگار حاصل ہوگا۔ہندوستان کو مہارت رکھنے والی افرادی قوت حاصل ہو سکے گی۔انہوں نے کہا کہ تقریباً 30 لاکھ ملازمتوں کو کانگریس نے پُر کیا ہے۔انہوں نے ریاست میں قبائیلیوں کے مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس حکومت ان کے اراضی کے مسائل جلد از جلد حل کرے گی۔مرکزی اور ریاستی حکومتیں عوام کے حقوق کا تحفظ کریں گی۔عوام کے پانی، جنگل اور زمین کے حق کا بھی تحفظ کیا جائے گا۔تلنگانہ کی طرح جہاں پر غریبوں کی حکومت ہے،کانگریس نئی دہلی میں غریبوں کی حکومت بنائے گی۔

راہل گاندھی کی نامزدگی درست، اعتراضات مسترد

اعتراض جتانے والے نے کہا کہ پرچہ خارج نہ ہوا تو جائے گا ہائی کورٹ

لکھنو:5 مئی (پی این ایس) رائے بریلی پارلیمانی سیٹ سے لوک سبھا انتخابات کے لیے 24 کاغذات نامزدگی داخل کیے گئے۔ جس میں ہفتہ کو کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے بعد 16 کاغذات نامزدگی کو کمیاں پائے جانے کی وجہ سے مسترد کر دیا گیا جبکہ 8 کو درست قرار دیا گیا۔جانچ کے بعد کانگریس امیدوار راہل گاندھی، بی جے پی امیدوار دنیش پرتاپ سنگھ، بی ایس پی امیدوار ٹھاکر پرساد یادو، ہیومنسٹ سماج پارٹی کے روہتاش، محمد موبین، اکھل بھارتیہ اپنا دل کے دلیپ سنگھ، بھارتیہ پنچشیل پارٹی کے سدرشن رام اور آزاد ہوریلال کے کاغذات درست قرار دیے گئے ہیں۔کلکٹریٹ میں کاغذات نامزدگی کی جانچ کے دوران دعویدار چوکس رہے۔ ہر کوئی یہ جاننے کی کوشش کرتا رہا کہ ان کی درخواست مسترد ہو جائے گی۔اس کے باوجود 16 کاغذات نامزدگی کمیاں پائے جانے پر خارج کر دیے گئے۔ لوک سبھا انتخابات-2024 کے لیے کاغذات نامزدگی جمع کرنے کے بعد، کاغذات کی جانچ ہفتہ کو ہوئی۔ کانگریس امیدوار راہل گاندھی کو ہتک عزت کے مقدمے میں سزا سنائے جانے اور برطانوی شہری ہونے کے الزام میں ان کے کاغذات نامزدگی مسترد کیے جانے پر اعتراضات اٹھائے گئے۔وکیل انیرودھ پرتاپ سنگھ کے اعتراض پر راہل گاندھی کی طرف سے سابق ایم ایل اے اور تجویز کنندہ اجے پال سنگھ پیش ہوئے اور اعتراض کے خلاف جواب دیا۔تجویز کنندہ نے کیرالہ کی وایناڈ سیٹ سے راہل گاندھی کی نامزدگی اور ان کی ہندوستانی شہریت کے حوالے سے بھی ثبوت فراہم کیے ہیں۔ایڈوکیٹ انیرودھ پرتاپ سنگھ نے بھی کاغذات نامزدگی داخل کیے تھے، لیکن ان کی نامزدگی مسترد کر دی گئی۔ریٹرننگ آفیسر اور ڈی ایم ہرشیتا ماتھر نے کہا کہ راہل گاندھی کی نامزدگی کے خلاف اعتراض موصول ہوا ہے۔اعتراض درست نہ ہونے پر کاغذات نامزدگی کو درست قرار دے دیا گیا۔راہل گاندھی کی نامزدگی کے خلاف اعتراض کرنے والے ایڈوکیٹ انیرودھ پرتاپ سنگھ کا کہنا ہے کہ اگر راہل گاندھی کی نامزدگی خارج نہیں کی گئی تو ہائی کورٹ میں پی آئی ایل دائر کی جائے گی۔

مسلمانوں اور کانگریس پر بی جے پی کے متنازعہ ویڈیو کے بارے میں ایک اور شکایت

کرناٹک۔(ایجنسی) کرناٹک بی جے پی کا ایک متنازعہ ویڈیو منظر عام پر آیا ہے جس میں مبینہ طور پر درج فہرست ذات یا قبیلے کے ارکان کو ووٹ نہ دینے پر دھمکی دی گئی ہے۔کانگریس نے اس ویڈیو کے خلاف مرکزی الیکشن کمیشن سے شکایت کی ہے۔اس میں بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا، بی جے پی سوشل میڈیا انچارج امیت مالویہ، بی جے پی کے ریاستی صدر بی وائی۔وجے ندر کے خلاف شکایت درج کرائی گئی ہے۔کانگریس کا الزام ہے کہ ماڈل ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی ایس سی/ایس ٹی کمیونٹی کے ارکان میں دشمنی، نفرت اور بدخواہی کے جذبات پیدا کرنے کی نیت سے کی گئی ہے۔کانگریس نے اس سے پہلے الیکشن کمیشن میں بی جے پی کے خلاف تقریباً 20 شکایتیں درج کرائی ہیں لیکن کمیشن نے کسی کے خلاف سیدھی کارروائی نہیں کی۔اس سے قبل مودی کی فرقہ وارانہ تقاریر کے بارے میں بھی شکایتیں کی گئی تھیں لیکن الیکشن کمیشن نے کوئی کارروائی نہیں کی۔تاہم، مودی کے فرقہ وارانہ بیانات کی کوریج کرتے ہوئے، غیر ملکی میڈیا نے انہیں نفرت پھیلاتے ہوئے پایا۔

کرناٹک پردیش کانگریس کے میڈیا اینڈ کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج کانگریس لیڈر رمیش بابو نے اس سلسلے میں انتخابی عہدیداروں کو خط لکھا ہے۔انہوں نے کرناٹک بی جے پی کے آفیشل سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو کی طرف اشارہ کیا جس میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی اور کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا کے متحرک کرداروں کو دکھایا گیا تھا۔ویڈیو میں واضح طور پر ایس سی، ایس ٹی اور دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کو ریزرویشن کی نوکری میں "انڈے" کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ راہل گاندھی کا ایک متحرک کردار ریزرویشن کی نوکری میں مسلم کمیونٹی کا ایک اور "انڈا" ڈال رہا ہے۔اس میں کانگریس لیڈروں کو منہ میں زیادہ فنڈ ڈال کر ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی پر مسلم کمیونٹی کا احسان کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔رمیش بابو نے کہا کہ اس ویڈیو میں اس طرح پیش کیا گیا ہے جیسے راہل مسلم کمیونٹی کے منہ میں پیسہ ڈال رہے ہیں اور مسلم کمیونٹی ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی کمیونٹی کو باہر پھینک رہی ہے۔کانگریس لیڈر رمیش بابو نے کہا۔"یہ ویڈیو نہ صرف ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ کی خلاف ورزی ہے بلکہ SC/ST پریونشن آف ایٹروسیٹیز ایکٹ 1989 کے تحت بھی ایک جرم ہے۔کانگریس لیڈر نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ اس طرح کی کارروائیوں سے برادریوں کے درمیان نفرت اور بدنیتی کو ہوا مل سکتی ہے۔کرناٹک میں لوک سبھا کی 14 سیٹوں پر ابھی ووٹنگ ہونا باقی ہے۔ یہ ویڈیو SC/ST برادری کو کانگریس کو ووٹ نہ دینے کے لیے ڈرانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔" یہ SC/ST کمیونٹی کے ممبروں کو ڈرانے اور SC/ST کمیونٹی کے ممبروں کو "انڈے" کے طور پر پیش کر کے ان کی شبیہ کو خراب کرنے کا واضح معاملہ ہے۔30 اپریل کو بھی، بی جے پی نے انسٹاگرام سمیت سوشل میڈیا پر ایک اینیمیٹڈ ویڈیو شائع کی، جس میں پرتشدد اور لالچی مسلمان مرد حملہ آوروں کی قرون وسطیٰ کے ہندوستان پر حملہ کرنے اور اس کی دولت کو لوٹنے کی دقیانوسی تصویر کشی کی گئی، اس سے پہلے کہ مودی قوم کو بچانے کے لیے میں چلا گیا۔ ویڈیو میں بتایا گیا کہ اگر کانگریس منتخب ہوئی تو وہ ہندوؤں کی دولت اور جائیداد مسلمانوں میں بانٹ دے گی۔اس ویڈیو کے خلاف کئی سول تنظیموں نے اعتراض کیا۔اس کی شکایت مرکزی الیکشن کمیشن سے کی گئی۔عدالت جانے کی دھمکی دی۔بی جے پی نے اگلے دن اس اینیمیٹڈ ویڈیو کو سوشل میڈیا سے ہٹا دیا۔

وہ آئین تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے تو پورا ملک ان کے خلاف کھڑا ہوگا: ادھو ٹھاکرے

شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی آئین کو تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ اگر ایسا ہوا تو نہ صرف ہم، ہماری پارٹی بلکہ پورا ملک اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا۔مرکزی ایجنسیاں بی جے پی کی نوکر بن گئی ہیں۔4 جون کو نتائج کے بعد میری پارٹی کے لوگوں کو ہراساں کرنے والوں کو سود سمیت ہرجانہ ادا کرنا پڑے گا۔مہاراشٹر کے دھاراشیو (عثمان آباد) میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ بی جے پی آئین کو بدلنا چاہتی ہے۔جس دن وہ آئین کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے گی پورا ملک اس کے خلاف کھڑا ہو جائے گا۔انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کے بیان کا بھی ذکر کیا اور نشانہ بنایا جس میں وزیر اعظم نے کہا تھا کہ پاکستان کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو ہندوستان کا اگلا وزیر اعظم بنانے کے لیے بے چین ہے۔ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ یہ بات ہندوستان کا وہ لیڈر کہہ رہا ہے جو پاکستان جا کر نواز شریف کے ساتھ کیک کھا کر آیا ہے۔اس سے قبل کسی نے پاکستان جا کر کیک نہیں کھایا تھا۔ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ انڈیا الائنس کی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد زراعت کے لیے بیجوں، فصلوں کو کیڑوں سے بچانے کی ادویات نیز دیگر زرعی آلات و ساز و سامان پر سے جی ایس ٹی ختم کر دیا جائے گا۔

کرناٹک فحش ویڈیو معاملہ:

مزید تین متاثرہ خواتین ایس آئی ٹی کے پاس پہنچیں

بنگلورو: اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (ایس آئی ٹی) نے جے ڈی ایس کے مفرور ایم پی اور ہاسن سے این ڈی اے امیدوار پرجول ریونا کی بیرون ملک تلاش تیز کر دی ہے۔ اس دوران فحش ویڈیو اسکینڈل کی مزید تین متاثرہ خواتین نے ایس آئی ٹی سے رابطہ کیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ متاثرہ خواتین نے ایچ ڈی ریونا کی گرفتاری کے بعد ایس آئی ٹی سے رجوع کیا ہے۔حکام جلد ان کے بیانات قلم بند کر سکتے ہیں۔ اس حوالے سے مزید معلومات سامنے آنا باقی ہیں۔افواہیں ہیں کہ پرجول ریونا اپنے والد جے ڈی ایس ایم ایل اے ایچ ڈی ریونا کی گرفتاری کے بعد جلد ہی حکام کے سامنے ہتھیار ڈال سکتے ہیں۔ذرائع نے بتایا کہ ایس آئی ٹی کی ایک ٹیم پرجول ریونا کی سرگرمیوں کے بارے میں جمع کی گئی معلومات کی بنیاد پر پہلے ہی ایک غیر ملکی مقام پر پہنچ چکی ہے۔ٹیم مقامی ایجنسیوں اور سی بی آئی کے ساتھ مل کر اسے گرفتار کرے گی۔ٹریک شدہ مقام ہنگری کا دارالحکومت بوڈاپیسٹ تھا۔ پرجول ریونا اپنا مقام بدل رہا ہے۔ذرائع کے مطابق پرجول ریونا اتوار کو منگلورو انٹرنیشنل ایئرپورٹ پہنچ سکتے ہیں۔تاہم، ایس آئی ٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ ان کے پاس یہ بھی اطلاع ہے کہ پرجول ریونا لوک سبھا انتخابات کے بعد ہی واپس آئیں گے۔گمراہ کن معلومات پھیلائی جا رہی ہیں۔ایس آئی ٹی نے کوئی جوکھم نہ لیتے ہوئے ملک کے تمام ہوائی اڈوں پر ہائی الرٹ بھی رکھا ہے۔ایس آئی ٹی ایک بزرگ خاتون کے بیان کی بنیاد پر ایک اور ایف آئی آر درج کرنے کا امکان ہے جسے پرجول ریونا کے ذریعہ مبینہ طور پر اغوا اور جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ریسکیو کی گئی خاتون کی مبینہ ویڈیو میں وہ زور زور سے روتی اور بار بار اس سے ایسی حرکت نہ کرنے کی اپیل کرتی دکھائی دے رہی ہے۔اس کے بعد بھی پرجول ریونا نے مبینہ طور پر اسے جنسی طور پر ہراساں کیا۔ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ خاتون اس کے پیر پکڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔

غزہ میں اسرائیلی جنگ، ہلاکتوں کی تعداد 34683 ہوگئی

لبنانی سرحدی گاؤں پر اسرائیلی حملہ، میاں بیوی بیٹے سمیت ہلاک

غزہ: اسرائیل کی غزہ پر مسلط کردہ طویل ترین جنگ کے دوران اتوار کے روز پانچ مئی تک 34683 فلسطینیوں کو قتل کیا جا چکا ہے۔ یہ اعداد و شمار غزہ میں کام کرنے والی فلسطینی وزارت صحت نے جاری کیے ہیں۔ ان سب فلسطینیوں کو اسرائیلی طیاروں کی بمباری، ٹینکوں کی گولہ باری اور سائپرز کی فائرنگ کے نتیجے میں قتل کیا گیا ہے۔ واضح رہے غزہ میں اسرائیلی جنگ کے سات خوفناک اور ہلاکت انگیز ماہ مکمل ہونے والے ہیں۔ اسی موقع پر اسرائیل نے یورپ اور امریکہ کی یوتھ نے طرف سے فلسطینیوں کی ان ہلاکتوں پر سخت ردعمل دینا شروع کر کے اسرائیل سے جنگ بند کرنے کا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ اسرائیل نے اس مطالبے کو نظر انداز کرتے ہوئے ہولوکاسٹ کا یادگاری دن منانے کا ہنگامی فیصلہ کیا ہے۔ ادھر غزہ میں وزارت صحت کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق اب تک اسرائیلی فوج کے ہاتھوں قتل کیے گئے مذکورہ بالا فلسطینیوں میں دو تہائی کے قریب تعداد فلسطینی عورتوں اور بچوں کی ہے۔ تاہم یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ وزارت صحت کے مطابق اس عرصے کے دوران زخمی ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 78018 فلسطینی زخمی ہو چکے ہیں۔ فلسطینیوں کی ان بہیمانہ طریقوں سے ہلاکتوں کے باعث بین الاقوامی عدالت انصاف اسرائیل کو فلسطینیوں کی نسل کشی روکنے والے اقدامات کا حکم دے چکی ہے جبکہ بین الاقوامی فوجداری عدالت نے بھی اسرائیل اور اس کے اہم ترین عہدے داروں کے خلاف تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

اسرائیل نے غزہ پر بمباری جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ لبنان کے جنوبی علاقوں میں بھی بمباری اور ڈرون حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اتوار کے روز تین لبنانی شہری اسرائیلی فوج نے ہلاک کر دیے ہیں۔ تازہ اسرائیلی فوجی حملے میں ہلاک ہونے والوں میں ایک لبنانی میاں بیوی اور ان کا ایک بیٹا بھی شامل ہیں۔ مقامی لبنانی ذرائع کے مطابق اسرائیل کا یہ حملہ جنوبی لبنان میں ایک گاؤں پر کیا گیا ہے۔ جہاں میس الجبل نامی میونسپلٹی کا گاؤں نشانہ بنایا گیا ہے۔ بمباری کے نتیجے میں گاؤں کے رہائشی میاں بیوی اپنے بیٹے سمیت جاں بحق ہو گئے ہیں۔ بمباری کی زد میں آنے والا یہ گاؤں ایک سرحدی آبادی ہے۔ لبنان کے ان سرحدی علاقوں پر اسرائیلی حملے آئے روز جاری ہیں اتوار کے روز بمباری کا نشانہ میس الجبل میونسپلٹی کا گاؤں بنا ہے جس میں تین ہلاکتوں کی تصدیق میونسپلٹی کے سربراہ عبدالمنعم شقیر نے بھی کر دی ہے۔ سات اکتوبر سے اب تک اسرائیلی حملوں میں سینکڑوں لبنانی شہری اور حزب اللہ کے جنگجو ہلاک ہو چکے ہیں۔

نیتن یاہو کے دفتر کے باہر حماس کے ساتھ معاہدے کے مخالف مظاہرین کا احتجاج

تل ابیب: (ایجنسی)۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے دفتر کے سامنے درجنوں افراد نے جنگ سے سوگوار خاندانوں سے وابستہ ایک فورم پر مشتمل لوگوں نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ حماس کے ساتھ یرغمالیوں کی رہائی کا معاہدہ نہ کرے۔ مقامی میڈیا کے مطابق مظاہرین نے متوقع معاہدے کے خلاف نعرے لگائے اور مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم اسے قبول نہ کریں۔ دوسری جانب گذشتہ شام کو یرغمالیوں کے رشتہ داروں سمیت ہزاروں افراد نے تل ابیب میں مظاہرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ نیتن یاہو کی حکومت ایک ایسے معاہدے پر پہنچے جس سے ان کی رہائی ممکن ہو سکے۔ آپ کسی بھی معاہدے کو کمزور کر رہے ہیں"۔ کل ہفتے کے روز قاہرہ میں مذاکرات کا دوبارہ آغاز ہوا جس کا مقصد غزہ کی پٹی میں اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی تک پہنچنا ہے۔ دوسری جانب دونوں فریقین نے ایک دوسرے پر جنگ بندی معاہدے کی کوششوں کو سبوتاژ کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ اسرائیل نے اپنا وفد قاہرہ نہیں بھیجا۔ ایک سینئر اسرائیلی اہلکار نے زور دے کر کہا تھا کہ اسرائیل سے ایک وفد کو مصری دارالحکومت بھیجنا یرغمالیوں کے معاہدے کے فریم ورک کے حوالے سے "مثبت پیش رفت" دیکھنے کے لیے منحصر ہے۔

چینی صدر کا پانچ برس بعد یورپ کا دورہ

پیرس: (ایجنسی) فرانسیسی وزیر اعظم گیبریل اتال آج اتوار کی سہ پہر پیرس میں شی جن پنگ کا استقبال کریں گے۔ فرانسیسی صدر ایمانویل ماکروں اور یورپی کمیشن کی صدر ارسلا فان ڈیر لائن کی چینی صدر کے ساتھ کل پیر کو بات چیت طے ہے۔ شی جن پنگ کا پانچ سال میں یورپ کا یہ پہلا دورہ ہے۔ فرانسیسی صدر کی رہائش گاہ الیزے پیلس کے مطابق پیرس میں ہونے والے مذاکرات میں یوکرین کی جنگ، مشرق وسطیٰ کی صورتحال، اقتصادی امور اور ماحولیاتی تحفظ پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ ماکرون نے دورے سے قبل کہا تھا کہ بڑے عالمی مسائل میں چین کو شامل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانا چاہیے۔ جمعرات دو مئی کو اکانومسٹ میگزین میں شائع ہونے والے اپنے ایک انٹرویو میں ماکروں نے کہا، یہ یقینی بنانا ہمارے اپنے مفاد میں ہے کہ بین الاقوامی نظام کے استحکام میں چین کا کردار ہو۔" ماکرون نے دورے سے قبل کہا تھا کہ بڑے عالمی مسائل میں چین کو شامل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانا چاہیے۔ امریکہ کے ساتھ چین کی بڑھتی ہوئی کشیدگی اور اقتصادی مسابقت کے تناظر میں چینی صدر شی جن پنگ کی کوشش ہے کہ بطور تجارتی شراکت دار یورپ کے ساتھ تعلقات کو مضبوط کیا جائے۔ فرانس کے بعد 70 سالہ شی جن پنگ سربیا اور ہنگری کا دورہ کریں گے۔ سربیا کے چین کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں اور وہ چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹیو کا حصہ ہے، جس میں بیجنگ دنیا بھر میں نقل و حمل کے راستوں اور بندرگاہوں میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہا ہے، اور خصوصی طور پر گلوبل ساؤتھ میں۔ ہنگری کے وزیر اعظم وکٹور اوربان کی حکومت کو بھی چین دوست سمجھا جاتا ہے۔ ہنگری یورپی یونین کے ان چند ممالک میں سے ایک ہے جو بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹیو کا رکن ہے۔ بیجنگ نے سربیا اور ہنگری کے دوروں کے لیے خاص طور پر دوستانہ الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے ان کی اہمیت اجاگر کی۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان لی جیان نے کہا کہ چین سربیا کے ساتھ اپنی آہنی دوستی' کو وسعت دینے کا منتظر ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے شی جن پنگ کے ہنگری کے دورے کو ایک 'تاریخی دورہ' قرار دیا۔ 2019 میں چینی صدر شی جن پنگ کے یورپ کے گزشتہ دورے کے بعد سے چین اور یورپ کے تعلقات واضح طور پر خراب ہوئے ہیں۔ چین اور یورپی یونین کے درمیان مجوزہ تجارتی معاہدے کو چین میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں، اور یورپی یونین کے کچھ رہنماؤں کی طرف سے چین پر حد سے زیادہ اقتصادی انحصار کے بارے میں خدشات کی وجہ سے روک دیا گیا تھا۔ اس حوالے سے یورپی یونین نے کچھ تجارتی معاملات پر کارروائی کی ہے، جس میں چینی الیکٹرک گاڑیوں پر نئے سخت محصولات عائد کرنے کی دھمکی بھی شامل ہے۔ یورپی حکام کا کہنا ہے کہ چین میں الیکٹرک کار ساز اداروں کو ریاست کی طرف سے کافی ریاستی سبسڈی ملتی ہے اور اسی سبب وہاں تیار کی گئی گاڑیوں کو مصنوعی طور پر کم قیمتوں پر عالمی مارکیٹ میں فروخت کیا جا رہا ہے۔ چین نے اس کے جواب میں ایک طرف تو فرانس کے ساتھ قریبی تعلقات استوار کیے ہیں تو دوسری طرف یورپی مصنوعات کے حوالے سے اپنی تجارتی تحقیقات بھی شروع کر دی ہیں۔ یوکرین پر روسی حملے کے خلاف موقف اختیار نہ کرنے اور ماسکو کے ساتھ قریبی تعلقات برقرار رکھنے پر چین کو یورپ میں شدید تنقید کا بھی سامنا ہے۔

غزہ جنگ کے خلاف احتجاج:

مشی گن یونیورسٹی میں گریجویشن کی تقریب معطل

واشنگٹن: امریکہ میں تعلیمی اداروں میں غزہ جنگ کے خلاف ہونے والے احتجاجی مظاہروں میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ ہفتے کے آخر میں امریکی کیمپس میں مزید احتجاجی مظاہرے دیکھنے میں آئے۔ ان میں بعض پرتشدد واقعات بھی شامل تھے۔ فلسطین کے حامی مظاہرین نے ہفتے کے روز امریکہ کی مشی گن یونیورسٹی میں گریجویشن کی ایک تقریب میں کچھ دیر کے لیے خلل پڑا، جب کہ یونیورسٹی آف ورجینیا میں مظاہرین کی پولیس کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں۔ امریکی یونیورسٹیوں نے گریجویشن کی تقاریب کے دوران مزید بدامنی پھیلانے کی کوششوں کی اطلاعات ہیں۔ امریکہ بھر میں طلباء غزہ میں مہینوں سے جاری جنگ کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے درجنوں یونیورسٹیوں میں جمع ہو رہے ہیں۔ ان کا صدر جو بائیڈن سے مطالبہ ہے کہ وہ اسرائیل کی حمایت کے بجائے خونریزی کو روکنے کے لیے مزید اقدامات کریں۔ اسرائیلی حکومت کی حمایت کرنے والی کمپنیوں سے دستبرداری اختیار کریں اور اسرائیل کو اسلحہ کی سپلائی بند کریں۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والے ویڈیو کلپس میں درجنوں طلباء کو روایتی فلسطینی کیفے اور گریجویشن کیپ پہنے ہوئے اور فلسطینی پرچم لہراتے ہوئے دکھایا گیا جب وہ این آربر میں مشی گن اسٹیڈیم کے درمیانی گلیارے میں چل رہے تھے۔ یونیورسٹی کی ترجمان کولین مستونی کے مطابق پارٹی جاری رہی اور کیمپس پولیس نے مظاہرین کو اسٹیڈیم کے پچھلے حصے کی طرف دھکیل دیا لیکن کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ مستونی نے ایک بیان میں کہا کہ یونیورسٹی آف مشی گن کی گریجویشن تقریبات میں اس طرح کے پرامن احتجاج کئی دہائیوں سے ہوتے رہے ہیں اور یونیورسٹی کے رہنما خوش ہیں کہ آج کی گریجویشن تقریب فخر اور فتح کا لمحہ تھا۔" شارلٹس ول کی یونیورسٹی آف ورجینیا میں ہفتے کے روز مختصر طور پر ایک بار پھر کشیدگی دیکھی گئی، اور پولیس افسران کو ایک ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ فلسطینی حامی مظاہرین کے کیمپ میں جاتے ہیں، کچھ مظاہرین کو پلاسٹک کی ہتھکڑیاں لگا کر گھسیٹتے ہوئے گھاس میں لے جاتے ہیں۔ اب تک، پولیس نے ملک بھر کی یونیورسٹیوں سے 2000 سے زائد مظاہرین کو گرفتار کیا ہے۔ مشی گن یونیورسٹی ان متعدد یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے جنہوں نے گریجویشن کی تقاریب کے لیے اپنے سیکیورٹی پروٹوکولز کو تبدیل کیا ہے۔ یونیورسٹی نے گزشتہ ہفتے رائٹرز کو بتایا کہ اس نے ملازمین کے رضاکاروں کو تربیت دی ہے کہ کس طرح رکاوٹوں کو کم کیا جائے/ جنگ مخالف مظاہرے غزہ پر اسرائیلی حملے کے جواب میں کیے جا رہے ہیں۔ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کے بعد اسرائیل نے غزہ کی پٹی میں ایک بڑی جنگ کا آغاز کیا تھا جس میں اب تک چونتیس ہزار سے زائد افراد مارے جا چکے ہیں۔

سعودی عرب کا غزہ میں فوری جنگ بندی اور امدادی راہداریاں کھولنے کا مطالبہ

ریاض: سعودی عرب کی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے غزہ کی پٹی میں فوری اور مستقل جنگ بندی پر زور دیا ہے۔ انہوں نے غزہ کی پٹی کے جنگ سے تباہ حال عوام کی مدد کے لیے تمام راہ داریاں فوری کھولنے کا مطالبہ دہرایا۔ سعودی وزیر گیمبیا میں اسلامی سربراہی کانفرنس کے پندرہویں اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی سربراہی میں گزشتہ ہفتے ہونے والی میٹنگ کے دوران سعودی وزراء کی کونسل نے "غزہ کی پٹی میں جنگ روکنے، شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے، انسانی امداد کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے مشترکہ ایکشن پلان پر عمل کرنے اور ریاست کے متعلقہ اداروں کے اشتراک اور عالمی اداروں کے ساتھ مل کر غزہ میں امدادی کارروائیوں میں ہم آہنگی پر زور دیا۔

ایران کے وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان کا او آئی سی کے اجلاس سے خطاب

تہران: ارنا کی رپورٹ کے مطابق ایران کے وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان نے اپنے خطاب میں غرب اردن اور قدس شریف میں صیہونی حکومت کے جرائم اور غزہ میں نسل کشی روکنے میں غاصب حکومت کے ساتھ اقتصادی اور سفارتی روابط منقطع کئے جانے نیز اس کے خلاف عملی طور پر تجارتی اور اسلحہ جاتی پابندیاں عائد کئے جانے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے غزہ کے مظلوم عوام کے خلاف غاصب صیہونی حکومت کے وحشیانہ جرائم کو روکنے کے لئے اسلامی ملکوں کے اتحاد و یکجہتی کی تقویت کی ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ جنگ غزہ کے حوالے سے مسلم ملکوں کا طرز عمل اور رویہ تاریخ میں درج ہوگا کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان ممالک صیہونی حکومت کے وحشیانہ جنگی جرائم، فلسطینی عوام کے قتل عام اور نسل کشی کو روکنے نیز غزہ میں انسان دوستانہ امداد رسانی کے لئے زیادہ سے زیادہ اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔

جرمن فوج کی میٹنگز آن لائن افشاء

برلن: (ایجنسی)۔ جرمن فوج نے ایسی رپورٹوں کی تصدیق کی ہے کہ ویب ایکس نامی ویب سائٹ میں ایک خامی موجود تھی۔ فوج اس ویب سائٹ کو آن لائن میٹنگز کے لیے استعمال کرتی ہے۔ مارچ میں ایسی ہی ایک میٹنگ روسی میڈیا پر شائع کی گئی تھی۔ جرمن فوج نے ہفتہ چار مئی کو یہ بات تسلیم کی کہ ویڈیو کانفرنسنگ کے لیے فوج جو سروس استعمال کرتی ہے اس میں موجود ایک خامی کے سبب ہزاروں میٹنگز عوامی سطح پر آن لائن قابل رسائی تھیں۔ جرمن اخبار سائٹ آن لائن' کے مطابق جرمن فوج کے ویب ایکس سسٹم پر آسان الفاظ کے ذریعے جرمن فوج کی آن لائن میٹنگز تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، چھ ہزار سے زائد میٹنگز تلاش کی جا سکتی ہیں جن میں سے کچھ کو خفیہ رکھا جانا مطلوب تھا۔" جرمن ملٹری کے مطابق ویب سائٹ میں موجود اس خامی کا پتہ چلنے کے بعد 24 گھنٹوں کے اندر اندر ہی اسے دور کر دیا گیا تھا۔ ملٹری کے ایک ترجمان نے فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا، شرکاء کے علم میں آنے اور اجازت دیے جانے کے بغیر ویڈیو کانفرنس میں شرکت ممکن نہیں تھی۔۔۔ اس لیے کچھ بھی خفیہ چیز کانفرنس سے باہر نہیں جا سکتی۔" روسی میڈیا کی طرف سے رواں برس مارچ میں ایک میٹنگ کی تفصیلات آن لائن جاری کر دی گئی تھیں جس میں جرمن ایئرفورس حکام یوکرین کو طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کی فراہمی کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ اس واقعے کے بعد جرمن فوج پہلے ہی دباؤ میں ہے۔ روسی میڈیا کی طرف سے رواں برس مارچ میں ایک میٹنگ کی تفصیلات آن لائن جاری کر دی گئی تھیں جس میں جرمن ایئرفورس حکام یوکرین کو طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کی فراہمی کے بارے میں بات کر رہے تھے تازہ معاملے میں سائٹ آن لائن' نے رپورٹ کیا کہ اس نے ایسے آن لائن میٹنگ رومز کا کھوج لگایا ہے جنہیں ڈھائی لاکھ کے قریب جرمن فوجی استعمال کرتے ہیں۔ سکیورٹی میں یہ خامی جرمن فوج کے اپنے ویب ایکس ورژن میں موجود تھی، جو عوامی سطح پر دستیاب ورژن سے زیادہ محفوظ سمجھا جاتا ہے۔ سائٹ آن لائن کے رپورٹر جرمن فوج کے سربراہ انگو گیرہارٹس کے نام سے بھی ایک میٹنگ روم تک رسائی میں کامیاب ہو گئے۔ خیال رہے کہ گیرہارٹس کے نام ماضی میں افشاء ہونے والی معلومات میں بھی سامنے آیا تھا۔ سائٹ آن لائن کے مطابق جرمن فوج کو اس خامی کے بارے میں تب معلوم ہوا جب اس سے اس خامی کے بارے میں نکتہ نظر جاننے کے لیے رابطہ کیا گیا۔

آسٹریلیا: چاقو کا وار کرنے والا نوجوان پولیس فائرنگ سے ہلاک

سڈنی: (ایجنسی)۔ حکام نے آج اتوار پانچ مئی کو بتایا کہ یہ واقعہ ہفتے کی رات پرتھ کے مضافاتی علاقے ولیٹن کے ایک ہارڈ ویئر اسٹور کی پارکنگ میں پیش آیا۔ مغربی آسٹریلیا کے وزیر اعلیٰ راجر کک نے صحافیوں کو بتایا کہ حملہ آور نوجوان کو گولی مار دی گئی۔ راجر کک نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ، اس بات کے اشارے ملتے ہیں کہ یہ نوجوان آن لائن سرگرمیوں کے ذریعے بنیاد پرستی کی طرف راغب تھا۔" ان کا مزید کہنا تھا، لیکن میں اس مرحلے پر کمیونٹی کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس نے یہ انتہا پسندانہ قدم اکیلے اُٹھایا تھا۔ پولیس کے بیان کے مطابق جائے وقوعہ پر ایک 30 سالہ شخص پایا گیا جس کی پشت پر چاقو کے وار کے زخم تھے۔ اُسے سنگین مگر مستحکم حالت میں فوری طور سے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ پولیس اور آسٹریلوی سیکورٹی انٹیلی جنس آرگنائزیشن کے ایجنٹوں نے سڈنی شہر کے مشرقی ساحل میں انسداد دہشت گردی کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیز کے مطابق، اب تک کی دستیاب معلومات کی بنیاد پر مجھے مشورہ دیا گیا ہے کہ کمیونٹی کو کسی قسم کے خطرات لاحق نہیں ہیں۔" دریں اثناء مغربی آسٹریلیا کے پولیس کمشنر کرنل بلانچ نے بتایا کہ رات 10 بجے کے بعد پولیس کو ہنگامی فون کال موصول ہوئی۔ جس میں ایک نوجوان یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ وہ تشدد کی کارروائیوں کا ارتکاب کرنے والا ہے۔ ان کے مطابق یہ لڑکا نوجوانوں کے لیے ایک ایسے پروگرام میں حصہ لے رہا تھا جس سے انتہا پسندی کی ترغیب دی جا رہی تھی۔ پولیس کمشنر بلانچ نے تاہم اس بارے میں مزید کہا میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ اسے بنیاد پرست بنایا گیا یا وہ بنیاد پرست بن چکا تھا کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ یہ امر تحقیقات کا حصہ ہے۔" پولیس نے مزید کہا کہ بعد ازاں اُسے پبلک کے ایک رکن کی فون کال کے ذریعے اطلاع ملی کہ مذکورہ اسٹور کی پارکنگ میں چاقو سے حملہ کیا گیا ہے۔ اس حملے کے خلاف پولیس کارروائی میں تین پولیس اہلکار شامل تھے ان میں سے ایک بندوق سے اور دو دیگر کنڈکٹڈ انرجی ڈوائس" سے لیس تھے۔ یاد رہے کہ قبل ازیں 15 اپریل کو ایک آشوریہ پادری پر لائیو خطاب کے دوران چاقو سے حملہ کیا گیا تھا جس کے بعد نیو ساؤتھ ویلز کی پولیس نے دہشت گردی کے جرائم میں چند لڑکوں کو گرفتار کر لیا تھا۔ یہ حملہ ایک 16 سالہ لڑکے نے کیا تھا جس پر دہشت گردی کی کارروائی کا الزام تھا۔ اس کے چھ مبینہ ساتھیوں پر بھی کئی جرائم، جن میں دہشت گردی کی کارروائی میں ملوث ہونے یا اس کی منصوبہ بندی کرنے کی سازش شامل ہے کا الزام لگایا گیا تھا۔ یہ تمام نوجوان لڑکے حراست میں ہیں۔

گندم اسکینڈل کے خلاف کسانوں کا 10 مئی سے ملک گیر احتجاج کا اعلان

اسلام آباد: ڈان نیوز کے مطابق چیئرمین کسان اتحاد خالد حسین کھوکھر نے کہا کہ گندم اسکینڈل کی وجہ سے کسانوں کا 400 ارب روپے کا نقصان ہوگیا اور کرپشن کے لیے 6 کروڑ کسانوں کو ذبح کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اوپر بیٹھے لوگ صحیح فیصلے نہیں کرتے، کیا ان کو علم نہیں تھا کہ بمپر فصل آرہی ہے؟ گندم کی درآمد پر ایک ارب ڈالر کا زرمبادلہ ضائع کر دیا گیا۔ خالد حسین کھوکھر نے معاملے کی شفاف تحقیقات اور گندم اسکینڈل میں ملوث کرداروں کو پھانسی دینے کا مطالبہ کر دیا۔ چیئرمین کسان اتحاد نے 10 مئی سے ملک بھر میں احتجاج کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ 10 مئی کو بعد نماز جمعہ کے بعد ملتان سے احتجاج شروع کر کے زراعت کا علامتی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ دوسری جانب مرکزی کسان اتحاد نے وزیر اعظم شہباز شریف سے گندم درآمد اسکینڈل کی شفاف تحقیقات کا مطالبہ کر دیا۔ چیئرمین کسان اتحاد خالد حسین باٹھ نے وزیر اعظم کو خط لکھ کر موقف اختیار کیا کہ گندم کی فصل کاٹے دو سے ڈھائی ماہ ہو چکے ہیں اور اس سال وافر مقدار میں گندم کی پیداوار کسانوں کے لیے جرم بن گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پنجاب حکومت کی جانب سے کسانوں کے اوپر تشدد قابل قبول نہیں اور سوشل میڈیا پر کسانوں کو انتشار کی طرف دھکیلنے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ وزیر اعظم کے نام خط میں کہا گیا۔

سوئٹزرلینڈ اور آئرلینڈ یونیورسٹیوں میں بھی طلبہ کا غزہ میں اسرائیلی مظالم کیخلاف احتجاج

سوئٹزرلینڈ: (ایجنسی)۔ امریکی یونیورسٹیوں کے بعد سوئٹزرلینڈ اور آئرلینڈ یونیورسٹیوں میں بھی طلبہ غزہ میں اسرائیلی مظالم کے خلاف احتجاجی مظاہروں میں شامل ہو گئے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق سوئٹزرلینڈ میں ٹرینٹی کالج ڈبلن اور لوزان یونیورسٹی کے طلبہ کلاسز معطل کر کے احتجاجی مظاہرے کر رہے ہیں۔ ٹرینٹی کالج ڈبلن میں طلبہ نے کیمپ لگا کر احتجاج کیا جبکہ آئرلینڈ میں بک آف کیلز کی نمائش کو بند کر دیا، جو سیاحوں کی توجہ کا مرکز تھا۔ یہ کیمپ اس وقت قائم کیا گیا جب طلبہ کی یونین نے انکشاف کیا کہ یونیورسٹی نے ان پر حالیہ مہینوں میں ہونے والے مظاہروں سے ہونے والے نقصانات پر 2 لاکھ 14 ہزار یورو (2 لاکھ 30 ہزار ڈالرز) جرمانہ عائد کیا ہے۔ مظاہرین ٹرینٹی کالج ڈبلن سے اسرائیل کے ساتھ تعلیمی شراکت ختم کرنے اور اسرائیل سے منسلک کمپنیوں میں سرمایہ کاری بند کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ گزشتہ ہفتے ٹرینٹی کالج کی سربراہ لنڈا ڈویل نے کہا تھا کہ کالج سرمایہ کاری کا جائزہ لے رہی ہے لیکن اسرائیلی اداروں کے ساتھ تعاون کرنے کا فیصلہ انفرادی ماہرین تعلیم پر منحصر ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے شہر لوزان میں تقریباً 100 طلبہ نے اسرائیل کے ساتھ سائنسی تعاون کے خاتمے کا مطالبہ کر رہے ہیں، مظاہرین میں سے ایک نے مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ فلسطینی 200 دنوں سے مر رہے ہیں، لیکن ہماری آواز نہیں سنی جا رہی۔ انہوں نے کہا کہ غزہ جنگ روکنے کے لیے حکومتوں پر دباؤ ڈالنے کے لیے دنیا بھر میں عالمی تحریک شروع ہوگئی لیکن کوئی پیشرفت نہیں ہو رہی ہے، ہم یونیورسٹیوں پر بھی زور دے رہے ہیں۔

پاکستانی نژاد صادق خان کی تاریخی کامیابی، تیسری بار میئر لندن منتخب

برطانیہ: (ایجنسی)۔ برطانیہ کی لیبر پارٹی کے رہنما پاکستانی نژاد صادق خان مسلسل تیسری بار میئر لندن منتخب ہو گئے۔ برطانوی نشریاتی ادارے 'انڈیپینڈنٹ' کی رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں مقامی حکومتوں کے انتخابات کے لیے ووٹنگ کے بعد نتائج آنے کا سلسلہ جاری ہے جب کہ سامنے آنے والے ابتدائی اشارے بطور میئر لندن پاکستانی نژاد صادق خان کی کامیابی ظاہر کر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق متعدد مقامات سے سامنے آنے والے اعداد و شمار کے مطابق صادق خان نے اپنے مخالف امیدوار سوزن ہال کو شکست دے دی ہے جب کہ کاؤنسلز میں ہونے والے انتخابات کے نتائج سامنے آنے کے پہلے روز وزیر اعظم رشی سوناک کو خوفناک شکست کا سامنا کرنا پڑا جب کہ اب وہ دارالحکومت اور ویسٹ مڈلینڈز کے میئر الیکشن کے نتائج کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ جمعرات کو ہونے والے 107 کونسلوں میں سے 102 کے مکمل نتائج کا اعلان جمعہ کی رات تک کر دیا تھا جن کے مطابق کنزرویٹو پارٹی کے 400 سے زیادہ کونسلرز ہار گئے جب کہ 10 کونسلوں میں اس کی پوزیشن بہت زیادہ کمزور ہو گئی۔ ساؤتھ یارکشائر اور لیورپول نے لیبر پارٹی کے میئرز کے امیدوار کو ووٹ دیا جب کہ ویسٹ مڈلینڈز میں رشی سوناک کی ٹوری پارٹی کے امیدوار اینڈی اسٹریٹ کی جیت وزیر اعظم کی مخالف قیادت کی اہم عہدے پر پیش قدمی روکنے میں مدد دے سکتی ہے۔

گاندھی خاندان نے رائے بریلی کے لوگوں کو دھوکہ دیا: دنیش پرتاپ سنگھ

رائے بریلی۔ آزاد چارج کے ساتھ ریاستی وزیر اور بی جے پی امیدوار دنیش پرتاپ سنگھ نے اتوار کو ڈلماؤ ترقیاتی بلاک کے درجنوں گاؤں کا دورہ کیا، آشیرواد حاصل کیا اور لوگوں کے مسائل سنے۔ اس دوران عوام کی کثیر تعداد موجود رہے۔ بی جے پی امیدوار دنیش پرتاپ سنگھ نے گھر گھر جا کر ڈلماؤ بلاک کے پاکرا، امیراں، سندبارہ، کاٹھگھر، اوبرنی، گوڑہ، بالی پور، جگت پور، بردارا سمیت درجنوں دیہاتوں میں عوامی رابطہ کیا۔ دورے کے دوران ریاستی وزیر نے عوام سے رائے بریلی کو ترقی یافتہ، خوشحال اور مثالی رائے بریلی بنانے میں وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ویژن کو کامیاب بنانے کی اپیل کی۔ دنیش سنگھ نے کانگریس پر رائے بریلی کے لوگوں کو دھوکہ دینے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ یہاں کے رکن اسمبلی کو

رائے بریلی کے لوگوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ اگر اس میں ذرہ برابر بھی لگاؤ ہوتا تو وہ مسلسل پانچ سال تک اپنے علاقے سے غائب نہ رہتی۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن ہارنے کے بعد بھی میں پانچ سال آپ سب کے درمیان ہوں اور ہر خوشی اور غم میں شریک ہوں۔ پچھلے پانچ سالوں میں، فرضی گاندھی خاندان نے نہ امیٹھی کے لوگوں کا خیال رکھا اور نہ ہی رائے بریلی کا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ امیٹھی سے وائناڈ گئے، اب امیٹھی چھوڑ کر وہی پرانی دھن گانے رائے بریلی آئے ہیں۔ لیکن عوام سب کچھ سمجھ چکی ہے۔ دورے کے دوران دنیش سنگھ نے لوگوں کے مسائل سنے اور ان کے فوری حل کی بات کی۔ اس دوران مقامی لوگوں کی بڑی تعداد نے وزیر مملکت دنیش پرتاپ سنگھ کا شاندار استقبال کیا۔ دنیش سنگھ نے ان کی بے پناہ حمایت اور پیار کے لیے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔ جناب سنگھ نے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کی عوامی بہبود کی پالیسیوں اور اسکیموں کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی۔ عام آدمی نے دنیش سنگھ کے ٹور پروگرام کے حوالے سے ایک خاص قسم کا سنسنی، جوش اور ولولہ دیکھا۔ فیلڈ وزٹ کے دوران دیہی خواتین اور مرد کارکنوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

اپنی صحت کی حفاظت نہایت ضروری ہے: مولانا خالد رشید

عیدگاہ لکھنؤ میں میدانتا اسپتال اور اسلامک سنٹر کے اشتراک سے مفت طبی کیمپ لگا

لکھنؤ، ۵ رمئی۔ اپنی صحت کی حفاظت کرنا ہم سب کے لیے نہایت ضروری کام ہے۔ جب ہماری صحت اچھی ہوگی تو ہم ہر کام اچھے طریقے سے انجام دیں گے۔ خواہ عبادات ہوں یا دنیا کے عام معاملات ہوں۔ مخلوق خداوندی پر شفقت و محبت کرنا، ضرورت مندوں کی مدد کرنا اور پریشان حال افراد کو سہارا دینا اسلامی تعلیمات، ہدایات اور احکام کا روشن باب ہے۔ ایسے افراد بلاشبہ اجر و ثواب کے مستحق ہیں۔ ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ لکھنؤ و قاضی شہر مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا لکھنؤ نے کیا۔ وہ آج میدانتا اسپتال لکھنؤ اور اسلامک سنٹر کے اشتراک سے عیدگاہ لکھنؤ میں منعقد مفت طبی کیمپ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس مفت طبی کیمپ کا آغاز جنوری ۲۰۰۰ء میں والد مرحوم مولانا مفتی ابوالطیب احمد میاں فرنگی محلی کی سرپرستی میں ہوا تھا۔ آج ۲۷۶واں کیمپ ہے۔ یہ ہر ماہ کی پہلی اتوار کو لگتا ہے۔ اب تک ان کیمپوں سے بلا تفریق مذہب و ملت ہزاروں افراد مستفید ہو چکے ہیں۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ رسول اکرمؐ کی سیرت مبارک پر عمل کرتے ہوئے اپنی حیثیت کے مطابق پریشان حال اور ضرورت مند افراد کی مدد کرنا چاہیے۔ اس کیمپ میں میدانتا اسپتال کے آرتھو پیڈکس ڈپارٹمنٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر سیف این شاہ، ماہر امراض جگر ڈاکٹر وویک گپتا سینیر کنسلٹنٹ لیور ٹرانس پلانٹ سرجری اور ماہر امراض عمومی ڈاکٹر اروندر گاندھی کنسلٹنٹ، اندرونی امراض نے مریضوں کے بلڈ پریشر، شوگر، ای سی جی وغیرہ کی جانچ کی۔ ان کو مشورے دیے۔ اس کیمپ میں ماہر امراض چشم ڈاکٹر اسلم بیگ ڈائرکٹر بیگ آئی اسپتال، مالک بیگ نے مریضوں کے امراض چشم کی جانچ کی۔ ان کو مفید معلومات دیں۔ اس موقع پر کائنڈ اسپتال کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شارق حبیب کی ہدایت پر ان کی ٹیم بھی موجود تھی۔ کیمپ میں سید محمد شعیب صدر علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن لکھنؤ اور انور حبیب علوی بہ حیثیت مہمانان خصوصی شریک ہوئے۔ ید شعیب نے کہا کہ حفظان صحت کی اس مہم میں ہم سب اسلامک سنٹر کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فرنگی محلی کا یہ اقدام قابل تعریف و لائق تقلید ہے۔

بسپا کے سابق امیدوار کے ہوٹل پر چھاپہ

مین پوری: 5 مئی (پی این ایس) کھرپری کا اشوک چوہان مین پوری کے پاور ہاؤس روڈ پر واقع شیوم ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ میں جسم فروشی کرا رہے تھے۔ اشوک چوہان بی ایس پی کے ٹکٹ پر اسمبلی الیکشن بھی لڑ چکے ہیں۔ جمعہ کی شام دیر گئے پولیس نے چھاپہ مار کر منیجر سمیت تین نوجوانوں اور تین نوجوان خواتین کو قابل اعتراض حالت میں پکڑ لیا۔ رات گئے پولیس نے آپریٹر سمیت سبھی کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔ پولیس نے ساتوں گرفتار افراد کو ہفتہ کو عدالت میں پیش کیا۔ انسپکٹر کرائم چھترپال سنگھ نے جمعہ کی دیر شام جسم فروشی کی اطلاع پر پاور ہاؤس روڈ پر واقع شیوم ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ پر چھاپہ مارا تھا۔ اس دوران وہاں موجود منیجر راج نیں نے کھارپری کے رہائشی سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ وہ کھارپری کے رہائشی اشوک سنگھ چوہان کی درخواست پر خواتین کو وہاں لاتا ہے۔ وہ وہاں جسم فروشی کراتا ہے۔ پولیس نے موقع سے تین کمروں سے ملنے والے دو دیگر نوجوانوں اور تین لڑکیوں کو بھی پکڑا، ان لڑکیوں نے اپنے مالی حالات کا حوالہ دیتے ہوئے جسم فروشی کا اعتراف کیا۔ پولس نے ہوٹل آپریٹر اشوک سنگھ چوہان ساکن کھرپری، راج نیں کھرپری، سوربھ، لنگلا کھرا بھوگاؤں ساکن دیویا تنگ بھاردواج، پرانا بازار بیور کے رہنے والے تین لڑکیوں کے علاوہ فتح گڑھ، بھوگاؤں اور بیور کے رہنے والے تین لڑکیوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ ہفتہ کو گرفتار تمام چھ ملزمان کو پولیس نے عدالت میں پیش کیا۔ اشوک چوہان نے 2022 کے اسمبلی انتخابات میں الیکشن لڑا تھا۔ انہوں نے بھوگاؤں اسمبلی سیٹ سے بی ایس پی کے ٹکٹ پر پرچہ نامزدگی داخل کیا تھا۔ لیکن یہاں اسے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ بی جے پی کے رام نریش اگنی ہوتری جیت گئے تھے۔ انتخابات کے بعد اشوک چوہان بی ایس پی چھوڑ کر ایس پی میں شامل ہو گئے۔ یہ بھی چرچا ہے کہ انتخابات میں حمایت نہ ملنے کی وجہ سے کچھ لیڈروں کے کہنے پر یہ کارروائی کی گئی ہے۔

طلبہ کو باصلاحیت بنانے میں حوصلہ افزائی کا بڑا کردار ہوتا ہے: شاہ محمد علی عارف

لکھنؤ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بنیاد مضبوط ہو تو عمارت مضبوط رہتی ہے بالکل اسی طرح بچوں کی تربیت عمدہ ہو تو وہ بڑے ہو کر معاشرے کا ایک بہترین فرد ثابت ہوتے ہیں۔ یاد رہے بچوں کو باصلاحیت بنانے میں حوصلہ افزائی کا بڑا کردار ہوتا ہے ان خیالات کا اظہار شاہ محمد علی عارف عرف صبو میاں سجادہ نشین خانقاہ حضور شیخ العالم ردولی وبانی ادارہ ہذا نے کیا وہ آج ایس ایس سی اکیڈمی کے سالانہ اجلاس میں خطاب کر رہے تھے انھوں نے مزید کہا کہ یاد رہے بچے گیلی مٹی کی طرح ہوتے ہیں ان سے جس طرح پیش آئیں گے ان کی ویسی ہی شکل بن جائے گی لہذا ان کی ہمت بندھایا کریں زیادہ ڈانٹنے اور حوصلہ شکنی کے بجائے حوصلہ افزائی کیا کریں کہ اس طرح ان کی امید بندھے گی اور وہ آگے بڑھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ حاجی محبوب عالم صدیقی ناظم ادارہ نے کہا کہ تعلیم و تربیت ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے اس کے بغیر انسان کی شخصیت ادھوری رہتی ہے والدین کو چاہیے کہ لازمی طور پر بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیں۔ پروگرام میں کامیاب طلبہ و طالبات کو توصیفی سند اور شیلڈ سے نوازا گیا سیدہ فرقانہ پرنسپل اکیڈمی نے ہدیہ تشکر پیش کیا مشہور سماجی کارکن انجینئر حاجی سعید احمد نے کامیاب پروگرام کے انعقاد پر سبھی ٹیچرز کو نقد انعام پیش کیا پروگرام کے انعقاد میں مولانا محمد نسیم قادری ماجدہ میم فرحانہ میم مولانا محمد اجمل حسین صابری وغیرہ نے اہم کردار ادا کیا اس موقع پر شعیب عالم صدیقی منیجر ادارہ قاری شمس تبریز قادری قاری محمد صدیق قادری قاری محمد اقبال ضیائی مولانا محمد سہیل اشرفی وغیرہ موجود رہے

چوری کے الزام میں خاتون کو تھرڈ ڈگری ٹارچر، چوکی انچارج سمیت تین پولیس اہلکاروں کے خلاف ایف آئی آر درج

لکھنؤ۔ خاتون کو تھرڈ ڈگری ٹارچر کرنے لیڈی سب انسپکٹر سمیت تین پولیس اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ متاثرہ کی شکایت پر عدالت کے حکم پر یہ کارروائی کی گئی ہے۔ اتر پردیش کے دارالحکومت لکھنؤ میں ایک خاتون کو تھرڈ ڈگری ٹارچر کرنے پر خاتون سب انسپکٹر اور تین دیگر پولیس اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ الزام ہے کہ پولیس اہلکاروں نے خاتون کے ساتھ وحشیانہ تشدد کیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئی۔ اس معاملے میں عدالت کے حکم پر کارروائی کی گئی ہے۔ نیوز پورٹل 'آج تک' کے مطابق یہ معاملہ حضرت گنج کے دارالشفاء پولیس چوکی کا۔ یہاں ایک خاتون پر چوری کا الزام لگا۔ شکایت ملنے کے بعد پولیس ٹیم موقع پر پہنچی اور خاتون کو پکڑ کر چوکی پر لے آئی۔ پولیس نے چوکی میں اس خاتون کو لا کر نہایت بے دردی سے مارا۔ الزام ہے کہ اس خاتون کو تھرڈ ڈگری ٹارچر کیا گیا۔ خاتون پولیس انسپکٹر اور دیگر پولیس اہلکاروں پر الزام تھا کہ انہوں نے خاتون کو پولیس چوکی میں لا کر اس قدر مارا پیٹا کہ اس کی کھال تک ادھڑ گئی۔ اس کے بعد اسے خون میں لت پت حالت میں چھوڑ دیا گیا۔ خاتون کے اہل خانہ نے اس معاملے کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ عدالت کے حکم پر خاتون چوکی انچارج سمیت تین پولیس اہلکاروں کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ عدالت کے حکم پر پی جی آئی پولیس اسٹیشن میں آئی پی سی کی دفعہ 323، 504، 506، 342 اور 384 کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔

گرمیوں میں کھیرا کھانا صحت کے لئے بیحد مفید ثابت ہوتا ہے

دن بھر توانائی رہے گی، صحت کو بھی ملیں گے بے شمار فائدے

لکھنؤ: 5 مئی (پی این ایس) اس وقت موسم گرما اپنے عروج پر ہے اس لیے صحت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس موسم میں اکثر لوگوں کو پیٹ کی گرمی کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے دست اور قے ایک عام مسئلہ بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ گرمیوں میں پانی کی کمی بھی ایک عام مسئلہ ہے۔ اکثر لوگوں کے ذہن میں یہ سوال ہوتا ہے کہ گرمیوں میں صبح اٹھنے کے بعد سب سے پہلے کیا چیز کھائیں، جو جسم کے لیے فائدہ مند ہے اور جسم کو ہائیڈریٹ بھی رکھتا ہے۔ اس بارے سے ڈائیٹیشین اور نیوٹیشن منجو ملک نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو شیئر کی ہے، جس میں وہ بتا رہی ہیں کہ گرمیوں میں صبح کے وقت کیا کھانا چاہیے۔ یہ مشروب آپ کے معدے کو ٹھنڈا رکھنے کے ساتھ ساتھ جسم کو ہائیڈریٹ رکھنے اور پیٹ کو صاف رکھنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اس مشروب کو بنانے کے لیے ایک چمچ چیا سیڈز کو کچھ پانی میں بھگو دیں۔ اب ایک گلاس پانی میں ایک لیموں نچوڑ کر اس میں چیا سیڈز والے پانی میں ملا کر نگل لیں اور پھر کمال

دیکھیں۔ گرمیوں میں کھیرا آپ کے لیے بہترین آپشن ثابت ہو سکتا ہے۔ کھیرا نہ صرف پیٹ کو ٹھنڈا رکھتا ہے بلکہ جسم کو ہائیڈریٹ بھی رکھتا ہے۔ کھیرے کا رس بنائیں اور اس میں 4 سے 5 پودینے کے پتے ڈالیں۔ ایک چٹکی چاٹ مسالہ اور کالا نمک اس کا ذائقہ بڑھا دے گا۔ یہ جوس نہ صرف صحت بخش ہے بلکہ آپ کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ پانی اپنے آپ میں مکمل ہے اور آپ جتنا زیادہ پانی پئیں گے اتنا ہی آپ کی صحت کے لیے فائدہ مند ہوگا۔ اس لیے جسم میں پانی کی کمی نہ ہونے دیں۔ صبح سب سے پہلے دو گلاس پانی پئیں، جو آپ کو دن بھر ہائیڈریٹ رہنے میں مدد دے گا۔ اس کے بعد آپ جتنا چاہیں پانی پی سکتے ہیں جو کہ فائدہ مند ہے۔ جسم کو ٹھنڈا اور ہائیڈریٹ رکھنے کے لیے آپ کو دہی کا استعمال کرنا چاہیے۔ آدھا کپ دہی میں ادرک کا ایک چھوٹا ٹکڑا، ایک چٹکی کچی ہلدی اور کالی مرچ ملا کر فریج میں رکھ دیں۔ صبح اٹھنے کے بعد خالی پیٹ اس مکسچر کا استعمال آپ کی آنتوں میں جمع ہونے والی گندگی کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ معدے کو ٹھنڈا رکھنے میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔ چھاچھ ایک ایسا مشروب ہے جسے آپ کھانے کے ساتھ یا اس لے علاوہ بھی پی سکتے ہیں۔ چھاچھ نہ صرف جسم کو ٹھنڈک فراہم کرتی ہے بلکہ آپ کو ہائیڈریٹڈ بھی محسوس کرتی ہے۔ آپ اس میں کری پتے اور پودینے کے پتے بھی ڈال سکتے ہیں جو آپ کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوں گے۔

سیوایا ٹول پر ہنگامہ کرنا پڑا مہنگا

دو کسان یونین تنظیموں کے عہدیداروں اور کارکنوں نے مقدمہ دائر کیا

میرٹھ: ٹول منیجر کی شکایت پر دورالہ پولس نے میرٹھ کے مودی پورم میں سیوایا ٹول پلازہ پر کسان یونین کی مختلف تنظیموں کے ہنگامہ آرائی کے سلسلے میں ایک کیس درج کیا ہے۔ پولیس نے 4 نامزد اور 30 نامعلوم افراد کے خلاف مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔ اسی دوران بی کے یو اجگر نے کیس کے خلاف احتجاج میں پیر کو دورالہ تھانے کا گھیراؤ کرنے کی بات کی۔ ہفتہ کو، بھارتیہ کسان یونین ایکتا شکتی اور بھارتیہ کسان یونین اجگر کے عہدیداروں اور کارکنوں نے ٹول پر ہنگامہ کیا اور دو لائنوں کو پکڑ لیا۔ اس دوران ڈرائیوروں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا اور ٹول پر جام کی صورتحال رہی۔ پولیس اور ٹول اہلکار موقع پر پہنچ گئے اور اہلکاروں اور کارکنوں کو سمجھایا۔ دو تنظیموں نے لگاتار دو دن تک ٹول پر دھرنا دیا جس کی وجہ سے چلچلاتی گرمی

میں ڈرائیوروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس معاملے میں ٹول منیجر انوج سوم نے ایک تنظیم کے تین نامزد اور 15 نامعلوم عہدیداروں اور کارکنوں کے خلاف شکایت درج کروائی اور ایک اور تنظیم کے 15 نامعلوم عہدیداروں اور کارکنوں کے خلاف شکایت درج کروائی۔ شکایت کی بنیاد پر پولیس نے ابھیشیک تیاگی، اکشت شرما، دنیش بھاٹی اور بھارتیہ کسان یونین ایکتا شکتی کے 15 نامعلوم افراد اور پون بھاٹی اور ایک اور تنظیم بھارتیہ کسان یونین اندولکاری کے 15 نامعلوم عہدیداروں اور کارکنوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ دورالہ تھانے کے انچارج اتم سنگھ راٹھور کا کہنا ہے کہ مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ اتوار کے روز، بھارتیہ کسان یونین مظاہرین کے عہدیداروں اور کارکنوں نے بھی ہنگامہ کیا، اور ٹول کارکنوں پر غیر مہذب رویے کا الزام لگایا۔ ضلعی صدر پرویز عالم نے کہا کہ ٹول پلازہ پر آئے روز کارکنوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ کارکنوں نے اس کی اطلاع تنظیم کو دی جس کے حوالے سے ایک میٹنگ منعقد کی گئی اور ٹول پر دھرنا دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اتوار کو عہدیداروں اور کارکنوں نے سیوایا ٹول پلازہ پہنچ کر ہنگامہ کیا اور دھرنا دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ٹول حکام اہلکاروں کو یقین دلاتے ہیں کہ ملازمین کے ساتھ آئندہ ناروا سلوک نہیں کیا جائے گا، احتجاج جاری رہے گا۔ ٹول افسران اور پولیس نے موقع پر پہنچ کر کارکنوں کو سمجھایا اور احتجاج ختم کرایا۔

مرتضیٰ علی نے ہیپی ٹائمس ہوٹل کا کیا افتتاح

لکھنؤ: 5 مئی۔ معروف سماجی کارکن مرتضیٰ علی نے ہیپی ٹائمس ہوٹل کا افتتاح کیا۔ آج وبھوتی کھنڈ گومتی نگر میں واقع ہوٹل ہیپی ٹائمس کے افتتاح کے موقع پر ہوٹل مالکان مسٹر برون مشرا اور نکھل سینگل نے شہر کے معروف سماجی کارکن، شراب بندی سنگھرش سمیتی کے صدر مرتضیٰ علی کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا۔ مرتضیٰ علی نے ہوٹل مالک کو مبارکباد دی اور ہیپی ٹائمس ہوٹل کا افتتاح کیا۔ افتتاح کے موقع پر ذیشان عالم، معین الدین صدیقی، افضل صدیقی، فہد، حلیمہ، شمیم صدیقی، سماجی، صحافی اور کاروباری طبقے سے وابستہ افراد وغیرہ نے شرکت کی۔

درخت پر لٹکتی ملی خاتون کی لاش

لکھنؤ: 5 مئی (پی این ایس) اتوار کی صبح موہن لال گنج کے رائے بھان کھیڑا گاؤں میں درخت سے لٹکی خاتون کی لاش دیکھ کر پورے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ خاتون کی لاش کی کافی دیر تک شناخت نہ ہو سکی۔ افسوس ناک بات یہ تھی کہ درخت پر لٹکتی ہوئی برہنہ لاش کی لوگ ویڈیو بنا رہے تھے، اور انسانیت کا دم گھونٹ رہے تھے۔ لوگوں نے ہلاس کھیڑا پولس چوکی کے انچارج انوپ سنگھ کو لٹکتی ہوئی لاش کی اطلاع دی، لیکن اطلاع کے باوجود پولیس ڈھائی گھنٹے بعد موقع پر پہنچی تو گاؤں کے لوگوں نے پولیس سے ناراضگی ظاہر کی۔ اس کیس کا ملزم اسی گاؤں کا نوجوان بتایا جاتا ہے، جو فی الحال لاپتہ ہے۔ پولیس لاش کو پوسٹ مارٹم ہاؤس بھیج کر تفتیش کر رہی ہے۔ رائے بھان کھیڑا گاؤں میں صبح پانچ بجے ہیمراج کی بیوی سیما (25) کی لاش گاؤں سے پانچ سو میٹر دور ایک درخت سے اس کی اپنی ساڑی سے لٹکی ہوئی ملی۔ وہ رات کو کھانا کھانے کے بعد گھر سے نکلی تھی جب اس کا شوہر اور بیٹی سو رہے تھے۔ جس درخت سے لاش ملی ہے اس کے قریب جدوجہد کے نشانات پائے گئے جس کی وجہ سے شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ لاش کو قتل کر کے درخت سے لٹکایا گیا ہے۔ خاتون کے شوہر نے دو موبائل فون پولیس کے حوالے کرتے ہوئے پولیس کو بتایا کہ خاتون کی اسی گاؤں کے ایک نوجوان سے دوستی تھی۔ خاتون سے بات کرنے والا نوجوان گاؤں سے لاپتہ ہے۔

الیکشن کمیشن ملک کو بتائے، 11 دن بعد ووٹ کا فیصد کیسے بدلا

پریاگ راج۔ کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری اویناش پانڈے نے الیکشن کمیشن کی نیت پر سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ ووٹنگ کے بعد کمیشن کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار گیارہ دن کے بعد کیسے تبدیل ہوئے؟ انہوں نے کمیشن سے کہا کہ وہ ملک کے سامنے واضح کرے کہ انتخابات میں کوئی بے ضابطگیاں نہیں ہوئیں۔ کانگریس نے الیکشن کمیشن سے پوچھا: کمیشن کو ملک کو بتانا چاہئے کہ ووٹ کا فیصد کیسے بدلا؟ انتخابات کے پہلے اور دوسرے مرحلے کے 11 دن بعد ووٹ کا فیصد 60 سے بڑھ کر 66 فیصد کیسے ہوا؟ یہ سوال اٹھاتے ہوئے کانگریس جنرل سکریٹری اور اتر پردیش کے انچارج اویناش پانڈے نے اسے ملک کی آبادی کے ساتھ دھوکہ قرار دیا ہے۔ اویناش پانڈے، جو یوپی میں انتخابی تیاریوں کا جائزہ لینے نکلے تھے، نے پریاگ راج میں اپنی 34ویں میٹنگ کے بعد کہا کہ کمیشن کو یہ واضح کرنا چاہیے کہ ووٹنگ کے دن حتمی ہونے والے ووٹنگ کے 11 دنوں کے بعد ووٹنگ کا فیصد کیسے بڑھ گیا۔ اس بار چار سو گنا زیادہ کے بی جے پی کے دعوے پر انہوں نے کہا کہ دو مرحلوں کے انتخابات کے بعد تصویر واضح ہو رہی ہے اور پچھلے آٹھ دنوں سے بی جے پی کے اعلیٰ لیڈروں نے اپنی میٹنگوں میں یہ دعویٰ کرنا چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 65 فیصد ووٹ دوسری پارٹیوں کو جاتے ہیں جو اس بار کانگریس کے ساتھ اتحاد کا حصہ ہیں۔ ان ووٹوں کو صرف منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مرکز میں کانگریس اور دیگر جماعتوں کی مخلوط حکومت برسر اقتدار آنے والی ہے۔ پرینکا گاندھی کے رائے بریلی سے الیکشن نہ لڑنے کے سوال پر انہوں نے کہا کہ ان پر ملک بھر میں انتخابی مہم چلانے کی ذمہ داری ہے جو زیادہ اہم ہے۔ پرینکا نے خود فیصلہ کیا کہ وہ الیکشن لڑنے کے بجائے الیکشن لڑیں گی اور پارٹی کی اعلیٰ قیادت نے بھی اس پر رضامندی ظاہر کی۔ کانگریس کے کئی امیدواروں کے پارٹی چھوڑنے کے معاملے پر انہوں نے کہا کہ مخالفین کی طرف سے امیدواروں کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور ہارس ٹریڈنگ بھی ہو رہی ہے۔ وزرائے اعلیٰ کو جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے۔ ملک کے عوام دیکھ رہے ہیں کہ جمہوریت میں کیا ہو رہا ہے اور اب عوام ہی جواب دے گی۔ مہنگائی، بے روزگاری، نوٹ بندی، آئینی اداروں کا غلط استعمال، کسانوں کو ان کی پیداوار کی مناسب قیمت جیسے مسائل پر مودی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک اور اتر پردیش میں تبدیلی کی لہر چل رہی ہے اور اس بار اتحاد نے تمام جیت لی ہے۔ یوپی کی 80 سیٹوں کے لیے پوری طاقت لگا دی ہے۔ اتوار کی صبح صحافیوں سے بات کرنے کے بعد اویناش پانڈے مرزا پور، بھدوہی، جونپور، وارانسی کے دورے پر گئے۔ ان کے ساتھ قومی سکریٹری راجیش تیواری، ششیکھر بہوگنا، ریاستی خزانچی شیو پانڈے، ریاستی نائب صدر وشوجے سنگھ، سٹی صدر پردیپ مشرا انشومن، یمناپار کے صدر ارون تیواری، کانگریس امیدوار اجول رمن سنگھ، ریاستی جنرل سکریٹری مکند تیواری، سابق ترجمان کشور سنگھ۔ ورشنی، جاوید عرفی، ترجمان حسیب احمد وغیرہ موجود تھے۔

فارم ہاؤس پر پھانسی لگا کر کی خودکشی

سون بھدر: 5 مئی (پی این ایس) ہفتہ کی رات، سون بھدرا ضلع کے کوتوالی علاقے کے دمرڈیہا گاؤں میں، ایک شخص نے اپنے گھر سے کچھ فاصلے پر واقع اپنے فارم ہاؤس میں پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ گھر والوں کو رات دیر گئے اس واقعہ کا علم اس وقت ہوا جب بہو کھانا لے کر فارم ہاؤس پہنچی۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ معلومات کے مطابق، دودھی کوتوالی کے ڈمرڈیہا گاؤں کے رہنے والے ہری ونش کا بیٹا جیوناتھ گونڈ (55) ہفتہ کی رات اپنے گھر سے صرف سو میٹر دور واقع فارم ہاؤس گیا تھا۔ اس نے فارم ہاؤس میں ہی رسی کی مدد سے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ بتایا جا رہا ہے کہ جیوناتھ کا اکثر گھر والوں سے جھگڑا رہتا تھا۔ ہفتہ کو جیوناتھ شام پانچ بجے گھر سے نکلا اور اپنے فارم ہاؤس چلا گیا۔ رات تقریباً ساڑھے آٹھ بجے بہو کھانا لے کر فارم ہاؤس پہنچی تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ دروازہ کھولنے کے لیے کئی بار پکارا۔ لیکن دروازہ نہ کھلا۔ گھر کے اندر نعش لٹکتی دیکھ کر بہو نے اہل خانہ کو اطلاع دی۔ گھر والے یہ منظر دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ گھر والوں نے واقعہ کی اطلاع دودھی کوتوالی پولیس کو دی۔ انسپکٹر انچارج کمود شیکھر سنگھ نے بتایا کہ وہ رات کو موقع پر پہنچے اور جائزہ لیا۔ لاش قبضے میں لینے کے بعد پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔

اویسی کے اتحادی مورچہ کی خاتون امیدوار

راجناتھ سنگھ کو شکست دینے کیلئے پرعزم

لکھنؤ: 5 مئی (پی این ایس) لکھنؤ پارلیمانی حلقہ سے پچھڑا دلت مسلمان (پی ڈی ایم) اتحاد سے یوگنی نیلم نے پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے جبکہ بی جے پی سے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے اور انڈیا اتحاد سے روی داس مہروترا نے پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے جبکہ بی ایس پی سے سرور ملک میدان میں ہیں۔ لکھنؤ پارلیمانی سیٹ پر مقابلہ دلچسپ ہے ایک طرف بی جے پی سے وزیر دفاع راجناتھ اور دوسری طرف انڈیا اتحاد سے امیدوار روی داس مہروترا کا دعوی ہے کہ وزیر دفاع کو تاریخی شکست دیں گے۔ وہیں پی ڈی ایم مورچہ سے یوگنی نیلم میدان میں ہیں ان کا دعوی ہے کہ مد مقابل چاہے وزیر دفاع ہوں یا دیگر امیدوار ہوں ہم اپنے نظریات اور اپنی ترقیاتی ایجنڈے پر انتخابی میدان میں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ لکھنؤ کے نوجوان بے روزگار ہیں لکھنؤ میں نالے، شیور لائن کی صفائی و دیگر بنیادی ترقیاتی کام نہ ہونے کی وجہ سے یہاں کی عوام پریشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم کامیاب ہوتے ہیں تو ہر محلے میں طبی سینٹر، شیور لائن کی صفائی، نالے اور بہترین سڑکیں تعمیر کرائیں گے انہوں نے کہا کہ کیا لکھنؤ میں فیکٹریاں نہیں کھل سکتی تھی جس سے یہاں کے بے روزگاروں کو ملازمت ملتی لیکن وزیر دفاع نے ایسا نہیں کیا اور یہاں بڑی تعداد میں نوجوان بے روزگار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسدالدین اویسی اور پلوی پٹیل ہمارے اشتہاری مہم میں شامل ہوں یا نہ ہو لیکن انہوں نے اپنی پوری ٹیم ہمارے ساتھ بھیجی ہے اور سبھی لوگ زور و شور سے کام کر رہے ہیں۔ یوگنی نیلم نے کہا کہ میں نے بی ایڈ کی تعلیم کانپور سے حاصل کی ہے اور اسی دوران اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں میری ملازمت لگ گئی تھی اور ہم نے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں کئی برس ملازمت بھی کی ہے اب ہم نے وی آر ایس لے لیا ہے اور ملازمت ترک کر دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک نمبر سے یو پی ایس سی میں کامیابی سے ہم پیچھے رہ گئی، ہم نے دہلی میں بھی تیاری کی اور لکھنؤ میں بھی تیاری کی تھی۔ لیکن ایک نمبر کی وجہ سے ہم کوالیفائی نہیں کر سکے۔ ہم نے سماجیات سے بی ایڈ کیا تھا اور ابتدائی دنوں سے ہی سماجی خدمات کا جذبہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ میں نجی طور پہ لوگوں کی مدد کرتی رہتی ہوں اور اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اقتدار میں شامل ہو کر کے عوام کی مدد کریں گے۔

چارسو پار کا دعویٰ: کتنی حقیقت، کتنا فسانہ؟

صفدر امام قادری

بھارتیہ جنتا پارٹی نے تقریباً ایک سال پہلے سے ہی اس الیکشن کے لیے اپنا پہلا نعرہ کچھ اس انداز سے بنایا جس میں اُس کی جارحیت، مخالفین کو ملیا میٹ کر دینے کی ادا اور ماحول سازی کے سارے کرتب موجود تھے: "اب کی چارسو کے پار پھر ایک بار مودی سرکار" جیسے نعرے اس کے پیچھے گونجتے رہے۔ ۲۰۱۴ء سے ۲۰۱۹ء کے دَوران بھارتیہ جنتا پارٹی اور اُس کی حلیف جماعتوں نے جس رفتار سے اپنی سیٹوں کی تعداد بڑھائی، اُس سلسلے کو پیشِ نظر رکھیے تو چارسو کا نشانہ کچھ حد تک قابلِ قبول لگتا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کا سیاسی مزاج شدت پسندی کے دائرے میں ہی پلا بڑھا ہے، اس لیے اُسے ایسے نعرے شروع میں ہی گڑھ لینا تھا اور اُس نے اِسے پورے ملک میں اُچھال دیا۔ بحث بھارتیہ جنتا پارٹی کی توقعات اور کامیابی کے اِردگرد گھومنے لگی جو خالی پن تھا یا بڑھا چڑھا کر جسے بولا جا رہا تھا، اُس میں نریندر مودی سرکار کے اعلانات اور نپے تلے جملے بھرے جا رہے تھے۔ انتخابات سے پہلے ہی بھارتیہ جنتا پارٹی نے اس ہدف کو عام کر دیا کہ وہ اور اُس کی حلیف جماعتیں چارسو سیٹوں سے زیادہ حاصل کر کے کانگریس اور انڈیا اتحاد کو دھول چٹا دیں گے۔

اِس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ نریندر مودی انتخابی تقاریر اور اشتہار سازی کے شہ سوار ہیں۔ گجرات کی وزارتِ اعلا اور آر ایس ایس کی خدمات کے صلے میں اُنھوں نے اپنی شعلہ بیانی پائی تھی۔ ۲۰۱۴ء کے انتخاب میں دس سال کی کانگریس سرکار کو اِسی فنِ تقریر سے اُنھوں نے زمین میں گاڑ دیا تھا۔ اُس وقت آج کے مقابلے کم سہولیات تھیں، ٹیم بھی محدود تھی مگر زبان کی جادوگری اور بیان کی اثر انگیزی سے اُنھوں نے وزارتِ عظمیٰ کے عہدے تک کا سفر بڑی آسانی سے کر لیا تھا۔ اُنھیں اس شعلہ بیانی میں یہ ہنر بھی آتا ہے کہ ہر کام، اُس کا ہر نتیجہ اور اُس کے فیضان کو اپنی طرف موڑ دیں۔ اُنھوں نے اِس کام میں پچھلے دس برسوں میں ایسی مہارت دکھائی ہے کہ وہ جو کچھ بولیں، معلوم ہوتا ہے کہ وہی سچ ہے۔ اس معاملے میں اُنھوں نے سیکڑوں اور ہزاروں تاریخی حقائق کو پسِ پردہ رکھ کر جو جی میں آیا اور اُنھیں اپنی پارٹی اور اُن کی حکومت کے فائدے کا ہوا، اُسے اُنھوں نے اپنی گفتگو کا موضوع بنایا، چہ جائے کہ وہ حقیقت سے کوسوں دُور ہو۔ لوگوں نے اِسے نریندر مودی کی دریدہ دہنی بھی کہا مگر سچائی یہ ہے کہ وہ اسی طرح عوامی مقبولیت میں اضافہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔

چارسو کے پار کا جو زبانی خاکہ اُنھوں نے تیار کیا، پوچھنے والے یہ سوال بار بار اُٹھاتے رہے کہ وہ سیٹیں کہاں سے آ رہی ہیں، کن صوبوں سے اور کن اضلاع سے اور آخر کار کتنی تعداد سے نشستیں نریندر مودی کی جھولی میں گر رہی ہیں؟ اگر تمل ناڈو سے لے کر کشمیر تک ہر صوبے کے حلقوں پر نظر ڈالی جائے تو نریندر مودی کے اِس اعلان کی حقیقت سمجھ میں آنے لگے گی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اُتر پردیش، بہار اور مغربی بنگال جیسے صوبوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی اور اُن کی حلیف جماعتوں کو مجموعی طور پر ایک بھی سیٹ کا فائدہ ہو سکتا ہے؟ بھارتیہ جنتا پارٹی کا بڑا سے بڑا مجاہد اور حامی بھی یہ جانتا ہے کہ اِن تینوں صوبوں میں ۲۰۱۹ء میں بھارتیہ جنتا پارٹی کو حیرت انگیز کامیابی میسر آئی تھی۔ ایسی کامیابی جسے دوہرانے کے لیے بھی بڑی طاقت چاہیے اور حالات کو مزید سازگار ہونا چاہیے۔ ابھی حالات یہ ہیں کہ بہار میں آدھی سے زیادہ سیٹیں اُن کے ہاتھ سے نکل جائیں گی، اُتر پردیش میں بھی پندرہ سے بیس سیٹیں لازمی طور پر گھٹیں گی اور بنگال میں بھی بھارتیہ جنتا پارٹی کی سیٹیں شاید ہی ایک درجن تک پہنچ سکیں۔ صرف اِس تین صوبوں میں گذشتہ کامیابی سے کم از کم پچاس سیٹوں کا نقصان اُنھیں ہو رہا ہے۔ اس پچاس سیٹوں کے نقصان کے بعد علم الحساب کی سادہ معلومات رکھنے والا بھی اعداد و شمار پیشِ نظر رکھ کر اتنا تو بتا ہی سکتا ہے کہ یہ چارسو پار کے بجائے تین سو کے آس پاس کا ہی منظرنامہ معلوم ہوتا ہے۔ اِسی طرح کرناٹک، مہاراشٹر، پنجاب، مدھیہ پردیش، گجرات اور راجستھان جیسے صوبوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی موجودہ سیٹیں بھلا کس طرح سے بڑھ پائیں گی، یہ قابلِ غور ہے۔ ایک ایک سیٹ پر بحث کر لیجیے، انتخابی ماہرین سے مشقت کرا لیجیے، آپ کو یقین آ جائے گا کہ اِس صوبوں سے بھی دس بیس سیٹیں گھٹ سکتی ہیں، بڑھنے کے امکانات نہیں۔ کیا اب کی بار کوئی یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ دہلی کی ساتوں سیٹیں سالِ ہائے گذشتہ کی طرح پھر سے بھارتیہ جنتا پارٹی جیت سکے گی؟ سیاسی مشاہدین کا کہنا ہے کہ یہ بھی ناممکن ہے۔ یہ سب اس بات کے اشارے ہیں کہ بھارتیہ جنتا پارٹی جس طرح سے ماحول سازی کر کے انتخاب میں زور پیدا کر رہی ہے، وہ حقیقت سے کوسوں دُور ہے۔

پہلے مرحلے کے انتخاب میں گذشتہ انتخاب کے مقابلے دس فی صد کی تخفیف ہوئی۔ دوسرے مرحلے میں بھی یہ رویہ معکوس قائم رہا۔ تیسرے مرحلے کا انتخاب ہمارے سامنے ہے۔ عوامی حوصلہ بڑھ نہیں رہا ہے اور جوش و خروش کا ماحول پیدا نہیں ہوا ہے۔ اِن تین مرحلوں میں چالیس فی صد سے زیادہ سیٹوں کے معاملات مکمل ہو رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے بہت دیر سے ووٹوں کا فی صد جس انداز سے بتایا، اُس سے شبہات پیدا ہو رہے ہیں اور ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ ای وی ایم کے کھیل تماشے بھی اِس انتخاب میں پھر سے رَوا رکھے جائیں گے۔ ورنہ ایک ہفتے کے بعد ووٹوں کے تناسب میں آخر اضافہ کیسے ہو گیا۔ ساتویں مرحلے تک جاتے جاتے کہیں یہ کھیل مزید پختہ نہ ہو جائے۔ ووٹنگ مشینوں سے نریندر مودی کی موافقت میں جِن نکلنے لگیں اور انتظامیہ کی مدد سے اُن کی سرکار بنانے کی مہم منزلِ مقصود تک نہ پہنچ جائے۔ ایک بڑے حلقے میں ایسے سوالات گھومنے لگے ہیں اور اِس بات کا اندیشہ پیشِ نظر ہے کہ الیکشن کمیشن ہی اِس بار نریندر مودی کے چارسو پار کے مرحلے تک پہنچا دے۔ سوچ سمجھ کر اور ناپ تول کر حلقوں کی شناخت کر کے اگر محدود پیمانے پر ناجائز مشینوں کے گھس پیٹھ کو رَوا رکھا جائے تو یہ کچھ بعید از قیاس بھی نہیں معلوم ہوتا۔ ایسی حالت میں عوام کی حقیقی فیصلے اور آنے والے نتائج میں اچھا خاصا فرق ہو سکتا ہے۔

حسبِ عادت اور حسبِ توفیق مختلف حلقوں سے پیشین گوئیوں کا کھیل چل رہا ہے۔ ایک جون سے ایگزٹ پول کے دھماکے شروع ہوں کے توقع ہے کہ 'انڈیا شائننگ' کے انداز سے ٹیلی ویژن پر اس کی تشہیر بھی پوری شدت سے کی جائے گی۔ کروڑوں اور اربوں خرچ کر کے انتخابی سروے اِس لیے بھی کرائے جاتے ہیں کہ باقی ماندہ انتخابات پر اُن کے نتائج اثر انداز ہو سکیں۔ ایک ایجنسی نے تو این ڈی اے کو ۳۶۵ تک بتا دیا ہے۔ ۳۵۰ اور اُس سے بڑھ کر تعداد بتانے والے سروے بھی بہت ہیں۔ بعض سروے نریندر مودی کو ۲۷۲ کے آس پاس پہنچا کر اُنھیں سرکار بنانے کا آخر آخر موقع فراہم کرتے ہیں۔ کہنا چاہیے کہ ابھی تک جو ماحول سازی اخبار اور ٹیلی ویژن اور انتخابی ہنگاموں سے قائم ہوا ہے، اُس میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی آخر آخر حکومت قائم ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔

سوال یہ ہے کی ووٹوں کا فی صد گھٹنا اور سماج میں سیاسی جماعتوں اور ووٹنگ کے لیے جوش و جذبے کا فقدان اِس بات کا کہیں اعلانیہ تو نہیں کہ موجودہ حکومت اور دیگر سیاسی جماعتوں سے بھی عوام کی بے رُخی کھل کر سامنے آ رہی ہے۔ مرکزی حکومت اور الیکشن کمیشن کی جانب سے سخت گرمی اور لُو کے دَور میں انتخابات کی تاریخوں کا اعلان شاید یہ بتا رہا ہے کہ اُنھیں نہ عوام کی آسانیوں سے غرض ہے اور نہ اِس بات کو اُنھیں سوچنا ہے کہ اُنھیں کون ووٹ دے گا یا نہیں دے گا۔ کسی بھی جمہوری ملک کے لیے یہ خطرناک ہے کہ لوگ بڑی تعداد میں ووٹ دینے سے بے رُخی برت رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بڑی تعداد میں عوام کے بیچ سیاسی جماعتوں اور مرکزی یا صوبائی حکومتوں کی کارکردگی سے شدید قسم کی مایوسی ہے جس سے ایک لاتعلقی پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے ایک طرف ووٹوں کا تناسب گھٹ رہا ہے اور یہ بھی ہو رہا ہے کہ سیاسی پارٹیاں جواب دہی کے معاملے میں عوام سے لاتعلق ہو کر آگے بڑھ رہی ہیں۔ ہندستانی جمہوریت کے لیے یہ بہت مشکل دَور ہے۔ سیاسی مشاہدین کا یہ اندازہ ہے کہ چارسو سیٹیں تو خیر ناممکن ہیں مگر نریندر مودی کی حکومت بن بھی گئی تو اُن کی مقبولیت کا گراف تیزی سے گرے گا اور بھارتیہ جنتا پارٹی کو اپنے بچاؤ یا فروغ کے لیے کسی نئے چہرے یا سیاسی نظریے کی ضرورت پڑے گی۔ ان سب کے لیے ہمیں ۴؍ جون کی تاریخ کا انتظار کرنا پڑے گا۔

[مقالہ نگار کالج آف کامرس، آرٹس اینڈ سائنس، پٹنہ میں اردو کے استاد ہیں]

safdarimamquadri@gmail.com

☆☆☆☆☆

امیرِ شہر کے ارمان؟

ڈاکٹر سید ابوذر کمال الدین

انتخاب کے وقت مختلف پارٹیوں کے لیڈروں کے بیانات سے ان کی ذہنیت اور عزائم کا اندازہ ہوتا ہے۔ میں اپنے کالموں میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ بھارت میں آزادی کے بعد اقتدار کی جنگ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نہیں ہے۔ بہت پہلے مسلمان اس جنگ کو ہار گئے ہیں اور وہ پوری طرح میدان سے باہر ہیں۔ اب اقتدار کی جنگ ہندوؤں کے مختلف سماجی، علاقائی، لسانی اور قبیلائی گروہوں کے درمیان ہے۔ ایک وقت تھا بالخصوص کانگریسی عہد میں جبکہ اقتدار بالکلیہ ہندو اپر کاسٹ کے ہاتھ میں تھا جس کی قیادت برہمن کر رہے تھے۔

کانگریس موڈریٹ ہندو گروپ کی نمائندہ جماعت تھی مگر اس میں انتہا پسند عناصر بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ کانگریس کو بعد میں ہندو بیک وارڈ کلاس اور انتہا پسند اپر کاسٹ وہ بھی برہمن قیادت کے تحت چیلنج کر رہے تھے جس کی قیادت سنگھ اور اس کی حامی جماعتیں کر رہی تھیں جن کو سنگھ پریوار کہا جاتا ہے۔

بعد میں دلت طبقات بھی ایک چیلنجز بن کر ابھرے۔ اب ہندو اپر کاسٹ بالخصوص برہمنوں کو اپنی بالادستی قائم رکھنے میں دقت محسوس ہونے لگی۔ ہندو اپر کاسٹ کو اپنی عددی قوت کا اندازہ ہے، وہ بھارت میں سب سے چھوٹی اقلیت ہیں جن کے سبھی دھڑوں کو جوڑ دیا جائے تو بھی وہ 15 فیصد سے زیادہ نہیں ہیں۔ تاریخی طور پر چونکہ یہ ہمیشہ اقتدار وقت سے قریب رہے۔ مسلم عہد میں بھی یہ استحقاق شدہ گروہ تھا اور انگریزوں کے تو یہ دست و بازو ہی تھے۔ لہٰذا ان کو معلوم ہے کہ اگر وہ اقتدار میں نہیں رہے تو بھارت میں ان کی حالت شودروں سے بدتر ہو جائے گی کیونکہ ان کے تاریخی جرائم کی فہرست بڑی لمبی ہے۔

جب انہیں اندازہ ہو گیا کہ کانگریس کی غلط نیتیوں اور فیصلوں کی وجہ سے مسلمان اور دلت جو کانگریس کے مضبوط ووٹ بینک تھے، اب کانگریس سے دل برداشتہ ہو کر اس کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں تو انھوں نے راتوں رات اپنی وفاداری بدل لی اور وہ سنگھ پریوار کے ہندتو کے ایجنڈے کا حصہ بن گئے۔ چنانچہ بی جے پی یکایک ایک بڑی قوت بن کر ابھری۔ بابری مسجد کا انہدام اور رام مندر نے ہندوؤں کی آپسی کشمکش اور تلخیوں کو کم کیا اور بیک وارڈ اور دلتوں نے اس تحریک میں کلیدی کردار ادا کیا۔ گودھرا کانڈ کے بعد شری نریندر مودی ہندو برائے سمراٹھ بن کر ابھرے اور انھوں نے ہندو امیجنیشن (Imagination) کو بہت گہرائی سے اپیل کیا جس کی وجہ سے 2014 میں بی جے پی نے ان کو پرائم منسٹر کا امیدوار بنایا اور انھوں نے طوفانی دوروں اور دھواں دھار تقریروں کے ذریعہ لوگوں کے جذبات کو گرما کر بڑی کامیابی حاصل کی۔ انھوں نے ملک کو بڑے بڑے سپنے دکھائے مگر سوائے ہندتو کے پروجیکٹ کے وہ کوئی نمایاں کارنامہ انجام نہیں دے سکے۔ ان کی دس سالہ حکومت میں لوگ ان کی بیان بازیوں اور دروغ گوئی سے اوب چکے ہیں۔

بی جے پی کے لیے مسلم دشمنی ایک ایسا رام بان ہے جس کے ذریعہ اقتدار کی کرسی تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔ کانگریس نے کم و بیش اپنے پچاس سالہ اقتدار میں مسلمانوں کو زندگی کے ہر میدان میں حاشیہ پر پہنچا دیا تھا جس کی منہ بولتی تصویر سچر کمیٹی کی رپورٹ میں موجود ہے۔ بی جے پی نے اپنے دس سالہ اقتدار میں دھکے دے کر اور بھی پیچھے ڈھکیل دیا ہے۔ مگر وہ مسلمانوں کو جس مقام پر دیکھنا چاہتی ہے اس کے ارمان اس حد تک نہیں نکلے ہیں۔ پتہ نہیں عارف محمد خان، طارق منصور اور خواجہ افتخار اور اسی قبیل کے لوگ اس مقصد کے حصول کے لیے پارٹی لیڈرشپ کو کیا مشورہ دیں گے؟

ہندوستانی مسلمان جن کو فلک نے لوٹ کے پامال کر دیا اور ہمالیہ پہاڑ کی اونچائی سے اٹھا کر سطحِ سمندر سے ہزاروں فٹ نیچے لا کر پٹخ دیا ہے اور جو پچھلے تین سو سال سے ظلم و ستم کی چکی میں پیسے جا رہے ہیں دنیا میں مظلوموں کی اتنی بڑی جماعت کہیں نہیں بستی ہے اور جس کو ہر روز کچوکے لگائے جاتے ہیں۔

ابھی حال ہی میں راجستھان کے ایک انتخابی ریلی میں وزیر اعظم ہند جناب نریندر مودی نے کھل کر جس طرح مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی کی ہے اتنے اونچے دستوری عہدے پر فائز ایک شخص سے ایسی توقع نہیں کی جا سکتی ہے۔ کیا کسی شخص کو مسلمانوں سے اتنی بھی نفرت ہو سکتی ہے ایسا سوچا نہیں جا سکتا تھا۔ مگر اس پر نہ کوئی افسوس ہے، نہ شرمندگی اور ندامت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بہت ہی سوچا سمجھا بیان ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ بی جے پی کی ڈوبتی ناؤ کو مسلمانوں کا خون، ان کا گوشت، ان کی قربانی ہی بچا سکتی ہے۔ بھارت میں ہون کی پرانی پرمپرا ہے۔ مسلمانوں کو اگنی میں ڈال کر اس رسم کو پورا کرنے سے شاید بی جے پی کا سنکٹ ٹل جائے۔ اس لیے وزیر اعظم نے مسلمانوں کو زیادہ بچہ پیدا کرنے والا اور گھس پیٹھیا قرار دیا۔ انھوں نے بتا دیا کہ وہ سی اے اے کا قانون کس نیت سے لائے ہیں۔

گجرات فساد کی ٹیس ابھی باقی ہے۔ وزیر اعظم نے جو تازہ ترین زخم دیئے ہیں اس کی ٹیس نسلوں تک محسوس کی جاتی رہے گی۔ لگتا ہے کہ ان کے دورِ اقتدار میں جو فسادات ہوئے، موب لنچنگ ہوئی، مسلمانوں کو مذہبی جلوسوں میں جو گالیاں دی گئیں، ان کے مساجد اور مزار اور گھروں پر بلڈوزر چلائے گئے تھے، سینکڑوں بے قصور نوجوانوں کو جھوٹے مقدموں میں پھنسا کے برسوں جیل میں بند رکھا گیا، اب ٹرین اور بس میں سفر کرنا اور کسی جگہ نماز پڑھنا تک غیر محفوظ ہو گیا ہے، پولیس والے چلتی ٹرین میں ڈھونڈھ کر مسلمان مسافر کو گولی مار دیتے ہیں۔ وہ سب کچھ چھیننے، مٹانے اور ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس سے مسلم شناخت کا اندازہ ہوتا ہے۔ وہ ہر آثار کو ایک حرف غلط کی طرح مٹا دینا چاہتے ہیں۔ اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی ان کے ارمان نہیں نکلے ہیں۔ ہمیں ابھی اور زخم کھانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ میں وزیر اعظم کے بیان کی مذمت نہیں کروں گا، مگر ان کی ذہنیت پر افسوس ضرور ہے۔

انھوں نے صاف لفظوں میں اعلان کیا ہے وہ جب تک زندہ ہیں وہ مسلمانوں کو کسی قسم کا ریزرویشن نہیں دینے دیں گے۔ امت شاہ نے اعلان کیا ہے کہ کسی ریاست میں انہیں ریزرویشن ملا ہوا ہے وہ ان سے چھین کر ہندوؤں کے دیگر طبقات کو دے دیں گے۔ آپ ہی بتائیں ان بیانات کی مذمت کرنے کے لیے آپ الفاظ کہاں سے لائیں گے۔ ہم تو ان کی صحیح الدماغی کی دعا ہی کر سکتے ہیں اور اللہ سے دعا کریں کہ اللہ ان کے فتنوں اور شر سے ملت محروم کو محفوظ رکھے۔ آمین!

abuzarkamaluddin.com,

کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا!

قطب اللہ

فلسطین کی مظلومیت اور اسرائیلی جارحیت کا مسئلہ اس وقت پوری دنیا میں پھیل چکا ہے اور جنگل کی آگ کی طرح امریکہ سے نکل کر مشرقِ بعید کے ممالک کی تعلیم گاہوں میں بھڑک چکی ہے۔ دوسری طرف جنگ بندی کے سلسلے میں گفتگو بھی اسرائیلی اور مغربی ممالک کی ہٹ دھرمیوں کے درمیان گھسٹ گھسٹ کر چل رہی ہے۔ عرب بھائیوں کی جانب سے سردمہری برقرار ہے، وہ اپنے لہو و لعب میں مست اپنے بھائیوں کی لاشوں پر کھڑے اور ان پر ظلم و ستم ڈھائے جانے کا لطف اٹھا رہے ہیں۔ جو لوگ غزہ کے بچوں اور عورتوں وہر لمحہ شہید ہونے والوں پر آنسوں بہانے کے مرتکبین پر ظلم و ستم ڈھا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ صیہونی مظالم و بربیت کے خلاف کھڑے ہو جانے والے ممالک و مزاحمتی تحریک کا گلا گھونٹنے کیلئے کوشاں نظر آ رہے ہیں تا کہ صیہونی طاقتیں امریکہ اور مغربی ممالک انہیں اپنی "گڈلسٹ" سے خارج نہ کر دیں۔

فلسطینی عوام اور غزہ کے بچوں و عورتوں کے خلاف ہونے والی نسل کشی پر اس وقت دنیا بھر کے طلباء تحریک چلانے پر آمادہ ہو گئے ہیں اور یہ تحریک پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اس کی ابتداء امریکہ میں اعلیٰ تعلیمی اداروں سے ہوئی تھی جہاں نیویارک اور جارج واشنگٹن یونیورسٹیوں کے طلباء نے سب سے پہلے صیہونی مظالم کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ وہاں طلباء نے نہ صرف جلوس نکالے، نعرے لگائے بلکہ جارج واشنگٹن کے مجسمہ پر فلسطین کا پرچم آویزاں کر کے جمہوریت اور انسانیت کی آواز بلند کرنے والے اپنے لیڈر کو عقیدت کا خراج پیش کیا اور صیہونیت کی مذمت کی۔ نیویارک کے ایک بڑے آڈیٹوریم پر طلباء نے قبضہ کر کے وہاں سے پیامِ امن فلسطین کی اس پانچ سالہ معصوم شہید بچی کو معنون کیا اور اُس ہال کا نام اُسی کے نام پر 'ہند رکھ دیا'۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی کے علاوہ وہاں کے 145 اعلیٰ تعلیمی و تکنیکی اداروں میں طلباء ہڑتال پر ہیں وہاں سے یہ آگ کناڈہ کی یونیورسٹیوں میں پہنچی پھر اسکے بعد برطانیہ اور دوسرے یوروپی ممالک میں پھیل گئی۔ سب کا ایک ہی نعرہ ہے کہ فلسطین میں مکمل جنگ بندی ہو اور انسانیت کا قتلِ عام روکا جائے۔ یہی تحریک جب آسٹریلیا، جرمنی اور ایٹم بم کا شکار جاپان تک آ پہنچی تو ان کے مطالبات میں یہ بھی اضافہ ہو گیا کہ امریکہ، یوروپ اور دوسرے وہ ممالک جو اسرائیل کو اسلحہ کی سپلائی کرتے ہیں، فوراً اس سے باز آ جائیں۔ نیز اسرائیل کو انسانیت کا قاتل قرار دیا گیا۔ طلباء نے ان ممالک سے اپیل کی کہ وہ اسرائیل سے ہر قسم کی فوجی اشیاء کا تجارتی معاہدہ ختم کر دیں۔ یہ تحریک بالکل اسی طرح کی ہے جس طرح گزشتہ صدی کی چھٹی دہائی میں ویتنام جنگ کے موقع پر اٹھی تھی۔

اس تحریک کے لیڈر طلباء کو سختیوں کا سامنا کرنا پڑا، دو ہزار تین سو زائد امریکی طلباء مختلف یونیورسٹیوں میں گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ مظاہرین پر لاٹھی چارج ہو رہے ہیں، وہ زخمی ہوئے لیکن جنگ بندی کے مطالبہ سے پیچھے نہیں ہٹے۔ جرمنی میں سب سے زیادہ طلباء کو تشدد کا سامنا ہے۔ کئی یونیورسٹیوں سے طلباء کا اخراج بھی ہو چکا ہے۔

اسی اثناء ایران نے ایک بار پھر سامنے آ کر ان طلباء سے ہمدردی کا اظہار کیا اور انہیں دعوت دی کہ جن کا اخراج ہو چکا ہے وہ ایران آئیں اور ہماری یونیورسٹیوں میں مفت داخلہ لیں اور تعلیم حاصل کریں۔ انہیں وظائف دینے کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ سعودی عرب نے اس سلسلے میں تو حد پار کر لی جب وہاں اسرائیل کی مخالفت میں نہیں بلکہ حماس کی حمایت میں بات کرنے والوں کی گرفتاری شروع ہو گئی، ایک رپورٹ کے مطابق اس نے اپنے کچھ شہریوں کو اس لئے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا ہے کیونکہ وہ اسرائیلی کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کی بات کر رہے تھے۔ کچھ اسی قسم کی سختیاں مصر اور دوسرے عرب ممالک میں بھی جاری ہیں۔ چونکہ سعودی عرب متحدہ عراب امارات اور بحرین کی سکیورٹی بالواسطہ طور پر امریکہ ہی سنبھالتا ہے۔ اس لئے ان ممالک میں اس کی مرضی کے خلاف کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ حرمین شریفین میں ماہ رمضان میں صیہونی مظالم کے خلاف اور امت محمدیہ کے حق میں جو دعائیں کی گئی تھیں اس پر بھی امریکہ بہادر کو اعتراض ہوا تھا۔

دنیا بھر کی یونیورسٹی میں جاری اسرائیلی نسل کشی کے خلاف طلباء کی تحریک اب فرانس تک بھی پہنچ گئی ہے۔ ۴؍مئی بروز سنیچر فرانسیسی یونیورسٹیوں کے طلباء نے زبردست مظاہرہ کیا اور فرانس حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل کو جنگ بندی پر مجبور کرے اگر وہ نہیں مانتا ہے تو اس سے سفارتی روابط منقطع کئے جائیں۔ فرانس میں طلباء نے کیمپس سے باہر نکل کر سڑکوں پر بھی مظاہرہ کیا، وہاں کے عوام نے ان کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا اور ہاتھ اٹھا کر ان کی ہمت افزائی بھی کی۔

طلباء کی اس تحریک میں لاکھ پابندیوں کے باوجود اس کی لپٹ پاکستان میں بھی محسوس کی گئی اور ۴؍مئی کو کراچی میں امامیہ مشن کے تحت طلباء نے سفید کوٹ (ایپرن) پہن کر دنیا بھر کے ان طلباء کے ساتھ یکجہتی کا ثبوت دیا جو صیہونی بربیت کے خلاف تحریک چلا رہے ہیں، اس سلسلے میں صحافی رضی طاہر کی رپورٹ میں یہ بات نہیں بتائی گئی کہ امریکی ڈنڈے کے اشارے پر کام کرنے والی پاکستانی حکومت نے ان طلباء کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ظاہر بات ہے کہ امریکہ کے خوف سے یہ ملک دم نہیں مار سکتا ہے اور وہ وہی کرے گا جو اس کے آقا کا حکم ہوگا۔ فی الحال وہاں بھی صیہونیوں کی مخالفت اور ان کی مصنوعات کے بائیکاٹ پر پابندی عائد ہے۔

ان حالات میں حکومت قطر پر امریکہ اور اسرائیل کا دباؤ مزید بڑھتا جا رہا ہے، دونوں کا کہنا ہے کہ دوحہ سے حماس کا ہیڈکوارٹر ختم کر دیا جائے، یا پھر حماس لیڈروں کو اسرائیل کی شرط پر جنگ بندی کے لیے راضی کیا جائے۔ حماس کے خلاف اب مغرب کی سختیوں سے قطر بھی گھبرایا ہوا نظر آ رہا ہے اور پہلی بار اس کے اندر وہ ہمت نظر نہیں آ رہی ہے جو تیور اس نے 7 اکتوبر 2024ء کے بعد سے اب تک برقرار تھا۔ اس لئے اس کے خوفزدہ نظر آنے کے بعد حالات بگڑتے نظر آ رہے ہیں۔ جسے محسوس کر کے ترکیا آگے بڑھ کر سامنے آیا ہے اور اس نے حماس کا ہیڈکوارٹر اپنے یہاں قائم کرنے کی پیشکش کر دی ہے۔ اس کے بعد کئی دیگر ممالک مثلاً لبنان اور اُردن بھی آگے بڑھ کر لبیک کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

جب مغربی ایشیاء میں حالات اپنی انتہا کو پہنچ چکے ہیں، غزہ میں بھکمری عام ہے، قطر کے خلاف مغرب کھڑا ہو چکا ہے تو پھر ایسے میں سعودی عرب اور امریکہ کے درمیان جو مشترکہ جنگی مشقیں ظہران کے علاقہ میں شروع ہو چکی ہیں اس کے کیا معنی ہیں؟ سعودی حکومت اپنے بھائیوں کی لاشوں پر کب تک ('دبکی رقص') کرتا رہے گا۔ امریکہ اور اسرائیل کی حاشیہ برداری کب تک جاری رہے گی آخر کیا سوچ کر اس نے مئی کے پہلے ہفتہ میں یمن پر دو میزائل مار دئے تھے۔ حالانکہ اس سے یمن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا لیکن اس شرارت کے پیچھے کون سی سازش کارفرما تھی؟

یمن نے پھر ایک بار بہادری او جواں مردی کا ثبوت دیتے ہوئے اعلان کر دیا ہے کہ صیہونیوں، امریکہ اور برطانیہ کے چھکے چھڑانے کے لیے اب ہم پورے بحیرۂ عرب اور بحر ہند سے ایسے جہازوں کو گزرنے نہیں دیں گے جو اسرائیل کے حامی ہیں۔ ان میرین کمپنیوں کے جہاز بھی نہیں جانے دیں گے جو اسرائیل سے تجارت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اب ہم بحیرۂ روم کی بھی ناکہ بندی کریں گے اور اگر صیہونیوں نے رفح باڈر پر حملہ کیا تو ہم کسی سے بھی اسرائیل بندرگاہ کو تباہ کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ نیز بحر احمر مکمل طور پر بند کر دیں گے۔ اسرائیل نے مصر میں ہونے والی اس جنگ بندی کی حالیہ کانفرنس میں شرکت پر شرط لگا دی ہے اس کا کہنا ہے کہ حماس پہلے ہمارے منصوبے کو تسلیم کرے اس کے بعد کوئی گفتگو ہوگی۔ لیکن اس شرط کی امریکہ بہادر کو چھوڑ کر پوری دنیا مذاق اڑا رہی ہے۔ اسی اثناء حوثیوں، حزب اللہ اور جہاد اسلامی نے اپنے حملے تیز کر دئے ہیں، ۴؍مئی کی شب میں جنوبی غزہ میں حماس نے اسرائیل کا ایک ڈرون مار گرایا ہے تو دوسری جانب بحرین سے دو مزاحمتی کے گروپوں کے سرگرم ہو جانے کی خبریں ملی ہیں۔ انہوں نے اپنے حملہ کی پہل کرتے ہوئے بحرین میں واقع امریکہ اور دو اسرائیلی فوجی اڈوں کو نشانہ بنا کر مغرب کو نیا پیغام بھیج دیا ہے۔ جس پر بحرینی عوام میں خوشی کی لہر ہے تو حکمراں طبقہ ماتم منا رہا ہے۔

6392138743

☆☆☆☆☆☆

شیو شکتی، بھیم شکتی اور میم شکتی کو لال سلام

ڈاکٹر سلیم خان

شیوسینا بھون میں اس ہفتہ دلت رہنما ارجن ڈانگلے کے ایماء اور کانگریس کے حسین دلوائی کی ترغیب پر سابق وزیر سبھاش دیسائی نے ایک خطاب عام کا اہتمام کیا۔ اس میں قومی سطح کے اشتراکی لیڈر اشوک دھوڑے نے بہترین خطاب کیا۔ دور تو دور آج سے پانچ سال قبل بھی اس کا تصور محال تھا لیکن وزیر اعظم کی بدولت یہ چمتکار بھی رونما ہو گیا اور بے ساختہ یاد آیا 'مودی ہے تو ممکن ہے'۔ اس خطاب عام میں دلت رہنما شیام دادا گائیکواڑ نے ایک دلچسپ کہانی سنائی۔ ان کے دوست کی کتیا نے پلے دیئے تو وہ بھی پیدا ہوتے ہی مودی زندہ باد کے نعرے لگانے لگے۔ ایک ہفتے بعد وہ مودی مردہ باد کے نعرے لگاتے نظر آئے تو انہوں نے دوست سے اس تبدیلی کی وجہ دریافت کی۔ دوست نے بتایا کہ اب ان پلّوں کی آنکھیں کھل چکی ہیں۔ اس مختصر سی تمثیل نے پورا سیاسی منظرنامہ کھول کر پیش کر دیا۔ شیام دادا گائیکواڑ نے بتایا کہ شیوسینا کے حوالے سے ان کے کچھ خاندانی تحفظات ہیں مگر فی الحال ملک کو بچانے کی خاطر ان کو نظر انداز کر کے ساتھ آنا ضروری ہے۔ مختلف نظریات کے حاملین کی متحدہ جدوجہد پر یہ شعر صادق آ رہا تھا۔

میں ظلمتِ شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ کارواں کو

شرر فشاں ہوگی آہ میری، نفس مرا شعلہ بار ہوگا

اس خطاب عام میں تمام مقررین اور شرکاء کے اندر مودی کو سبق سکھانے کا زبردست جوش و خروش تھا اور ہر کوئی اگلے تین ہفتوں میں خوب محنت کر کے مودی سرکار کا بیڑہ غرق کرنے کے لیے پرعزم تھا۔ ریاست کی تشکیل کے بعد ایسا نظارہ پہلی بار دکھائی دیا۔ ابتداء میں مہاراشٹر کی سیاست ایک خط مستقیم کی مانند تھی۔ اس کے ایک سرے پر کانگریس اور دوسرے پر کمیونسٹ تھے۔ آر ایس ایس کی جائے پیدائش اور مرکزی دفتر اسی صوبے میں ہے اس کے باوجود ہندوتوا نواز سنگھ پریوار کے ہاتھوں گاندھی قتل کے سبب عام لوگ جن سنگھ سے سخت نفرت کرتے تھے۔ یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ اس وقت گجرات میں تو تشدد نہیں پھوٹا مگر مہاراشٹر کے برہمنوں پر نزلہ اتارا گیا کیونکہ گاندھی جی کا قاتل ناتھو رام گوڈسے کا مہاراشٹرین برہمن تھا۔ شیوسینا تو بیچاری اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئی تھی۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اشتراکیوں کے سیاسی اثرات کو زائل کرنے کی خاطر شیوسینا کی داغ بیل ڈالی گئی اور اپنے سیاسی مفاد کی خاطر کانگریس نے اس کی آبیاری کی۔ آنجہانی بال ٹھاکرے نے اسے مقامی عوام کے حقوق کا محافظ بنا کر پیش کیا اور ان کا پہلا نشانہ ممبئی شہر میں آباد جنوبی ہند کے باشندے تھے۔ سینا نے اپنی یونین بنا کر اور عوامی خدمت کے ذریعہ اشتراکی رائے دہندگان کو خوب برگشتہ کیا۔ آگے چل کر شیوسینا مسلمان دشمن جماعت بن گئی۔ اس کی مسلم دشمنی نے مسلمانوں کو کانگریس سے قریب تر کر دیا۔ اس طرح کانگریس کو اس سے دوہرا فائدہ ملا۔ ابتدا میں بالا صاحب ٹھاکرے ہٹلر کو نمونہ کے طور پر پیش کر کے انتخابی سیاست کو ہلکی نظر سے دیکھتے تھے لیکن کانگریس نے شیوسینا کو الیکشن کا چسکا لگا دیا۔ اس کا پہلا رکن قانون ساز کاونسل چھگن بھجبل کانگریس کی حمایت سے منتخب ہوا تھا۔

شیوسینا کے سیاست میں داخلہ نے مہاراشٹر کی سیاست کو مثلث بنا دیا۔ اس وقت ایک راس پر کانگریس، دوسرے پر کمیونسٹ اور تیسرے پر شیوسینا تھی۔ بی جے پی کی آمد نے اسے مربع میں تبدیل کر دیا۔ شیوسینا نے بی جے پی سے الحاق کیا تو سیاست پھر سے تکونی ہو گئی۔ وقت کے ساتھ کمیونسٹ ختم ہو گئے مگر اس کے باوجود چونکہ کانگریس سے بغاوت کر کے شرد پوار الگ ہو گئے تو اس لیے وہ مثلث بنا رہا۔ اس حقیقت کو لوگ بھول چکے ہیں کہ ایک زمانے میں بی جے پی نے شرد پوار کا ساتھ دینے کی خاطر شیوسینا کی پیٹھ میں چھرا گھونپا تھا۔ آگے چل کر شرد پوار اپنی مادر تنظیم کانگریس میں لوٹ گئے تو بی جے پی نے ان سے ناطہ توڑ کر شیوسینا سے پھر رشتہ جوڑ لیا۔ شرد پوار نے دوسری بار بغاوت کر کے این سی پی بنائی مگر پھر کانگریس کی صوبائی اور مرکزی حکومت سے الحاق کیا۔ اس لیے بی جے پی سے فاصلہ بنا رہا۔

شیوسینا بھون کے اندر ہونے والے خطاب عام کے اندر مقررین نے دبے الفاظ میں اپنی مجبوری کا اظہار کیا مگر نوجوان امیدوار امول کرتیکر نے ایک نہایت دلچسپ حکایت سنا کر ماضی کا بوجھ اتارنے کی اپنی سی سعی کی۔ امول نے دو بودھ بھکشوؤں کی کہانی سنائی جن سے ایک خوبصورت عورت نے ندی پار کرنے کے لیے مدد مانگی تھی۔ ان میں سے بزرگ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ بھکشو ہونے کے سبب وہ خاتون کو نہیں چھو سکتا۔ جوان بھکشو نے اس خاتون کو کندھے پر بیٹھا کر ندی پار کروا دی۔ اس پر ناراض ہو کر دو کلومیل بعد بزرگ بھکشو نے استفسار کیا تو جوان بولا میں نے تو وہ بوجھ اتار دیا لیکن آپ اب بھی اسے اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بی جے پی نے مہاراشٹر کی سیاست میں شیوسینا کے کندھوں پر چڑھ کر سفر کیا مگر اب اس نے وہ بوجھ کو اتار پھینکا ہے۔ اسی لیے بی جے پی کے سارے مخالفین اس کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوئے ہیں لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ بی جے پی کے کمل کو پیروں تلے روند کر بحرِ عرب میں بہا دیا جائے۔

شیوسینا بھون پر اپنے افتتاحی خطاب میں سبھاش دیسائی نے شرکاء کا استقبال کرنے کے بعد جلسہ عام کا پس منظر پیش کیا نیز آئندہ تین ہفتوں کے دوران سینا بھون کے اندر ایک رابطے کا دفتر قائم کرنے کا اعلان کیا تا کہ سماجی تنظیمیں وہاں سے ضروری رہنمائی حاصل کر سکیں۔ اشتراکی رہنما اشوک دھوڑے نے 30؍ مارچ کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا کہ اسی دن 1945 میں ہٹلر نے خودکشی کی تھی۔ اس کے بعد تو خودکشیوں کا ایک سلسلہ چل پڑا تھا۔ یہ فطری تھا کیونکہ ہٹلر کی جانب سے شروع کی جانے والی جنگ میں پانچ کروڑ جانیں تلف ہوئی تھی۔ دوسرے دن یکم مئی کو اس کے چانکیہ گوبلز نے اپنے بیوی بچوں سمیت خود کو ہلاک کر دیا تھا۔ اسی دن کو مزدوروں کے عالمی دن کی حیثیت سے پوری دنیا میں منایا جاتا ہے اور اتفاق مہاراشٹر کی تشکیل بھی اسی دن ہوئی اس لیے وہ مہاراشٹر دن بھی کہلاتا ہے۔ اس تاریخی دن کو سارے انصاف پسند لوگوں کا ہٹلر وقت کے خلاف جمع ہو کر اسے کیفرِ کردار تک پہنچانے کے عزم نے شرکاء کے اندر جوش بھر دیا۔ اس غیر معمولی اتحاد سے یہ توقع کرنا بعید نہیں کہ ریاست میں بی جے پی کے 'بُرے دن آنے ہی والے ہیں'۔

سینا بھون کی نشست میں حسین دلوائی نے کہا کہ وہ آج کل تفریح کے لیے ٹی وی سیریل کے بجائے خبریں دیکھتے ہیں اور پروگرام والے دن کی سب سے مضحکہ خیز مودی کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ کسی بھی صورت کانگریس کو آئین بدلنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ حسین دلوائی نے بتایا کہ وہ ہمیشہ سے مسلم نمائندگی کے حامی رہے ہیں لیکن فی الحال اس معاملے کو نہیں اٹھائیں گے۔ ایک بار مودی سے چھٹکارہ مل جائے تو آگے چل کر اس پر توجہ دیں گے۔ مہاراشٹر ڈیموکریٹک فورم کے رہنما شاکر شیخ نے انکشاف کیا کہ کس طرح دیگر تنظیموں کی مدد سے لاکھوں ووٹرس کا نام لسٹ میں شامل کروایا گیا اور پہلے دو مرحلوں میں مسلم رائے دہندگان کی شرکت میں زبردست اضافہ دیکھنے کو ملا۔ وہ بولے جمعہ کے دن ووٹنگ رکھنے والی حکومت کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں نے بڑے بڑے کام اسی دن کیے ہیں یعنی اس بار جمعہ کے دن مودی کو جھولا اٹھا کر گھر بھیجنے کا کام کیا جائے گا۔

مودی کی مسلم دشمنی اور ادھو ٹھاکرے کی نرم خوئی مسلمانوں کو تو سینا بھون میں لانے کے لیے کافی تھی مگر دلت پھر بھی نہ آتے۔ بی جے پی کا چارسو پار والا نعرہ اور اس کی آڑ میں آئین کے اندر ترمیم و ریزرویشن کے خاتمے کا اندیشہ نے دلتوں کے ایک بڑے طبقہ کو متفکر کر دیا۔ ادھر پرکاش امبیڈکر کی جانب سے بی جے پی کی مخالفت میں 'خون سے وفاداری' (رکت بھگت) کے نعرے نے دلت سماج کے ووٹ کی تقسیم کا امکان روشن کر دیا۔ یہ پیش رفت ارجن ڈانگلے کو اپنے قدیم نظریاتی حریف شیوسینا کے رہنما سبھاش دیسائی کے پاس لے گئی۔ اس طرح ڈاکٹر بھالچندر مونگیکر اور شیام دادا گائکواڑ سمیت کئی دلت رہنماؤں نے متحد ہو کر شیوسینا بھون میں جلسۂ عام کرنے کا فیصلہ کیا تا کہ شیوسینا اور دلت سماج کے درمیان دیوار کو گرایا جا سکے۔ اس کوشش میں کانگریس کے رہنما حسین دلوائی کو شامل کر کے مسلمانوں کو بھی جوڑنے کی سعی کی گئی اور شیو شکتی کے شانہ بشانہ بھیم شکتی و میم شکتی کھڑی نظر آئی۔ ایسے میں اشتراکی رہنما اشوک دھوڑے کے لال سلام نے اس اتحاد میں چار چاند لگا دیئے۔ ان سب کو ساتھ دیکھ کر علامہ اقبال کا یہ شعر یاد آتا تھا۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی-وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ممتاز شیریں اُردو ادب میں اعلیٰ و بلند وقار خاتون نقاد و افسانہ نگار

ڈاکٹر جی۔ایم۔پٹیل

محترمہ ممتاز شیریں اُردو کی پہلی خاتون نقاد' اس دور کے ادب کا ایک باوقار سرمایہ ہے۔اُردو ادب کی حریت فکر کی روایت کو پروان چڑھانے میں محترمہ ممتاز شیریں کا بے حد اہم کردار رہا ہے۔نقاد، مترجم، اور محقق اور اُردو ادب کی بھولی بھالی خاتون ، اُردو ادب میں ایک قابل قدر شراکت ہے۔آپ عجز وانکسار اور خلوص کا پیکر تھیں۔" ظلم نیم روز" ہو یا "منٹو نوری نہ ناری" ہر جگہ اسلوبیاتی تنوع کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ اُردو زبان کی ادبی روشنی کو تاریکی

نا معلوم سرحدوں میں تھوڑا سا مزید وسیع کیا۔آپ نے ایسے عناصر پر فتح حاصل کی جنہیں رسمی طور پر مشکلات کہا جاسکتا ہے۔لیکن یہ فتح ایک مثبت قسم کی تھی کیوں کہ اس میں جنگ کا سامان بھی آیا۔کبھی کبھی آپ کی تحریریں انعامی چاندی کے برتن کی طرح ایک قطار میں چمکتی دکھائی دیتی ہیں، ان پر کندہ

" یہ ٹرافیاں" مادے پر دماغ کی فتح ہیں جو اسکا دوست بھی ہے اور دشمن بھی!" شیریں نے تخلیقی تحریر اور تنقید دونوں میں مہارت حاصل کی جس کا ثبوت

" آئینہ" جیسے کاموں میں ملتا ہے جو شاید آپکی سب سے موثر تخلیق ہے۔

۱۲ ستمبر ۱۹۲۴ کو آندھر پردیش ، برطانوی ہندوستان کے ایک 'ہندو پور' کے قریب واقع قصبہ" جپلور" 'میں حساسیت اور ذہانت کا ایک ستارہ روشن ہوا۔آپ کے والد' محترم قاضی عبدالغفور' اور والدہ محترمہ' نور جہاں' تھیں۔آپ کی ابتدائی زندگی میسور میں گزری جہاں آپ کے نانا جان ٹیپو قاسم خان' نے اپنی نواسی کو تعلیم وتربیت کی خاطر اپنے پاس بلا لیا۔نانا جان اور نانی جان جو خود تعلیم یافتہ روشن خیال اور تعلم نسواں کے حامی تھے، نے اپنی ہونہار نواسی کی تعلیم وتربیت پر توجہ دی ۔ابتدائی ذہنی اور ایک حد تک ادبی تربیت آپ کے والد محترم اور نانا جان ٹیپو قاسم خان، آپ کی دینی و اخلاقی تربیت کی مرہون منت ہیں۔نانا جان کی پاکیزگی، تقویٰ، والد محترم کی رواداری، آزاد خیال اور ماں کی سادگی، معصومیت و مطمئن زندگی' دنیا سے بے پروائی اور ناتجربہ کاری ،صبر وتحمل ، خلوت اور دادی جان کی تہذیب ، مقبولیت، زندہ دلی اور تطہیر ،یہ تمام متضاد اثرات اور خوبیاں آپ کے کردار اور شخصیت میں غیر محسوس طور پر تحلیل ہو گئیں۔

ابتدائی تعلیم گھر پر دی گئی۔ تیرہ برس کی عمر میں میٹرک کا امتحان درجہ اوّل میں امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔۱۹۴۱ میں اور' مہارانی کالج' میسور سے گریجویشن مکمل کر لیں۔ ۱۹۵۲ میں اپنے شوہر کے ہمراہ برطانیہ چلی گئیں جہاں آکسفورڈ جو نیورسٹی سے جدید انگریزی' تنقید " میں اختصاصی مہارت فراہمی کرنے والی ایک خاتون نے تدریسی کلاسز میں داخلہ لیا اور انگریزی ادب کے نابغہ روزگار نقادوں اور ادیبوں سے اکتساب فیض کیا اور انگریزی ادب کا وسیع وگہرہ ماطالعہ نے اردو ادب میں ایک اعلیٰ و بلند وقار نقاد، بطور مصنفہ اپنا سکہ جما لیا۔ادبی سرگرمیاں کا اپنے تعلیمی دور ہی میں آغاز ہوا لیکن حقیقی معنوں میں ادبی ذوق کی رغبت ۱۹۴۲ میں بعد شادی کے آئی اور آپ کا ادبی ذوق پختہ ہوتا گیا

آپ کی پہلی مختصر کہانی "انگڑائی" ۱۹۴۳ میں جریدہ 'ساقی' کے شمارے میں شائع ہوئی اور آپ چشم زدن میں شہرت کی بلندی کو چھو لیا۔

شیریں اپنی تنقیدی تحریر میں ہی نہیں بلکہ ایک مختصر افسانہ نگار کے طور پر بھی ترقی کرتی رہیں۔ابتدا میں ایسے افسانے لکھیں جن میں محفوظ زندگیوں کی عکاسی کی گئی تھی۔ تاہم زندگی کی پیچدگیوں کا سامنا ، گہرے متاثر کن موضوعات کی تلاش ،انسانی فطرت کی دوئی ،اچھائی اور برائی کے درمیان جدو وجہد، موضوعات کو تکنیک کے بڑھتے ہوئی ء شعور کے ساتھ ملایا۔ حقیقت کے متعدد

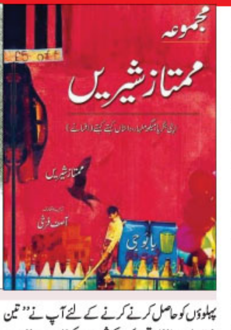

پہلوؤں کو حاصل کرنے کرنے کے لئے آپ نے" تین جہتی افسانے" کا تصور کیا۔کرشن چندر کی" ان داتا" عزیز احمد کی" مدن سینا اور صدیاں" اور خود اپنے افسانے" میگھ ملہار" اور" دیپک راگ" کا حوالہ دیا۔طویل افسانوں کی کامیابی ، تنازعہ کا موضوع رہی ہے۔آپ اپنے افق کو وسیع کرنے کے لئے متعدد سفر کیے اور مختلف ممالک میں ادبی تحریک ومطالعہ، ادبی بیداری ،تیزی سے بدلتی ہوئی زندگی کو فروغ دینے لئے ادبی آلات کے شعور اور گہری واقفیت علمیت ،فطری قابلیت کو سر آنکھوں رکھا اور مسلسل جدو جہد کرتی رہیں۔

تقسیم ہند کے بعد پاکستان کے قیام کے بعد ۱۹۴۷ میں آپ نے اپنی آبائی سرزمین چھوڑ کر کراچی آگئیں جہاں آپ کی سرگرمیوں نے نئی ایک سمت اختیار کر لی۔آپ نے "نیا دور" کا فسادات نمبر شائع کیا اور فسادات پر لکھی گئی مختصر کہانیوں کا خصوصی مطالعہ اور اس کے بعد "ظلمتِ نیم روز" کے عنوان سے بہترین مختصر کہانیوں کا انتخاب کیا۔ فسادات کی دہشت کی وجہ سے ترقی پسند تحریک کے ساتھ اختلاف پیدا ہو گئے ۔ جو اس وقت مزید شدید ہو گئے۔آپ نے نقاد کے سرکاری فرائض کی تکمیل اور ادبی تنقید کے اخلاق اور نظریاتی مضمرات کی تکمیل کے لئے ایسے مضامین لکھے جن میں

آپ نے ترقی پسند تحریک کے چند بنیادی فکری نقائص پر تنقید کی اور ادیبوں کے لئے انجمن کا نظریہ پیش کیا۔ جب آپ نے محمد حسن عسکری کے ساتھ مل کر مصنف کی ریاست سے وفاداری کا اک معاملہ اٹھایا۔شیریں کی پڑھائی کی وسعت جدید ادبی رجحانات سے آگاہی اور تنقیدی شعوری نے پہلے سے آپ کی برتری قائم کردی تھی۔

فسادات پر لکھے گئے افسانوں کے مطالعہ کے دوران انسان کی یک طرفہ فطرت اور سطحی تعریف سے بھی آپ غیر مطمئن ہو چکی تھیں جو اس وقت رائج تھیں۔

،انسان کی فطرت میں اچھائی یا برائی کی کشمکش پر غور کرتی ہوئیں آپ نے اپنی توجہ سعادت حسن منٹو کے افسانوں کی طرف مبذول کرائیں اور "ماسیت" "معصومیت" اور "ترغیب گناہ" عورت کا تصور" جیسے مضامین لکھیں۔آپ اکثر کہا کرتی تھیں کہ منٹو کی فطری یا اصلی انسان کی تصویر بھی آگے جا کر ایک آدھے ادھورے آدمی کی تصویر پیش کرتا ہے۔اس تصویر کی تشریح کے لئے آپ نے "منٹو نوری نہ ناری" کے نام سے ایک کتاب لکھنا شروع کیا جسے آپ مکمل نہ کر پائیں۔منٹو کے مطالعہ میں آپ کا سفر جو نفسیاتی تشریحات سے آگے بڑھ کر افسانوں میں ایک منفرد مثال ہے۔

اس پیچیدہ نفسیاتی حالت بڑھتے ہوئے تکلنکی شعور اور انسان کے نقائص کے عنصر جیسے گہرے موضوعات کو لانا یا فن کے ذریعے موت کی فتح کرنے کی کوشش کی اور آپ نے کہانی کی ایسی شکل دی جس میں وسعت، گہرائی ہے اور حقیقت کے کئی رُخ بیک وقت پیش کرنے کی صلاحیت ہے۔ممتاز شیرین نے تخلیق وتنقید دونوں شعبوں میں کامیابی کی وجہ، آپ کے وسیع مطالعہ، ادبی بیداری، گہری ومختلف سوچ ،ادبی آگہی، ادبی آلات کا شعور اور زبان کی گرفت میں، تیزی سے بدلتی ہوئی زندگی ، اردو ادب کے ساتھ ساتھ مغرب سے بھی گہری واقفیت وگہرہ مطالعہ تھا

۔

شیریں کی پڑھائی کی وسعت ،جدید ادبی رجحانات سے آگاہی اور تنقیدی شعور نے پہلے سے انکی برتری قائم کردی۔اُردو ادب میں قومی احساس اور فرقہ وارانہ شعور کا جذبہ، ادیب برادری کی مضبوطی ،ترقی تعمیر وسبقت لے جانے کی خواہش اور اردو کی ادبی روایت میں ایک نیا شعور بیدار کرنے کی کوشش کی۔

۱۹۴۴ میں اپنے شوہر صمد شاہین سے مل کر ایک ادبی مجلہ "نیا دور" کی اشاعت کا آغاز کیا۔اس رجحان ساز ادبی مجلے نے جمود کا خاتمہ کیا اور مسائل ادب اور تحقیقی محرکات کا بارے میں پوشیدہ صداقتیں، حقیقتوں کو اجاگر کیا۔نیا دور' ۱۹۴۴ سے ۱۹۴۷ تک بنگلور اور ۱۹۴۷ سے ۱۹۵۳ تک کراچی سے جاری رکھا گیا۔ اکتوبر ۱۹۵۴ میں' نیدرلینڈ' میں منعقدہ "PEN" بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کے بعد اسی سال' آکسفورڈ یونیورسٹی' میں جدید انگریزی ادب کی ایک کورس میں بھی شرکت کی ،جس کے دوران آپ نے "ایملی برنٹے" پر ایک مونوگراف لکھا، ایک مصنف جس کے ساتھ آپ نے "موت سے بالاتر محبت" کی تصویر کشی کی گہری وابستگی کی۔

۱۹۵۸ میں آپ بنکاک میں قیام کے دوران ہی اپنا افسانہ "کفارہ" لکھا جو ۱۹۶۲ میں شائع ہوا۔اس کے بعد آپ نے کوئی افسانہ نہیں لکھا۔ ۱۹۶۲ میں آپ کی مختصر کہانیوں کا دوسرا مجموعہ "میگھ ملہار" اور تنقیدی مضامین کا مجموعہ" میار(معیاری)" ۱۹۶۳ میں شائع ہوا ،جس کا دیباچہ محمد عسکری نے دیا۔ایک ہی وقت میں شائع ہونے والی دو کتابوں نے آپ کی تحریری کیریئر کو عروج کا نشان زد کیا۔اس سے قبل آپ نے" جان اسٹین بیک" کے ناول" دی پرول" کو بطور" ڈور شہوار" یہ ۱۹۷۵ میں شائع ہوا تھا تاہم ترجمہ غیر مطبوعہ رہا۔

اپنی مختصر کہانیوں کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے ہم عصر ادیبوں کی تخلیقوں پر مرکوز رہیں اور اس دور کے ادب کی بنیاد اور اس کے رویہ کی اور وسیع تناظر میں اس کا مقام و معیار میں کافی دلچسپی لیں اور اس دور میں ادب کس رخ موڑ لے رہا ہے، اور اردو ادب میں اس کا رویہ کیا ہونا چاہئے؟ ادب اور انسان کی وسیع تناظر میں اس کا مقام کیا ہے اور کیا ہونا چاہئے۔

۱۹۶۷ میں جب آپ اسلام آباد واپس آئیں تو ادبی دنیا سے کافی حد تک منقطع ہو چکی تھیں ۔اس ادبی خاموشی کی وجوہات واضح نہیں تھی ۔ یہ استدلال کیا گیا کہ ایک نقاد کے طور پر آپ کی ترقی نے افسانہ نگار کے طور پر اس کی ترقی کو روک دیا۔اس عرصہ کے دوران آپ کی صحت بھی گر گئی۔ ۱۹۷۲ میں پیٹ میں سرطان عارضہ لاحق ہوا اور آپ "۱۱ مارچ ۱۹۷۳ " کو پولی کلینک اسلام آباد میں انتقال کر گئیں۔

شیریں کی ادبی میراث میں کئی نامکمل منصوبے اور رسالوں میں شائع ہونے والی تحریریں جن میں " منٹو نوری نہ ناری' کے علاوہ چند مختصر کہانیوں کے انگریزی تراجم Footfalls echo , Emily Brnte , Boris Pasternak پر کتابچے وغیرہ شامل ہیں۔آپ کا کچھ ادبی تحریر کا نامکمل کام مرحوم آصف فرخی نے مرتب کیے جبکہ باقی پروفیسر تنظیم الفردوس نے قابل تعریف کام کیا ہے جس میں آپکی زندگی اور شخصیت پر ایک تنقیدی کام بھی شامل ہے جو اپنی نوعیت کا اعزاز یافتہ واحد کام ہے۔

رابطہ 9822031031

☆☆☆☆

اردو شاعری کا ایک ستون: عباس رضا نیر

ابن نثار اعظمی۔لکھنو

"آہٹ پانچویں موسم کی"(سن اشاعت 2016) ڈاکٹر عباس رضا نیر (پ:30 جون 1976) صدر شعبہ اُردو، لکھنؤ یونی ورسٹی، لکھنؤ، کی جدید غزلوں اور نظموں کا مجموعہ ہے۔اس مجموعے میں 100 غزلیں اور 99 نظمیں شامل ہیں (کل تعداد 199) صفحات کی ضخامت 316 ہے۔اس مجموعے کی زیادہ تر نظمیں، آزاد اور پابند نظموں کی ہیئت میں ہیں، یہ نظمیں جدیدیت کی علم بردار ہیں، کچھ نظمیں چار، پانچ اور چھ مصرعوں اور کچھ نظمیں آٹھ مصرعوں پر مشتمل ہیں۔ڈاکٹر عباس رضا نیر نے "دریچہ" (جسے مقدمہ یا پیش لفظ کہنا مناسب ہوگا) عنوان کے تحت اپنے دل کی باتیں قارئین سے نثری نظم کے انداز میں Share کی ہیں۔جب قاری "دریچہ" کا مطالعہ کرتا ہے تو نیر صاحب کی نثری باتوں کی چاشنی اور طرز ادا کی کشش میں اس قدر محو ہو جاتا ہے کہ اسے معلوم ہی نہیں ہو پاتا کہ "دریچہ" کے دس صفحات کب مکمل ہو گئے۔اس مقدمے کی خاص بات یہ ہے کہ موصوف نے قدیم نثری لب ولہجہ اور اسلوب کو اختیار کر اسے بااثر و بامعنی شکل عطا کی۔قدیم لکھنوی انداز نگارش کا رنگ اس مقدمے میں جا بجا دکھائی دیتا ہے۔کئی نقادوں کا خیال ہے کہ اس مقدمے میں سب رس، باغ و بہار اور فسانہ عجائب کی نثری خوبیاں شامل ہیں۔اس مقدمے کے ذریعے ڈاکٹر عباس رضا نیر کی نثری صلاحیتوں کے نئے باب دریچوں سے باہر آئے ہیں۔"دریچہ" میں عباس رضا نیر نے اپنے ادبی حالات کے ساتھ اُن پریشانیوں کو بھی قلم بند کیا ہے جن سے موصوف کا سابقہ طالب علمی کے زمانے میں اپنے آبائی وطن قصبہ جلال پور ضلع امبیڈکر نگر (یوپی) سے لکھنؤ آنے تک کے سفر میں ہوا۔

شاعری کے ابتدائی زمانے میں موصوف مشاعروں میں نظامت بھی کیا کرتے تھے، ساتھ ہی مشاعروں سے ملنے والی قلیل رقم سے اپنی آگے کی تعلیم کو جاری رکھا۔مشاعروں میں انھیں اکثر لوگ "نیر جلال پوری" کے نام سے زیادہ جانتے ہیں۔ویسے جلال پور اُردو ادب خاص کر شاعری کے حوالے سے بڑا ہی زرخیز رہا ہے۔اس سرزمین پر اُردو کے بڑے بڑے شاعر پیدا ہوئے جنھوں نے شاعری بالخصوص مشاعروں کی دنیا میں علاحدہ پہچان قائم کی۔ڈاکٹر عباس رضا نیر نے "دریچہ" میں اپنی پہلی ملازمت بہ طور اسسٹنٹ پروفیسر اُردو، مہاراجہ ہریش چندر پی جی کالج مراد آباد میں کرنے اور وہاں کے لوگوں، خاص طور پر روہیلہ پٹھانوں کے خلوص، مہمان نوازی اور ایثار و قربانی کے جذبے کا تذکرہ بھی بیانگ دہل کیا ہے۔ذریعہ معاش اور سنہرے مستقبل کی تگ ودو کے تعلق سے ان کے یہ اشعار ملاحظہ کیجیے:

میں دیا ہوں مجھے بجھائے گی
اے ہوا سانس پھول جائے گی
گھر سے نکلوگے تم رستوں میں
دھوپ سائے بجھاتی جائے گی

میں پہلی بار جب اپنے وطن سے نکلا تھا
ڈرا رہے تھے کئی سانپ پھن اُٹھائے ہوئے

موصوف نے اس بات کا اعتراف بڑی طمانیت کے ساتھ کیا کہ ان کی شاعرانہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور آبیاری کرنے میں ان کے نانا کیف جلال پوری کا کیا کردار رہا ہے۔قابل غور بات یہ ہے کہ موصوف کے شعری شغف اور ذوق کو بام عروج تک پہنچانے میں ان کے نانا اور دادا مرحوم دونوں کی تربیت کا خاصا عمل دخل رہا ہے۔اپنے نانا مرحوم کیف جلال پوری کو خراج عقیدت اس شعر کے ساتھ پیش کی ہے:

ہوائیں کیف کو پھر ڈھونڈتی ہیں اے نیر
کہاں ہے وہ مرا مانجھی کوئی خبر آئی

عباس رضا نیر عصر حاضر کے اہم شعرا میں ہیں جنھوں نے بیشتر شعری اصناف میں طبع آزمائی کی ہے. وہ زود قلم ہونے کے ساتھ ساتھ صفات شعری کو کرنے کی بھی قدرت رکھتے ہیں اور انھوں نے صنعت مہملہ اور الفی صفت کو قائم رکھتے ہوئے بھی مسدس کہے ہیں جو معمولی کام نہیں"

جلال کرب و بلا کیا ہے یہ خدا جانے
جلے خیام کے نزدیک ہیں جو ویرانے
انھیں کی خاک سے تسبیح کے بنے دانے
ہمیں سکھایا ہے نیر یہ ابن زہرا نے
گرے پڑے ہوئے لفظوں کو محترم نہ کہو
جو کربلا نہیں لکھتے انھیں قلم نہ کہو
دعا کی زیب عبادت کی زین بیٹھا ہے
علی و فاطمہ کا نور عین بیٹھا ہے
کہا خدا نے شہ مشرقین بیٹھا ہے
نبی ﷺ کی پشت پہ میرا حسینؑ بیٹھا ہے
نبی ﷺ کی پشت پہ جب تک حسینؑ بیٹھا رہے
یہ میرا حکم ہے سجدہ وہیں پہ ٹھہرا رہے

عباس رضا نیر کا سب سے عظیم شعری کارنامہ الہام' ہے۔یہ مسدس کی ہیئت میں مولا علیؑ کی مدح سرائی ہے۔ اس مسدس کی خوبی یہ ہے کہ اس میں خطیب منبر سلونی کے خطبات کو منظوم کیا گیا ہے۔مولا علی نے اکثر موقعوں پر فی البدیہہ ایسے خطبات ارشاد فرمائے کہ جن میں کوئی نقطہ نہیں تھا۔ کچھ خطبات بے الف کے بھی ہیں جو مولائے معجز بیان نے ارشاد فرمائے۔ عباس رضا نیر نے بھی یہ کمال کیا ہے کہ بے نقط خطبے کو بے نقط ہی منظوم کیا ہے اور بغیر الف والے خطبہ کو الف کا استعمال کئے بغیر نظم کیا ہے۔ اس کے علاوہ نیر نے ایسے بند بھی نظم کئے جن میں ان حروف کا استعمال ہے جن کے نقطے اوپر ہیں۔ کچھ بند ایسے ہیں جن میں ان حروف کا استعمال کیا گیا ہے، جن

شاعری کے ابتدائی زمانے میں موصوف مشاعروں میں نظامت بھی کیا کرتے تھے، ساتھ ہی مشاعروں سے ملنے والی قلیل رقم سے اپنی آگے کی تعلیم کو جاری رکھا۔مشاعروں میں انہیں اکثر لوگ "نیر جلال پوری" کے نام سے زیادہ جانتے ہیں۔ویسے جلال پور اُردو ادب خاص کر شاعری کے حوالے سے بڑا ہی زرخیز رہا ہے۔اس سر زمین پر اُردو کے بڑے بڑے شاعر پیدا ہوئے جنھوں نے شاعری بالخصوص مشاعروں کی دنیا میں علاحدہ پہچان قائم کی۔ڈاکٹر عباس رضا نیر نے "دریچہ" میں اپنی پہلی ملازمت بہ طور اسسٹنٹ پروفیسر اُردو، مہاراجہ ہریش چندر پی جی کالج مراد آباد میں کرنے اور وہاں کے لوگوں، خاص طور پر روہیلہ پٹھانوں کے خلوص، مہمان نوازی اور ایثار و قربانی کے جذبے کا تذکرہ بھی ببانگ دہل کیا ہے۔

کے نقطے نیچے ہوتے ہیں۔اوپر کے نقطوں والے حروف کے استعمال کا نمونہ۔

تھا خشک تخم عشق اگا لہلہا اٹھا
صحن شعور و عقل و خرد کنمنا اٹھا
دشت ترنگ و رنگ و رمق سنسنا اٹھا
روشن ہوا زمانہ شفق تمتما اٹھا
احمد کو خانہ زاد ملا کردگار کا
ہونا تھا سرفراز علم ذوالفقار کا

نیچے کے نقطوں والے حروف کا استعمال۔

آئی سحر جو باد بہاری لئے ہوئے
اک ملگجے اجالے کی دھاری لئے ہوئے
بلبل کے راگ پھولوں کی کیاری لئے ہوئے
سلمائے گل ادا کی عماری لئے ہوئے
ہر سو گلاب کھل اٹھے باد صبا چلی
بالیدہ روح ہو گئی ایسی ہوا چلی

عباس رضا نیر کے اس منظوم شاہکار کو الہام کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔اگر عباس رضا نیر تحقیق، تنقید، ترجمہ کے شعبے میں کوئی کارنامہ انجام نہ بھی دیتے تب بھی مسدس الہام' ان کو اردو ادب میں زندہ جاوید بنانے کے لئے کافی ہے۔

جہاں تک عباس رضا نیر کی سلام نگاری کا تعلق ہے ان کے سلاموں میں دونوں صفتیں موجود ہیں یعنی ان میں منقبت بھی ہے اور رثائیت بھی. سلاموں کا مجموعہ " تشنگی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اور ایک دوسری تصنیف "دریا چودہ لہروں" کا میں بھی کچھ سلام موجود ہیں. اگر ان کا انداز دیکھیں تو غزل کا جمالیاتی اہتمام بھی ہے. مثلا

موتی، جگنو، شمع، تارا، چاند، سورج، انقلاب
آنسوؤں سے بڑھ کے کوئی استعارہ ہے کہاں
اپنے اشکوں میں نہا کر اک ندامت کی کرن
پوچھتی ہے رات سے سورج کا خیمہ ہے کہاں

یہاں حضرت حرؑ کی ندامت کا ذکر ہے اور امام حسینؑ کو سورج کہا گیا ہے

کچھ اور بہترین مثالیں
زمیں پر ہو رہا ہے قتل سورج
زمانے میں اندھیرا چھا رہا ہے
یا شب ہجرت علیؑ کی نیند دیکھی وقت نے
یا شب عاشور دیکھا جاگنا عباسؑ کا
ختم کردی حضرت قاسمؑ نے تلخی حیات
موت میٹھی ہو گئی تعویذ جب کھولا گیا

اپنی زندگی کے چار موسموں (سردی، گرمی، برسات اور موسم بہار) پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔دریچہ، ویسے تو نثری نظم میں تحریر کیا گیا ہے لیکن اس میں بھی وہی لطف اور نغمگی ہے جو موصوف کی غزلوں اور نظموں میں موجود ہے۔اپنی بات کو موصوف نے کتنے دل کش انداز میں (نثری نظم) بیان کیا ہے اس کا اندازہ اس اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے:

"موجہ خونِ جگر تو ہی بتا!....لوح دل پر نئے حالات، نئے عہد، نئے درد کا ماتم لکھوں .... زندگی تجھ کو سجانے کے لیے دنیا میں۔چار موسم ہیں یقیناً لیکن، جانے کیوں ہوتا ہے محسوس کہ انسانوں سے، چاروں موسم ہی خفا ہوں جیسے۔کسی موسم کی کسی شاخ، کسی پھول، کسی پتے پر، کوئی بھی رنگ نہیں کھلتا ہے۔آنچ دیتا ہوا احساس سوالی ہے کروں کیا آخر.....؟ دھوپ کو شبنم لکھوں....؟ یا کوئی پانچواں موسم لکھوں.....؟

(آہٹ پانچویں موسم کی، عباس رضا نیر، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی، 2016 صفحہ 14 تا 15)

ان کی یہ شعری کاوش کسی بڑے شاعر یا ان کے کلام کی اتباع نہیں ہے۔موصوف کے دل میں یہ خیال بھی نہیں ہے کہ اس شعری مجموعے کی وجہ سے ان کا نام ونمود ہو۔موصوف کو اس مجموعے کی تشہیر سے بھی کوئی لینا دینا نہیں۔بل کہ ان تمام باتوں کے مدنظر موصوف نے یہ کہا ہے کہ میرا کوئی ارادہ میر، سودا، مومن، غالب، درد، اقبال، جوش، فانی، جگر، حسرت، آتش، فیض، جون، عرفان صدیقی اور ناصر کاظمی جیسے جلیل القدر شاعروں کے رنگ میں رنگ کر شاعری کرنے کا نہیں ہے۔موصوف کا ارادہ تو بس اپنے دل میں جذباتوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو قلم بند کرنے کا ہے۔یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ ان کی شاعری نے قاری کے دل میں کتنی جگہ بنائی اور ان کی شاعری سے اُردو ادب کو کتنا فائدہ ہوا؟ اپنی شعری جہات اور کاوشوں کے بارے میں عباس رضا نیر رقم طراز ہیں:

"اپنے ہاتھوں میں قلم لے کے میں سوچتا ہوں، یہ میرے اپنے جو غم ہیں وہ کہاں ایسے ہیں، خود جن کی میں تشہیر کروں؟، وہ سلیقہ ہی کہاں مجھ میں کہ میں پیروی میر کروں، نہ وہ سودا کا ہے آہنگ نہ مومن کی ہے شوخی مجھ میں اور غالب کی ظرافت بھی مرے پاس نہیں، فلسفہ شعر میں اقبال کا لاؤں کیسے؟ درد کے جیسا تصوف نہ جگر جیسا گداز، جوش کا رنگ مرے پاس نہ فانی کی وہ حسرت نہ وہ آتش کی مرصع سازی، فیض کی، جون کی ناصر کی نئی شعری روایت بھی مرے پاس نہیں، نمک خوانِ تکلم جو ہوا کرتی تھی، وہ فصاحت بھی مرے پاس نہیں، جس کی ہیبت سے لرزا اٹھتا تھا الفاظ کا رن، وہ بلاغت بھی مرے پاس نہیں.....افتخار عارف اور عرفان کے لہجے کی روایت جو ہے طارق کی اساس..... شکر ہے تھوڑی بہت ہے مرے پاس۔مگر اس کو ف؟ بیعت میں بھی حرکتے ہیں؟ کون دے سکتا ہے انکار کا ساتھ؟

(آہٹ پانچویں موسم کی، عباس رضا نیر، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی، 2016 صفحہ 21)

مٹی کے بعد شاعر نے اپنی شاعری میں "پانی جیسی انمول شے کو خاص ترجیح دی ہے۔کیا ہم پانی کے بغیر اپنی زندگی میں کوئی پل محسوس کر سکتے ہیں؟ عباس رضا نیر نے اسی نقطہ؟ نظر کے تحت ماحولیات سے انسانی چھیڑ چھاڑ نہ کرنے کی تلقین کی اور پانی اور زندگی کے رشتے میں جو طلاطم دکھائی دیتا ہے اسے فلسفیانہ انداز میں قارئین کے سامنے پیش کیا۔اس نظم کو پڑھ کر ہمیں حضرت نوحؑ کی کشتی اور دنیا کے از سر نو آباد ہونے کے تاریخی قصے کی یاد آ جاتی ہے۔پانی کو انھوں نے ایک علامتی استعارے کے طور پر بھی استعمال کیا ہے۔واقع؟ کربلا میں پانی کی عدم دستیابی کے سبب نواسہ؟ رسول کا خیمہ پیاسا رہ گیا تھا۔اس نظم میں اس تاریخی واقعے کا بھی علامتی طور پر ذکر کیا گیا ہے۔موصوف "کشتی بہتی جائے" میں ان تاریخی واقعات کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اندر پانی، باہر پانی، پانی چاروں اور
خوب مچائے شور
پانی ہی پانی ہے، پانی کی لہروں پر کشتی بہتی جائے
فنابقا کی ایک سی لے پر مانجھی گیت سنائے
برس رہی ہے حد نظر تک ایک گھٹا گھنگھور
جس کا اور نہ چھور

اسی طرح اپنی نظم "شجر کٹا تو ہری ٹہنیاں نکل آئیں" میں موصوف نے ایک زندگی کے ختم ہونے کے بعد دوسری زندگی کے شروع ہونے کے دبیز فرق کو عمیق انداز میں سمجھایا ہے۔در اصل یہ غزلیں اور نظمیں موصوف کا ماحولیات سے لگاؤ اور شغف کی جانب واضح اشارہ کر رہی ہیں۔نظم "پیپل" میں گاؤں دیہات کی باتوں کے علاوہ جاڑا، گرمی، بسنت بہار، پگڈنڈی کے علاوہ چرندوں اور پرندوں کے آشیانوں کی بات کی گئی ہے۔گاؤں، دیہات میں رہنے والے افراد اس درخت کی اہمیت اور افادیت سے بہ خوبی واقف ہیں۔انھیں معلوم ہے کہ پیپل کا درخت ان کی زندگیوں کو کس طرح متاثر کرتا ہے۔اسی شجر سایہ دار کے نیچے گاؤں کے لوگ اپنے مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔پیپل کے درخت کو ہندستان کا ایک بڑا طبقہ پوجتا ہے۔اسی درخت کے نیچے مہاتما بدھ کو "گیان" حاصل ہوا تھا۔ماحولیات سے متعلق ان کی یہ نظم ایک بہترین نظم ہے۔نظم کا ایک بند ملاحظہ کیجیے:

جاڑا، گرمی، بسنت، بہار کوئی موسم ہو
ذات پات کے بھید بھاؤ سے اُٹھ کر میں نے
گاؤں کو دی ہے چھاؤں
پگڈنڈی سے سڑک کے جوڑنے والے موڑ پہ
کھڑے کھڑے دیکھے ہیں میں نے
دکھ سکھ کے برہا کے ملن کے کیسے کیسے موڑ
تتلی، بھونرا، طوطا، مینا، کوئل، فاختہ، گوریا اور چیل سبھی
کو میں نے دیے بسیرے

(جاری)

☆☆☆☆

سیتاپور اسپتال کا ٹراما سینٹر 7 سال سے کیوں بند ہے

کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے وزیر اعظم سے پوچھے سات سوال

نئی دہلی۔ کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے مودی حکومت پر حملہ کیا ہے اور پی ایم مودی سے کئی سوال پوچھے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر لکھا، ''وزیر اعظم اتر پردیش کے اٹاوہ اور دھوراہرا کے دورے پر ہیں۔ آج اس سے ہمارے سوالات: سیتا پور اسپتال کا ٹراما سینٹر 7 سال سے کیوں بند ہے؟ کیا وزیر اعظم کا ٹماٹر۔ پیاز۔ آلو (ٹی او پی) کو ترجیح دینے کا وعدہ بھی ایک جملہ تھا؟ یوپی میں گنے کی قیمتیں بہت کم کیوں ہیں؟'' 'جملوں' کی تفصیل دیتے ہوئے کانگریس لیڈر نے لکھا، ''سیتا پور ضلع اسپتال کا ٹراما سینٹر 7 سال سے خالی پڑا ہے۔ یہ عمارت پچھلی ریاستی حکومت کے دور میں تعمیر کی گئی تھی لیکن بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد سے اسے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ مریضوں کو اکثر علاج کے لیے لکھنؤ جانا پڑتا ہے۔ بی جے پی حکومت عوام کی زندگیوں کو کیوں خطرے میں ڈال رہی ہے؟ گزشتہ 7 سالوں سے ٹراما سینٹر کی حالت خراب کیوں ہے؟'' انہوں نے لکھا، ''یوپی میں آلو کے کسانوں کو پچھلے کچھ سالوں میں قیمتوں میں زبردست اتار چڑھاؤ کی وجہ سے مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اتر پردیش ہندوستان کی سب سے زیادہ آلو پیدا کرنے والی ریاست ہے۔ پچھلے سال، ایسی خبریں آئی تھیں کہ اٹاوہ، فرخ آباد، قنوج اور اوریہ جیسے علاقوں میں آلو کے کاشتکاروں کو بمپر پیداوار کی وجہ سے ریاستی حکومت کی کم از کم قیمت سے کم قیمت پر اپنی پیداوار فروخت کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ کسانوں کو صرف 500 روپے فی کوئنٹل کے حساب سے پیسے مل رہے تھے، جو ان کی 1200-1400 روپے فی کوئنٹل کی پیداواری لاگت کے نصف سے بھی کم ہے۔ 2018 میں، پی ایم نے ایک بڑا وعدہ کیا تھا کہ ٹماٹر، پیاز اور آلو (ٹی او پی) ان کی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اس اعلیٰ وعدے کا کیا ہوا؟ کیا یہ کوئی اور کیچ فریس تھا؟ بی جے پی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا کر رہی ہے کہ یوپی کے آلو کاشتکاروں کو ان کی پیداوار کی مستقل اور مناسب قیمتیں ملیں؟'' انہوں نے لکھا، ''وزارت زراعت کے مطابق، اتر پردیش ہندوستان کی سب سے بڑی گنے پیدا کرنے والی ریاست ہے۔ اس کے باوجود بی جے پی حکومت نے کسانوں کے گنے کی قیمتوں میں اضافے کے مطالبات کو مسلسل نظر انداز کیا ہے۔ یوپی میں قیمت صرف 360 روپے فی کوئنٹل ہے، جو پنجاب میں 386 روپے فی کوئنٹل اور ہریانہ میں 391 روپے فی کوئنٹل سے بہت کم ہے۔ قیمتوں میں جو اضافہ ہوا ہے وہ مہنگائی کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ کھادوں اور کیڑے مار ادویات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے کسان مشکلات کا شکار ہیں۔ پچھلے تین سالوں میں، زیر کاشت رقبہ میں بھی تقریباً 4000 ہیکٹر کی کمی ہوئی ہے، جو اب یوپی کی شوگر ملوں کے لیے مسائل کا باعث بن رہی ہے۔ گنے کی قلت کے باعث ملیں کسانوں کو وقت پر ادائیگی نہیں کر پا رہی ہیں۔ بہت سے لوگوں کو خدشہ ہے کہ ملیں مستقل طور پر بند ہو سکتی ہیں۔ یہ شیطانی چکر گنے کے کسانوں اور مل مزدوروں کی روزی روٹی کو خطرہ بنا رہا ہے لیکن بی جے پی حکومت کچھ کرتی نظر نہیں آ رہی ہے۔ کیا وزیر اعظم ہمیں بتا سکتے ہیں کہ بی جے پی نے یوپی کی شوگر انڈسٹری کی حالت زار کو کیوں نظر انداز کیا؟''

کرناٹک کانگریس نے راہل گاندھی و سدارامیا کی اینیمیٹڈ ویڈیو کے خلاف جے پی نڈا و امیت مالویہ کے خلاف درج کرائی شکایت

کرناٹک بی جے پی کی جانب سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو سے متعلق ریاست میں تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ کانگریس نے اس ویڈیو کے حوالے سے بی جے پی صدر جے پی نڈا اور پارٹی کے سوشل میڈیا انچارج امیت مالویہ نیز کرناٹک بی جے پی کے صدر بی وائی وجیندر کے خلاف الیکشن کمیشن میں شکایت درج کرائی ہے۔ اپنی شکایت میں کانگریس نے کہا ہے کہ ویڈیو میں وزیر اعلیٰ سدارامیا اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو غلط طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ چیف الیکٹورل آفیسر کو لکھے گئے خط میں کانگریس نے کہا ہے کہ کرناٹک بی جے پی کے ذریعہ شیئر کردہ ویڈیو میں مبینہ طور پر درج فہرست ذاتوں اور قبائل (ایس سی۔ایس ٹی) کے لوگوں کو کسی خاص امیدوار کو ووٹ نہ دینے کے لیے ڈرایا گیا ہے۔ یہ ایس سی/ایس ٹی کمیونٹی کے لوگوں کے خلاف دشمنی، نفرت اور بدنیتی کا احساس پیدا کرنے کی نیت سے کیا گیا ہے۔ اس ویڈیو کو لے کر سوشل میڈیا پر کافی تنازعہ پیدا ہو رہا ہے۔ کانگریس نے اپنی شکایت میں مزید کہا ہے کہ کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو ویڈیو میں اینیمیٹڈ (متحرک) طریقے سے دکھایا گیا ہے جو کہ ماڈل ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی ہے۔ یہی نہیں بلکہ دونوں لیڈروں کی مدد سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کانگریس پارٹی ایک خاص مذہب کے لوگوں کی حمایت کر رہی ہے اور ایس سی/ایس ٹی اور او بی سی طبقہ کے لوگوں کو دبا رہی ہے۔ کرناٹک بی جے پی نے ہفتہ (4 مئی) کی شام کو یہ ویڈیو پوسٹ کیا ہے۔ چیف الیکٹورل آفیسر کو یہ خط کرناٹک پردیش کانگریس کمیٹی کے میڈیا اور کمیونیکیشن ہیڈ رمیش بابو نے لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے بی جے پی کی جانب سے پوسٹ کی گئی ویڈیو کا اسکرین شاٹ بھی اٹیچ کیا ہے۔ ساتھ ہی یہ سوال بھی اٹھایا گیا ہے کہ ایسی ویڈیو اپ لوڈ کرنے کی اجازت کیسے دی گئی؟ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بی جے پی اور امیت مالویہ ہمیشہ ایسی نفرت انگیز پوسٹ کرتے رہتے ہیں۔

للت پور تھانہ میں نابالغ کی عصمت دری

سپریم کورٹ نے ملزم تھانہ انچارج کی ضمانت منسوخ کر کے عدالتی تحویل میں بھیجنے کا حکم صادر کیا

نئی دہلی، 5 (یو این آئی) سپریم کورٹ نے اتر پردیش کے للت پور ضلع کے تھانے میں تیرہ سالہ دلت نابالغ لڑکی کے ساتھ عصمت دری کے ملزم تھانہ انچارج کو ضمانت دینے کے الہ آباد ہائی کورٹ کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے اور ملزم کو خود سپردگی کرنے اور جیل بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ سپریم کورٹ کا یہ حکم ایسوسی ایشن فار وولنٹری ایکشن کی طرف سے دائر کردہ ایک عرضی پر آیا ہے، جسے بچپن بچاؤ آندولن (بی بی اے) کے نام سے جانا جاتا ہے، جس نے ایک اجتماعی عصمت دری کی شکار نابالغ لڑکی کے معاملے میں ملزم کو ضمانت دینے کے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف عدالت عظمیٰ سے رجوع کیا تھا۔ جسٹس اے ایس جسٹس بوپنا اور جسٹس سنجے کمار کی ڈویژن بنچ نے کہا، ''یہ ایک بہت سنگین صورتحال ہے جہاں اجتماعی عصمت دری کا شکار ہونے والی ایک لڑکی انصاف کے حصول کے لیے تھانے پہنچی اور الزام یہ ہے کہ اسٹیشن انچارج نے اس کی تھانے میں عصمت دری کی۔'' عدالت نے ملزم کو مشروط ضمانت دینے کے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو رد کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے کو سرسری نظر سے دیکھنے کے بجائے سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مرحلے پر ہمیں ملزم کو ضمانت دینے کے فیصلے کو درست ثابت کرنے کی کوئی وجہ یا منطق نظر نہیں آتی۔'' ڈویژن بنچ نے ریاست جھارکھنڈ بمقابلہ سندیپ کمار کے معاملے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں بھی عدالت نے ایک پولیس اہلکار کے تئیں کوئی نرمی نہیں برتی، جس پر ایک عام آدمی کے ساتھ اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرنے کا الزام لگایا گیا تھا، جب کہ وہاں کوئی گھناؤنا جرم بھی نہیں تھا۔ ڈویژن بنچ نے اپنے 3 مئی کے حکم میں کہا کہ ''للت پور کیس میں ایک خوفناک صورتحال ہے جہاں نابالغ اجتماعی عصمت دری کا شکار انصاف کی تلاش میں تھانے پہنچی اور ملزم اسٹیشن انچارج نے دوبارہ پولیس اسٹیشن میں ہی اس کے ساتھ وہی گھناؤنا جرم کیا۔'' پولیس افسر کی درخواست ضمانت مسترد ہونے کو فوجداری نظام انصاف کے لیے اہم قرار دیتے ہوئے بچپن بچاؤ آندولن کے سینئر وکیل اور وکیل ایچ ایس پھولکا نے کہا کہ سپریم کورٹ نے بہت واضح پیغام دیا ہے کہ اگر قانون نافذ کرنے والے پولیس اہلکار خود جرائم میں ملوث پائے گئے تو ان کے ساتھ کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی۔ بچپن بچاؤ آندولن نے بچوں کی دیکھ بھال اور تحفظ کے لیے بنائے گئے قوانین پر عمل درآمد کرنے میں سرکاری حکام کی بری طرح ناکامی کو اجاگر کرتے ہوئے آرٹیکل 32 کے تحت عرضی دائر کی تھی۔ درخواست میں جنسی استحصال سے متعلق مقدمات کے التوا اور متاثرین کے قانونی حقوق سے سمجھوتہ کرنے کا معاملہ اٹھایا گیا۔ عرضی میں دلت نابالغ لڑکی کی اجتماعی عصمت دری کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ اس معاملے میں پانچ ماہ تک کوئی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی۔ پانچ ماہ بعد ان مجرموں نے لڑکی کے ساتھ دوبارہ اجتماعی عصمت دری کی۔ اس کے بعد جب لڑکی رپورٹ درج کرانے تھانے پہنچی تو پولیس ایف آئی آر درج کرنے کا اپنا بنیادی فرض ادا کرنے میں ناکام رہی۔ اتنا ہی نہیں تھانہ انچارج نے متاثرہ کے ساتھ تھانے میں زیادتی کر کے اس کے درد میں کئی گنا اضافہ کر دیا۔ اس کے بعد متاثرہ لڑکی اور اس کے اہل خانہ کو مسلسل دھمکیاں ملتی رہیں اور انہیں ہراساں کیا جاتا رہا۔ ان غیر انسانی مظالم کی وجہ سے بچی کی تعلیم متاثر ہوئی اور وہ 10 ماہ تک اسکول نہ جا سکی۔ بچپن بچاؤ آندولن کی اس درخواست کے بعد متاثرہ کو ایک بورڈنگ اسکول میں داخل کرایا گیا جہاں وہ ایک بار پھر سے تعلیم شروع کرنے کے قابل ہو گئی۔ یہ اطلاع بچپن بچاؤ آندولن کی ایک پریس ریلیز میں دی گئی۔

مودی واشنگ مشین میں کرپشن کے داغ دھل رہے ہیں: اے اے پی

نئی دہلی، 05 مئی (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو دنیا کی سب سے بدعنوان پارٹی قرار دیتے ہوئے اتوار کو کہا کہ مودی واشنگ مشین میں بدعنوانوں کے داغ دھل رہے ہیں اے اے پی نے آج یہاں راجندر نگر میں 'جیل کا جواب ووٹ سے' مہم کے تحت واک تھون کا اہتمام کیا اس دوران اے اے پی کے ایم پی سنجے سنگھ نے کہا کہ ''لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کا واک تھون ایک بہت اچھا طریقہ ہے ہم عوام کے درمیان جا کر بتا رہے ہیں کہ کس طرح 2014 کے بعد مودی کی واشنگ مشین بی جے پی کے ساتھ گٹھ جوڑ کر، ان کا سہارا لے کر اور انہیں وزیر بنا کر ملک بھر میں بدعنوانوں کے کرپشن کے داغ دھو رہی ہے۔ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔ وزیر اعظم نے خود اشوک چوہان سے کہا کہ وہ کارگل کی بیواؤں کے فلیٹس کے پیسے کھائے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ ''وزیر اعظم نے کہا کہ اجیت پوار نے 70 ہزار کروڑ روپے کا آب پاشی گھپلہ کیا۔ وزیر اعظم نے خود پرفل پٹیل کے لیے کہا کہ ان کے اقبال مرچی سے تعلقات ہیں جو داؤد ابراہیم کا آدمی ہے۔ وزیر اعظم نے ایسے لوگوں کو اپنی پارٹی میں شامل کیا ہے۔ آسام کے وزیر اعلیٰ ہمانتا بشوا نے سرما پر گھپلے کا الزام لگاتے ہوئے کتابچہ جاری کیا۔ اس کے بعد وہ انہیں بی جے پی میں ضم کر کے وزیر اعلیٰ بنا دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے رشوت لی اور انتخابی بانڈز کے ذریعے کاروبار کیا۔ جن کمپنیوں سے رشوت لی گئی انہیں مودی حکومت نے تین لاکھ آٹھ کروڑ روپے کے ٹھیکے دیئے ہیں۔ ان کمپنیوں پر انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) اور سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) نے چھاپے مارے اور ان سے رشوت لی گئی۔ بی جے پی نے اتنی بدعنوانی کی ہے کہ وہ بدعنوانی کے معاملے میں جہنم میں داخل ہو گئی ہے۔ دنیا کی سب سے کرپٹ پارٹی کا نام بی جے پی ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی دنیا کے سب سے بڑے کرپٹ لیڈر کے طور پر سامنے آئے ہیں، جو بدعنوانوں کے سرپرست ہیں۔ ایک فلم علی بابا 40 چور تھی جس میں وزیر اعظم مودی بھی اسی کردار میں ہیں۔ اے اے پی کے دہلی ریاستی کنوینر گوپال رائے نے کہا کہ ''بی جے پی نے زبردست اکثریت کے ساتھ منتخب ہونے والے دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو بغیر کسی ثبوت کے انتخابات کے درمیان جیل میں ڈال دیا ہے۔ دہلی کے نوجوانوں، خواتین اور بزرگوں سمیت سماج کا ہر طبقہ وزیر اعلیٰ کی گرفتاری سے انتہائی غمزدہ ہے۔ دہلی کے لوگ پوچھ رہے ہیں کہ ان کے کام کی بنیاد پر ووٹ مانگنے کے بجائے بی جے پی نے ایک کام کرنے والے وزیر اعلیٰ کو اٹھا کر جیل میں کیوں ڈال دیا؟ آج دہلی کے کونے کونے سے ایک ہی آواز اٹھ رہی ہے کہ بی جے پی کی اس آمریت کو ہٹانا ہے اور اس بار کام کرنے والے ممبران پارلیمنٹ کو منتخب کر کے پارلیمنٹ میں بھیجنا ہے۔ کابینی وزیر سوربھ بھاردواج نے نوجوانوں کو مودی واشنگ مشین کے معجزاتی خصوصیات کا ڈیمو بھی دیا۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم مختلف جگہوں پر مودی کی واشنگ مشین کا ڈیمو دکھاتے ہیں اور لوگوں کو بتاتے ہیں کہ کس طرح کرپٹ لوگوں کو اس مشین میں ڈال کر صاف رکھا جاتا ہے۔ بی جے پی اور مسٹر مودی پچھلے کئی سالوں سے کرپشن پر بڑی بڑی تقریریں کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم اور بی جے پی لیڈر دیویندر فڈنویس نے اجیت پوار پر 70 ہزار کروڑ روپے کی بدعنوانی کا الزام لگایا تھا۔ مسٹر پوار

افسران کا دعویٰ کہ حج سستا ہو گیا ہے، آدھا سچ: نوشاد اعظمی

نئی دہلی، 5 اپریل (یو این آئی) حج کمیٹی آف انڈیا کے سابق ممبر حافظ نوشاد احمد اعظمی نے گزشتہ دنوں وزارت ایک افسر کے اس بیان پر کہ اس بار حج کا کرایہ مختلف جگہوں سے محکمہ کی وزیر محترمہ اسمرتی ایرانی کی بہت محنت اور کوششوں سے حج 2024 سستا ہو گیا ہے، دعویٰ کیا کہ افسران وزیر کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں حافظ نوشاد احمد اعظمی جو برسوں سے ملک کے عازمین کو سہولت دلانے کے لیے مختلف طریقوں سے اپنے رفقا کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں۔ انھوں نے آج 2023 اور حج 2024 کے اخراجات کا سرکلر میڈیا کو بھیجتے ہوئے اپنے بیان میں کہا کہ بے حد افسوس کی بات ہے کہ وزارت کے افسران پوری طرح اس سلسلے میں عوام کے سامنے سچائی نہ رکھ کر وزیر کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مسٹر اعظمی نے کہا کہ یہ سچ ہے کہ لکھنؤ سے 21 ہزار روپے امسال 2023 کے مقابلہ کم ہے یہی دہلی سے 14 ہزار کم ہے کلکتہ سے 17 ہزار روپے کم ہے احمد آباد سے 40 ہزار کم ہے اور بھوپال سے 15 ہزار کم ہوا ہے مگر اس کے برعکس ممبئی سے 17 ہزار روپے زیادہ ہو گئے ہیں سری نگر سے 10 ہزار روپے زیادہ ہو گئے ہیں حیدرآباد سے 29 ہزار اور گوہاٹی سے 26 ہزار، گیا سے 11 ہزار اندور اور کالی کٹ سے 20/20 ہزار روپے اور بنگلور سے 40 ہزار روپے جے پور سے 4 ہزار روپے کرایہ بڑھ گیا ہے اس طرح حیرت کی بات ہے کہ 2023 میں خود ہی ریکارڈ مہنگا کرایہ اور پورا حج مہنگا تھا جس سے پوری طرح یہ ثابت ہے کہ انتظامی امور کے ذمہ داروں نے حج 2024 کو سستا اور مثالی بنانے کے لیے کوئی سنجیدہ کوششیں نہیں کیں۔ اگر وزیر محترمہ سنجیدہ ہوتیں تو فی حاجی ۱۰ ہزار روپے سے زائد جی ایس ٹی اور ایئرپورٹ ٹیکس کو اس سفر سے مستثنیٰ کرا دیتیں جو انھوں نے نہیں کیا۔ مسٹر اعظمی نے دعوے کے ساتھ کہا کہ ہم نے جولائی 2023 سے ہی حج 2024 کو مثالی بنانے کے لیے وزارت کو کئی خطوط لکھے تھے جس کی حمایت میں خصوصی طور سے اتر پردیش کے دانشوروں اور علماؤں نے ہمارے مطالبات کی پرزور حمایت کی تھی۔ مسٹر اعظمی نے کہا کہ ہم حج پر کوئی سیاست نہیں کرتے ہمارے مطالبات میں کچھ چیزیں 2024 کے لیے حکومت نے تسلیم کی ہیں جیسے محرم کوٹہ کی پانچ سوسیٹیں جو عدالت عظمیٰ نے الاٹ کی تھیں 2023 میں ختم کر دی گئی تھیں 2024 میں اسے وزارت نے پھر سے بحال کیا ہے خادم الحجاج 2023 میں 446 حاجی پر ایک گئے تھے وہ بھی گورنمنٹ ملازمین تھے ہمارا یہ سخت مطالبہ تھا کہ قدیمی روایت کے تحت 150 عازمین پہ ایک خادم الحجاج بھیجا جائے اور گورنمنٹ اور سیمی گورنمنٹ دونوں کے ملازمین کو بھی شامل کیا جائے جو 2024 میں 2 سو عازمین پہ ایک خادم الحجاج کا انتخاب ہوا ہے اور گورنمنٹ اور سیمی گورنمنٹ دونوں ملازمین کو موقع دیا گیا ہے اس سے عازمین حج کو سہولت ملے گی۔ مسٹر اعظمی نے کہا کہ حکومت کے افسران یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ مدینہ شریف میں سو فیصد ہمارے حاجی مرکزیہ علاقہ میں رہیں گے جو مسجد نبوی سے قریب ہے اب اس دعویٰ کی سچائی کا پتہ عازمین کے وہاں پہنچنے پر چلے گا۔ انھوں نے مکہ میں رہائش کے لیے صرف عزیزیہ کیٹیگری رکھنے پر بھی وزارت کی تنقید کی اور کہا کہ گرین کیٹیگری میں جو عازمین رہنا چاہتے ہیں ان سے یہ سہولت چھین لی گئی ہے۔ انھوں نے کہا اب حج 2024 کے انتظامات تقریباً مکمل ہو گئے ہیں اور ہمیں بے حد افسوس ہے کہ ہماری پوری تجویز کو وزارت نے تسلیم نہیں کیا ہے جس سے حج 2024 بھی سستا اور اچھا کرنے کا دعویٰ بھی کھوکھلا ثابت ہو سکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس سلسلے میں دو تجویز ہماری بہت اہم تھی 21 سو سالہ قدیمی روایت کے تحت ایئرپورٹ پر دیا جانا چاہیے جس سے ملک کے دیہی علاقوں کے حاجیوں کو بڑی پریشانیوں سے بچایا جا سکتا تھا اور وزیر اور وزارت اگر حج سستا کرنے کے لیے سنجیدہ ہوتے تو ہمارے شدید مطالبے پر معلم فیس کم کرانے کی کوشش کرتے۔ انھوں نے پرعزم طریقہ سے کہا کہ ملک میں کوئی حکومت ہو انتظامی امور جس کے ہاتھ میں ہوں گے ہم عازمین حج کے مسائل حل کرانے کے لیے ہر طرح سے حکومت کی توجہ دلاتے رہیں گے۔

ہندوستان ایک سیکولر اور جمہوری ملک ہے اس ملک کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے متحد ہو کے ووٹ ڈالیں: ڈاکٹر حافظ کرناٹکی

کرناٹک۔ انجمن اسلام جامع مسجد شکاری پور میں بروز اتوار بتاریخ 5 مئی 2024 کو ایک مجلس منعقد کی گئی۔ تاکہ صلاح مشورہ سے ووٹ ڈالنے کے بارے میں لوگوں کو متحد کیا جا سکے تاکہ ووٹ بکھرے نہیں۔ اس موقع سے خطاب کرتے ہوئے انجمن اسلام جامع مسجد شکاری پور کے صدر شاعر و ادیب ڈاکٹر حافظ کرناٹکی نے کہا کہ ۔ہندوستان ایک سیکولر اور جمہوری ملک ہے۔ کسی ملک کے سیکولر اور جمہوری ہونے کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ وہاں کی عوام باشعور ہے۔ عزت نفس کی دولت سے مالا مال ہے۔ آزادی، انصاف، بھائی چارہ، اور یکجہتی پر ایمان رکھتی ہے۔ حق رائے دہندگی کی آزادی اور طاقت کی قدر کرتی ہے۔ جمہوریت اور سیکولرزم کی روح عوام ہے اور عوام کی طاقت ووٹ ہے۔ ووٹ کسی بھی جمہوری اور سیکولر ملک کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ ہندوستان کے سیکولر اور جمہوری کردار کا لوہا ساری دنیا مانتی تھی۔ مگر پچھلے ایک دہائی سے اس ملک کے وقار کو شدید نقصان پہونچا ہے۔ جمہوریت کے چہرے دھندلا گئے ہیں۔ سیکولرزم کا کردار مسخ ہو گیا ہے، ہمارے ٹاپ کے لیڈروں اور رہنماؤں نے مذہبی منافرت اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو بڑھاوا دیا ہے۔ ایک بڑی اقلیت کی حق تلفی پر اپنے تخت کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔ دنیا بھر میں ہمارے ملک عزیز کی شان پر بٹہ لگا ہے۔ ملک و قوم کی ترقی کو بھلا کر صرف اپنی حکومت کو مضبوط کرنے کے لیے ملک اور قوم کے اتحاد کو داؤ پر لگا دیا گیا ہے۔ حکومت کے باوقار شعبوں کے وقار کو مجروح کیا گیا ہے۔ ایسی حالت میں یہ بے حد ضروری ہو جاتا ہے کہ تمام محبان وطن نہایت دل جمعی اور اتحاد کے ساتھ اپنے ووٹ کی طاقت کا استعمال کریں اور اپنے ملک کی قیادت ایسے ہاتھوں میں دیں جو ملک عزیز کے وقار کو بلند کرے، اس کے سیکولر کردار کو مضبوط کرے، اس کے جمہوریت کو قابل فخر بنائے۔ ووٹ بہت بڑی دولت اور طاقت ہے۔ ایک ایک ووٹ نہایت قیمتی ہے۔ صرف ایک ووٹ کی کمی اور بیشی سے حکومتیں بدل جاتی ہیں۔

دہلی کی تمام سات سیٹیں بڑے فرق سے جیتیں گے: بھجن لال شرما

نئی دہلی، 5 مئی (یو این آئی) راجستھان کے وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے اتوار کو مشرقی دہلی لوک سبھا حلقہ میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ضلع دفتر میں ایک جائزہ میٹنگ میں کہا کہ ان کی پارٹی دہلی کی تمام سات سیٹوں پر بڑے فرق سے کامیابی حاصل کرے گی اور وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن اور کارکنوں کی محنت کی وجہ سے یہ 400 کو پار کرے گی۔ مسٹر شرما نے آج یہاں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "2014 کے بعد عام لوگوں نے ناقص فلاحی اور ترقیاتی اسکیموں، سرحدوں کی حفاظت، دنیا میں ہندوستان کا بڑھتا ہوا فخر، دہشت گردی اور نکسل ازم سے آزادی کو دیکھا ہے۔ عوام نے یہ بھی دیکھا ہے کہ 2014 سے پہلے کیا ہوا کرتا تھا۔ عوام میں یہ یقین ہے کہ اگر کوئی ملک کو آگے لے جا سکتا ہے تو وہ وزیر اعظم نریندر مودی ہیں۔ اس لیے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے کارکن بھی پورے اعتماد کے ساتھ عوام کے درمیان جا کر بات کرتے ہیں۔ چیف منسٹر نے جائزہ میٹنگ کے دوران کہا کہ بی جے پی کارکنوں کو جو بھی ذمہ داری دی جاتی ہے وہ اسے پورا کرتے ہیں۔ کارکنان پوری جانفشانی سے مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کارکن بوتھ لیول تک سخت محنت کر رہے ہیں۔ اس کو دیکھ کر میں کہہ سکتا ہوں کہ مودی جی کے وژن اور کارکنوں کی محنت سے ہم 400 کو عبور کر لیں گے۔ مسٹر شرما نے کہا کہ راجستھانی باشندے ہمیشہ سے قوم پرستی، ثقافت اور خیالات سے جڑے رہے ہیں اور وہ اپنی مٹی کو نہیں بھولے ہیں۔ مہاجر راجستھانی کی بازگشت نہ صرف دہلی بلکہ پورے ملک میں ہے۔ قومیت کے نظریے سے وابستہ ہو کر، راجستھانی تارکین وطن ہمیشہ ریاست کے وقار کو بڑھانے کے لیے کام کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بی جے پی ایک مہذب پارٹی ہے، باقی کانگریس اور اپوزیشن پارٹیاں ذات پات اور خاندانی پارٹیاں ہیں، ان کا اپنا ایجنڈا ہے، ان کے ایجنڈے ذاتی سطح پر ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے پاس کوئی کامیابی نہیں ہیں۔ مسٹر شرما نے سوالیہ لہجے میں کہا، ××× میں کانگریس سے پوچھنا چاہتا ہوں، پرانے منشور کو دیکھو، کیا کبھی کوئی وعدہ پورا کیا ہے؟ ''صرف انتخابات کے دوران اپوزیشن اور کانگریس لوٹ کی بات کرتے ہیں۔'' اس موقع پر بی جے پی کارکنان اور پارٹی کے سینئر عہدیدار بشمول ضلع صدر سنجے گوئل موجود تھے۔

ہمارا مقصد پسماندہ مسلمانوں کو ہر میدان میں شرکت فراہم کرنا ہے: شارق

رانچی میں آل انڈیا پسماندہ مسلم مہاج کے دفتر کا افتتاح

رانچی۔ جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی میں آل انڈیا پسماندہ مسلم مہاج کے دفتر کی افتتاحی تقریب میں تنظیم کے کارگذار صدر شارق ادیب انصاری مہمان خصوصی کے طور پر دہلی سے رانچی پہنچے۔ اس موقع پر جھارکھنڈ کے ریاستی صدر ڈاکٹر کلیم انصاری نے اپنے کارکنوں کے ساتھ مہمان خصوصی کا شاندار استقبال کیا۔ دفتر کا افتتاح کرتے ہوئے مہمان خصوصی شارق ادیب انصاری نے کہا کہ آل انڈیا پسماندہ مسلم محض ایک سماجی تنظیم ہے، جس کا بنیادی مقصد پسماندہ مسلم سماج کی سماجی بہتری کے لیے مسلسل سوچنا اور کوشش کرنا ہے، جو انتہائی پسماندہ، نظر انداز اور وسائل کا شکار ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی نے پسماندہ برادری کے تئیں بات کر کے ایک مثبت پیغام دیا ہے، اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے تنظیم کے لوگوں کو پسماندہ کو برابری کا درجہ دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ معاشی، تعلیمی اور معاشرے میں اس کے لیے سنجیدہ اور موثر کوششیں کریں۔ اس موقع پر پروگرام میں موجود ڈاکٹر کلیم انصاری نے کہا کہ ہماری تنظیم ایک سماجی تنظیم ہے اور اس کا تعلق کسی سیاسی تنظیم سے نہیں ہے تاہم اگر کوئی سیاسی تنظیم پسماندہ برادری کے مفادات اور سیاسی شراکت کی بات کرتی ہے۔ پسماندہ مسلم کمیونٹی، پھر ہم اسے اپنی حمایت دینے پر ضرور غور کریں گے۔ تنظیم کے ریاستی انچارج ان۔ شفقت علی نے کہا کہ موجودہ ماحول میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مل کر معاشرے اور سیاست میں اپنا حصہ یقینی بنانے کے لیے موثر اقدامات کریں۔ افتتاحی تقریب میں محمد۔ اختر انصاری ریاستی کارگزار صدر، محمد اسرائیل جنرل سکریٹری جھارکھنڈ، مولانا عبدالرقیب میڈیا انچارج جھارکھنڈ، عالم میڈیا انچارج، محمد۔ آسین صدر گریڈیہ، محمد۔ اسلم انصاری نائب صدر گرڈیہ، عبدالحسین سکریٹری جھارکھنڈ، محمد۔ نسیم ضلعی صدر، عرفان ضلعی صدر، محمد۔ احسن سکریٹری وغیرہ پسماندہ کارکنان کثیر تعداد میں موجود تھے۔

بہار کے دو وزرائے اعلیٰ کی بیویوں نے پارلیمنٹ میں نصف آبادی کی آواز بلند کی

پٹنہ، 5 مئی (یو این آئی) بہار کے دو وزرائے اعلیٰ کی بیویوں نے لوک سبھا میں آدھی آبادی کی آواز بلند کی ہے۔ آزادی کے بعد اب تک بہار میں 23 وزیر اعلیٰ بن چکے ہیں۔ ان میں مسٹر کرشنا سنگھ، دیپ نارائن سنگھ، بنودا نند جھا، کرشنا بلبھ سہائے، مہامایا پرساد سنہا، ستیش پرساد سنگھ، بندیشوری پرساد منڈل، بھولا پاسوان شاستری، ہری ہر سنگھ، داروغہ پرساد رائے، کرپوری ٹھاکر، کیدار پانڈے، عبدالغفور، جگن ناتھ مشرا، رام سندر داس، چندر شیکھر سنگھ، بندیشوری دوبے، بھاگوت جھا آزاد، ستیندر نارائن سنگھ، لالو پرساد یادو، رابڑی دیوی، نتیش کمار اور جیتن رام مانجھی شامل ہیں۔ بہار میں اب تک دو وزرائے اعلیٰ چندر شیکھر سنگھ اور ستیندر نارائن سنگھ کی بیویاں ایم پی بن چکی ہیں۔ سابق وزیر اعلیٰ چندر شیکھر سنگھ کی اہلیہ منورما سنگھ نے بانکا پارلیمانی سیٹ سے ہی سال 1984 اور 1986 کے ضمنی انتخابات میں کامیابی حاصل کی تھی۔ سال 1984 میں مسٹر چندر شیکھر سنگھ کی اہلیہ منورما سنگھ نے کانگریس کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا اور بی جے پی کے جناردن یادو کو شکست دی۔ چندر شیکھر سنگھ نے 1985 کے پارلیمانی ضمنی انتخاب میں یہاں سے دوبارہ الیکشن جیتا تھا۔ لیکن ان کی موت کے بعد ان کی اہلیہ منورما سنگھ نے 1986 میں ضمنی انتخاب میں کامیابی حاصل کی۔ کانگریس امیدوار منورما سنگھ نے جنتا پارٹی کے جارج فرنانڈس کو شکست دی اور دوسری بار پارلیمنٹ میں پہنچیں۔ چھوٹے صاحب کے نام سے مشہور سابق وزیر اعلیٰ ستیندر نارائن سنگھ کی اہلیہ کشوری سنہا نے ویشالی پارلیمانی سیٹ سے 1980 اور 1984 کے انتخابات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

یہ انتخاب ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو پورا کرنے والا: نڈا

سورج پور، 5 مئی (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدر جے پی نڈا نے کہا ہے کہ یہ انتخاب وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ترقی یافتہ ہندوستان کے خواب کو پورا کرنے کے عزم کا انتخاب ہے۔ اتوار کو یہاں ہائی اسکول گراؤنڈ میں انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر نڈا نے اپنی تقریر کا آغاز سلسلے بڑھیا چھتیس گڑھ سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے وعدہ مانگا تھا اور آپ نے میری بات مانی۔ بی جے پی نے اسمبلی انتخابات جیت کر مضبوط حکومت بنائی۔ انہوں نے کہا آپ لوگوں نے پہلے ہی سے ارادہ کر لیا ہے۔ آپ لوگ فیصلہ کر چکے ہیں۔ یہ انتخاب مسٹر مودی کی قیادت میں ترقی یافتہ ہندوستان کے خواب کو پورا کرنے کے عزم کا انتخاب ہے۔ مسٹر نڈا نے کہا بی جے پی نے جو کہا وہ کیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ تبدیلی لاؤ اور انہوں نے وہ کیا۔ قبائل کے نام پر پہلے سیاست ہوتی تھی۔ آپ کی تصویر اور تقدیر بدلنے کا کوئی کام نہیں ہوتا تھا۔ مسٹر مودی نے اس کے لیے کام کیا ہے۔ مسٹر مودی نے قبائلیوں کے بجٹ میں تین گنا اضافہ کیا ہے۔ ایکلویہ اسکول کے بجٹ میں 21 گنا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے لیے پوری طاقت لگا دی گئی ہے۔ مسٹر مودی نے عزت گھر بنانے کا کام بھی کیا۔ سرگوجا اور جشپور سے نکسل ازم ختم ہو گیا ہے۔ ہر روز گھوٹالے ہوتے تھے۔ آج غریبوں کی فکر اور شنوائی ہو رہی ہے۔ خواتین کو طاقت مل رہی ہے۔ نوجوان آگے بڑھ رہے ہیں۔ ملک نے 10 برسوں میں بہت ترقی کی ہے۔ مسٹر نڈا نے کہا کہ کانگریس کہتی تھی کہ کچھ نہیں بدلے گا، سب کچھ ایسے ہی رہے گا، سب کچھ ایسے ہی چلے گا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو پورا کیا جائے۔

نفرت اور اشتعال پھیلانے والوں سے ہوشیار رہ کر آئین کے تحفظ کیلئے ووٹ

سہارنپور (احمد رضا) ان دنوں ملک میں جہاں جہاں بھاجپا اقتدار میں ہے وہاں مسلم آبادی کے لئے حالات مشکل سے مشکل تر ہوتے جا رہے ہیں بےقصور ہوتے ہوئے بھی مسلم مرد، عورتوں اور بچوں کو بربریت کا شکار بنا کر انکو جیل بھیجا جا رہا ہے مسلم افراد کی ضمانتیں بھی نہیں ہو رہی ہیں جبکہ ہندو ملزمان کے ساتھ قصور ثابت ہونے کے باوجود بھی پولیس کاروائی کرنے کو تیار نہیں ہے اعلانیہ مسلم افراد اور مسلم لڑکیوں کو اغوا کیا جاتا ہے اور انکو مارا پیٹا جاتا ہے باغپت میں گیارہ سالہ معصوم مسلم لڑکی کے اغوا اور اجتماعی زنا کاری کی دردناک واردات سے سبھی خوب واقف ہیں اسی طرح درجنوں مسلم لڑکیوں کے اغواء کے معاملات میں پولیس شکایت ملنے کے بعد بھی ہندو ملزمان کے خلاف کچھ بھی کاروائی کرنے کو تیار نہیں ہے ویسٹ اتر پردیش کے بعد اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں مسلم مخالف فساد میں مقامی انتظامیہ اور پولیس افسران کی ایک طرفہ مسلم افراد کے خلاف کاروائی نے سبھی کو محو حیرت کر ڈالا آخر جمہوری نظام اور آئین کے مطابق چلنے والے اس ملک میں یہ ہو کیا رہا ہے ابھی بھی وقت ہے کہ اس الیکشن میں ہوش سے کام لیں اور نفرت اور ظلم پھیلانے والے زہریلے افراد کے خلاف ووٹ کریں ملک کے عوام کو بچائیں ملک کے قابل احترام آئین کو بچائیں یہی آج ہم سبھی کی بڑی ذمہ داری ہے! سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ پچھلے دنوں عالم دین اور شیعہ علماء ہند کے صدر مولانا علی حسین قمی نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ملک کے عوام کو ان لیڈروں سے ہوشیار رہنا ہوگا کہ جو لیڈر عوام کو تعلیم، صحت، روزگار اور دیگر اہم مسائل میں الجھا کر صرف اور صرف پانچ کلو راشن تقسیم کرنے کی آڑ میں آج خود ہی کروڑ پتی بن کر ووٹروں کو سڑکوں پر لے آتے ہیں شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری اور شیعہ علمائے ہند کے صدر مولانا علی حسین قمی اور ملک بھر میں ملی خدمات کو فروغ دینے میں پیش پیش سوشل ورکرز آرگنائزیشن کے کنوینر محمد آفاق نے بھی مولانا قمی کی موجودگی میں کل لکھنؤ میں مشترکہ پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے کہا کہ آج ملک کا 80 فیصد عوام بہت برے حالات سے دو چار ہے مہنگائی، نفرت اور بے روزگاری کے بد ترین دور نے عوام کو روٹی دال کے لئے رلا کر رکھ دیا ہے صرف دولت مند ہی دولت جمع کرنے میں معروف ہے عام آدمی پر دوہری مار پڑ رہی ہے! دونوں ملی رہبروں نے کہا کہ گھٹیا اور نچلی سطح کی بیان بازی کرنے والے قائدین کو آپ ہرگز ووٹ نہ دیں دونوں ملی رہبروں نے بیباک انداز میں ملک اور ملت اسلامیہ کے لئے ہمدردی سے متاثر بیان دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 10 سالوں سے ملک کے عوام کو طرح طرح کے نعرے دے کر اکسایا جا رہا ہے جو لوگ مہنگائی بڑھانے کا نعرہ لگاتے تھے آج وہی لوگ مہنگائی میں دوگنا اضافہ کر کے عوام کا استحصال اور قتل عام کر رہے ہیں ملی رہبر مولانا علی حسین نے ملک کے اتحاد، بھائی چارے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو تباہ کرنے والے لیڈروں کے خلاف عوام کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایسے لیڈروں کو منتخب کریں جو ملک میں بھائی چارہ برقرار رکھ سکیں! مندرجہ بالا قائدین کے بیانات کی حوالہ دیتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ ملک میں چناؤ کمیشن کی کارکردگی پر بھی سوال اٹھ کھڑے ہوئے ہیں مگر سبھی لوگ تماشائی بنے ہوئے ہیں یہ حالات اور کارکردگی ملک کے دستور اور جمہوری نظام کے لئے بےحد خطرناک ہے ایم علی نے کہا کہ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ عوام انکو ووٹ کریں کہ جو ملک کی ترقی کے لئے ٹھوس کام کریں جو غریبوں کی مدد کرتے ہیں ہمارے ملک میں جمہوریت کا وقت صرف صحت مند اور صاف ستھرے لیڈروں کو منتخب کر کے آئے گا جو کرپٹ نہ ہوں اور جو غربت، مہنگائی اور بے روزگاری پر قابو پا سکیں سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ 2024 کا یہ الیکشن آخری امتحان ثابت ہو سکتا ہے ہماری جمہوریت کیلئے ملک کے عوام کو اس بار بہت سوچ سمجھ کر اپنا لیڈر منتخب کرنا ہے جو تمام مذاہب کا احترام کرتے ہیں اور نفرت اور اشتعال انگیز بیان بازی کرنے والے لیڈروں سے ہوشیار ہو کر ہندو مسلم اتحاد اور بھائی چارے کو فروغ دینے والا ہو آج ملک کو ایسے مخلص قائد کی سخت ضرورت ہے اگر ایسا نہ ہوا تو ان انتخابات میں ہم اپنے ملک کی یکجہتی، سالمیت اور آئین کو بہت بڑے خطرہ میں ڈال دیں گے!

دہلی میں جشن اظہر عنایتی دس مئی کو

امروہہ۔ پوری علمی ادبی دنیا کی معزز و نامور ترین شخصیت اور گزشتہ آدھی صدی سے زیادہ اردو شاعری کے حوالے سے خدمات انجام دینے والے شاعر اظہر عنایتی کے اعزاز میں دہلی کے ایوان غالب میں جشن اظہر عنایتی کا انعقاد 10 مئی کی شام میں کیا جا رہا ہے جس میں ملکی اور بیرون ملک کی نامور ترین شخصیات کی شرکت متوقع ہے۔ اپنے ایک روزہ دورے پر امروہا تشریف لائے اظہر عنایتی رام پوری نے نامہ نگار سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے قبل بھی بیرون ملک میں جشن اظہر کے عنوان سے عالمی مشاعرے اور دیگر تقریبات کا انعقاد ہو چکا ہے۔ اظہر عنایتی نے بتایا کہ ان کی کلیات کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور جلد ہی وہ بھی منظر عام پر آنے والی ہے۔ امروہا کی ادبی سماجی اور ثقافتی تنظیم کاروان خلوص کے صدر سید محبوب حسین زیدی نے اس تقریب کے انعقاد پر منتظمین کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ اظہر عنایتی گزشتہ آدھی دہائی سے زیادہ وقت سے اردو شاعری کے آسمان پر ایک چمکتے ہوئے ستارے کی طرح اپنی روشنی سے پوری اردو دنیا کو روشن کیے ہوئے ہیں۔ کسی بھی کامیاب تقریب کا انعقاد انکے بنا ممکن نہیں ہے، اُن کے اشعار پوری دنیا میں بہت مقبول ہیں۔ آپکی غزلوں کو جگجیت سنگھ نے اپنی خوبصورت آواز دی ہے اور صدر جمہوریہ ہند گیانی ذیل سنگھ نے آپکو اعزاز سے سرفراز کیا ہے۔ ان سب کے علاوہ اپ ایک بہترین اور مقبول شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نہایت عمدہ انسان بھی ہے۔ ایک جانب جہاں ادبی دنیا میں انکی پہچان ایک بہترین شاعر کے طور پر ہے تو سماجی دنیا میں انکی شناخت انکی خاندانی شرافت ہے۔

موتیابند کا فری آپریشن کا کیمپ امروہہ میں 8 مئی کو

امروہہ۔ شہید بھگت سنگھ بہتر چکتسالیہ بریلی کے ذریعہ حاجی چندہ میاں ویلفیر سوسائٹی کے زیر اہتمام آنکھوں کے مریضوں کے لی% ایک فری کیمپ کا انعقاد 8 مئی کو کیا جا رہا ہے۔ اس کیمپ میں آنکھوں کے مریضوں کی فری تفتیش کے بعد موتیابند کا فری آپریشن کیا جائیگا۔ حاجی چندا میاں ویلفیئر سوسائٹی کی جانب سے ڈاکٹر سہیل مرزا نے بتایا ہے کہ آپریشن کے لیے فری بس کے ذریعہ مریضوں کو بریلی لے جایا جائیگا، انہوں نے کہا ہے کہ 8 مئی بروز بدھ صبح دس بجے حاجی چندا میاں کلینک ملانہ میں یہ کیمپ لگایا جائیگا، انہوں نے اس کیمپ کا فیض اٹھانے کے لیے لوگوں سے زیادہ سے زیادہ اسمیں شرکت کی درخواست ہے اور اس اطلاع کو دوسرے افراد تک پہچانے کی اپیل بھی کی ہے۔

میرٹھ: چھیڑ خانی سے پریشان مدرسہ طالبات تعلیم ترک کرنے پر مجبور،

میرٹھ: 5 مئی (پی این ایس) ریاست اتر پردیش کے ضلع میرٹھ میں تھانا نوچندی علاقے کی رہنے والی دو بہنیں شرپسند عناصر کی چھیڑ خانی سے تنگ آ کر اپنی پڑھائی چھوڑنے پر مجبور ہو گئی ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو یہ دو بہنیں ہی نہیں بلکہ نہ جانے کتنی بچیاں ہیں، جن کے اڑان بھرنے سے پہلے ہی بھی سماج ان کے پر کتر دیتا ہے تو کبھی اوباش اور شرپسند عناصر ان کے راہ میں رکاوٹ بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ لڑکیاں ایسے شرپسندوں کے ڈر کی سے خود کو گھر کی چہار دیواری میں ہی قید کر لیتی ہیں۔ میرٹھ کی دو بہنوں نے ہمت کر ان شرپسندوں کی کرتوتوں کو اپنے والدین کے ساتھ شیئر کرتے ہوئے تمام حالات سے واقف کرایا، جس پر ان کے والد نے اپنے گھر کے باہر سی سی ٹی وی کیمرے لگائے، جن میں ان لڑکوں کی حرکات کو ریکارڈ کر میرٹھ کے پولیس کپتان سے شکایت کی۔ ایس ایس پی میرٹھ نے اس طرح کی حماقت کرنے والے شرپسند عناصر کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ میرٹھ کے سمر گارڈن علاقے کے ایک مدرسے میں عالمیت کی تعلیم حاصل کر رہی دونوں بہنوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ عالمہ بن کر سماجی اور تعلیمی میدان میں کچھ کرنے کا عزم رکھتی ہیں اور اپنے جیسی دوسری بچیوں کو بھی تعلیم کے شعبے میں آگے لانا چاہتی ہیں تاکہ تعلیم سبھی تک پہنچ سکے۔ لیکن اس طرح کے شرپسند عناصر ایسی بچیوں کی تعلیم میں نہ صرف رکاوٹ پیدا کرتے ہیں بلکہ ان کے مستقبل کو بھی اندھیرے غرق کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے انہوں نے سماج اور شہر کے ذمہ داروں کے ساتھ حکومت اور انتظامیہ سے بھی درخواست کی کہ ایسے شرپسندوں کو جلد گرفتار کیا جائے تاکہ وہ کسی اور لڑکی کی تعلیم میں رکاوٹ نہ ڈال سکیں۔ آل انڈیا ملی کونسل کے ضلع صدر قاری شفیق الرحمان قاسمی کا کہنا ہے کہ اس طرح کی حماقت کرنے والے نوجوانوں کے خلاف سبھی کو آگے آنے کی ضرورت ہے، تبھی جا کر ہم اپنی بچیوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

اسکان آئی جی سی کے صدر گوپال کرشن گوسوامی مہاراج کا انتقال

ورنداون میں دی جائے گی سمادھی

متھرا: 5 مئی (پی این ایس) اسکان کے سب سے سینئر سنیاسیوں میں سے ایک اور اسکان انڈیا کی گورننگ کونسل کے چیئرمین گوپال کرشن گوسوامی مہاراج کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کا انتقال اتوار کی صبح دہرادون میں ہوا۔ ان کے انتقال کی خبر سے ورنداون سمیت دنیا کے تمام مندروں اور عقیدت مندوں میں سوگ کی لہر ہے۔ گوپال کرشن گوسوامی مہاراج کی جسد خاکی کو پیر کو ورنداون لایا جائے گا۔ آخری درشن صبح 11 بجے سے اسکون مندر میں پربھوپدا کی سمادھی کے پاس ہوگا۔ انہیں دوپہر تقریباً 2.30 بجے اسکان کی گوشالا کے پاس سمادھی دی جائے گی۔

ایودھیا درشن کرنے جا رہے تھے 47 پاکستانی

ویزا میں ملی گڑبڑی کے بعد پریاگ راج میں روک لیا گیا

پریاگ راج: 5 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے پریاگ راج سے بڑی خبر ہے۔ یہاں 47 پاکستانیوں کو پریاگ راج میں ہی روک دیا گیا ہے اور انہیں ایودھیا میں رام للا کے درشن کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ خبریں آ رہی ہیں کہ ویزا میں بے ضابطگیوں کی وجہ سے انہیں ایودھیا جانے سے روک دیا گیا ہے۔ یہ لوگ ان عقیدت مندوں کے گروہ میں شامل تھے جو پاکستان کے صوبہ سندھ سے آئے تھے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ جمعہ کو پاکستان کے صوبہ سندھ سے عقیدت مندوں کے ایک گروپ نے رام للا کے درشن کیے تھے، لیکن ان کے ساتھ آنے والے تقریباً 47 پاکستانیوں کو پریاگ راج میں ہی روک دیا گیا تھا۔ ایک عقیدت مند کے ویزا میں تکنیکی خرابی کی وجہ سے پورے گروپ کو روک دیا گیا۔ پولیس کے مطابق پہلے ایک عقیدت مند کے ویزا میں کچھ خامیاں پائی گئی تھیں جس کے بعد اس گروپ میں شامل تمام لوگوں کو پریاگ راج میں ہی روک دیا گیا تھا۔ محکمہ انٹیلی جنس کی تحقیقات کے دوران ایک عقیدت مند کے پاسپورٹ میں تضاد پایا گیا۔ اس کے بعد 47 پاکستانیوں کو ایودھیا جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ایودھیا سندھی سماج کے ترجمان اوم پرکاش اوی نے میڈیا کو بتایا کہ 47 عقیدت مندوں کے گروپ کو پریاگ راج میں ہی روک دیا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ گروپ میں شامل عقیدت مند اجیت کمار کے ویزے میں والد کا نام غلط چھاپ دیا گیا تھا، حالانکہ پاسپورٹ میں صحیح نام درج تھا۔ اس وجہ سے پورے گروپ کو روک دیا گیا۔ اس کی وجہ سے عقیدت مند پریاگ راج سے ہریدوار چلے گئے۔ تاہم اس دوران انہوں نے رام للا کا درشن نہ کئے جانے پر افسوس کا اظہار کیا۔ ایک عقیدت مند نے کہا کہ وہ رام للا کے دیدار کرنے جا کر بہت خوش تھا لیکن اسے پریاگ راج میں ہی روک دیا گیا تھا۔ صوبہ سندھ سے تعلق رکھنے والے اجیت کھتری بھی اداس نظر آئے۔ انہوں نے کہا کہ ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے ہم تمام عقیدت مند ایودھیا نہیں جا سکے۔ ہم سب کو روک دیا گیا کیونکہ ایک عقیدت مند کے ویزا میں تضاد پایا گیا۔

بس کی مرمت کرنے والی فیکٹری میں گی آگ

بس کی مرمت کرنے والی فیکٹری میں گی آگ

میرٹھ: لوہیا نگر تھانہ علاقہ میں بجلی بمبا پولس چوکی کے سامنے پٹرول پمپ کے قریب بس مرمت کرنے والی فیکٹری میں اچانک زبردست آگ لگ گئی۔ آگ تیزی سے پھیلی اور قریبی کھیت میں واقع جھونپڑیوں تک جا پہنچی۔ درجنوں کچی بستیاں آگ کی لپیٹ میں آ گئیں۔ اس دوران کئی دھماکے بھی ہوئے۔ آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی لوہیا نگر پولیس اور فائر بریگیڈ کی 12 گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں۔ قریبی اضلاع سے بھی گاڑیاں منگوائی گئیں۔ ڈی ایم ایس ایس پی بھی موقع پر پہنچے اور واقعہ کی جانکاری حاصل کی، کہا جا رہا ہے کہ شاید بس میں پہلے آگ لگی تھی۔ یہ واضح نہیں ہے کہ آگ لگی یا لگائی گئی کیونکہ یہ بسیں جہاں کھڑی تھیں وہ کھلا میدان ہے۔ وہاں خود سے آگ لگنا ممکن نہیں۔ عینی شاہدین کے مطابق آگ نے کچھ ہی دیر میں پوری بس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آگ دوسری بس میں بھی پھیل گئی۔ یہاں سے آگ قریبی کچی آبادیوں تک پہنچ گئی۔ آگ جب کچی آبادیوں کے قریب پہنچی تو وہاں رہنے والے خانہ بدوشوں کی مدد اور بچانے کے لیے آنے والے لوگوں نے کچی آبادیوں کو خالی کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران 50 کچی آبادیوں میں آگ لگ گئی۔ آگ لگنے کے بعد وہاں رہنے والے لوگوں میں افراتفری مچ گئی۔ اپنے سامان کو آگ سے بچانے کی بھرپور کوشش کرنے لگا۔ کچی آبادیوں میں آگ دیکھ کر کچھ بچے اور خواتین رونے لگیں۔ لوگوں نے بتایا کہ یہاں بسوں کی مرمت اور پینٹنگ وغیرہ کا کام ہوتا ہے۔ کئی بار یہاں مرمت کے دوران بسوں میں ویلڈنگ بھی کی جاتی ہے۔ شبہ ہے کہ آگ ویلڈنگ کے دوران چنگاری کے باعث لگی۔ دوسری جانب سی ایف او سنتوش رائے نے بتایا کہ آگ پر قابو پا لیا گیا ہے۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ لوگوں نے بتایا کہ تقریباً پانچ چھ سال قبل بھی اسی مقام پر آتشزدگی کا خوفناک حادثہ پیش آیا تھا۔ تب بھی اس حادثے میں کوئی زخمی نہیں ہوا تھا، بجلی بمبا بائی پاس پولیس چوکی سے بھی ٹریفک کو موڑ دیا گیا تھا۔ ہاپوڑ روڈ سے بجلی بمبا بائی پاس آنے والی گاڑیوں کو محی الدین پور کے راستے موڑ دیا گیا۔

دیوبند کوتوالی انچارج نے میلے میں سکیورٹی نظام کا جائزہ لیا

دیوبند 5 / مئی (ایچ ایف خان): تریپور ماں بالاسندری دیوی میلے میں حفاظتی انتظامات درست رکھنے کے لئے پولیس اہلکاروں کے ساتھ ساتھ متعلقہ پولیس چوکیوں کے اہل کاروں کو بھی تعینات کیا گیا ہے۔ دیر شام دیوبند کوتوالی انچارج سنجیو کمار نے میلے میں تعینات پولیس اہلکاروں کا حوصلہ بڑھانے اور میلے کے سکیورٹی نظام کا جائزہ لینے کے مقصد سے پیدل مارچ کیا۔ کوتوالی انچارج نے بتایا کہ پولیس اہلکاروں کے علاوہ سول ڈریس میں بھی کچھ پولیس والوں کو ذمہ داری دی گئی ہے۔ ساتھ ہی خفیہ محکمہ بھی شرپسند عناصر پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

جعلساز نے بزرگ خاتون سے 50 ہزار روپے چھینا

علی گڑھ۔ بینک میں 50 ہزار روپے جمع کرانے گئی بزرگ خاتون نے نوجوان سے فارم بھرنے کو کہا۔ نوجوان نے خاتون سے بات چیت کی اور اسے کاغذ کے بنڈل پر پانچ سو روپے کا نوٹ دیا۔ جعلساز خاتون کے اصل 50 ہزار روپے ہڑپ کر گیا۔ گبھانہ ٹاؤن میں پنجاب نیشنل بینک کی برانچ میں رقم جمع کرانے آنے والی معمر خاتون کو مارا پیٹا گیا اور جعلساز اس سے 50 ہزار روپے چھین کر لے گئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس وہاں پہنچی اور سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی تلاشی لی تاہم ملزمان کا سراغ نہیں مل سکا۔ گبھانہ کے رہائشی منیش پال سنگھ کی بیوی ساوتری دیوی نے 4 مئی کو ایس بی آئی برانچ سے 50 ہزار روپے نکالے تھے۔ وہ یہ رقم پی این بی میں جمع کرانے گئی تھی۔ بینک کے اندر جن دو نوجوانوں سے اس کی ملاقات ہوئی انہوں نے اسے بات چیت میں مصروف کر لیا۔ ساوتری دیوی نے ان نوجوانوں کو فارم بھرنے کو کہا۔ اس پر دونوں نے خود ہی اسے ڈیڑھ لاکھ روپے جمع کرانے کا کہہ کر بات چیت کرنے کے بعد باہر لے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے ایک رومال میں کاغذات کے بنڈل پر پانچ سو روپے رکھے اور ساوتری دیوی کو پکڑ لیا اور ان کے پاس موجود پچاس ہزار روپے لے کر بھاگ گئے۔

جامعۃ الہامیہ للبنات میں خواتین اصلاحی مجلس کا انعقاد

دیوبند 5 / مئی (ایچ ایف خان): محلہ پٹھان پورہ میں واقع تعلیم نسواں کی معروف درسگاہ مدرسہ جامعۃ الہامیہ للبنات میں خواتین اصلاحی مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس کا آغاز ادارہ کی ناظمہ خورشیدہ خاتون کی تلاوت کلام اللہ اور زینب عرشی کی نعت پاک سے ہوا، منعقدہ مجلس میں خواتین سے خطاب کرتے ہوئے ادارہ کی معلمہ روحی فاطمہ نے کہا کہ قرآن مجید میں عورت کی اہمیت اور مقام کے بارے میں کئی ایک آیات موجود ہیں۔ عورت خواہ ماں ہو یا بہن، بیوی ہو یا بیٹی اسلام نے ان میں سے ہر ایک کے حقوق و فرائض کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ ماں کا شکر ادا کرنا، اس کے ساتھ نیکی سے پیش آنا اور خدمت کرنا ان کے اہم ترین حقوق میں سے ہے۔ حسن سلوک اور اچھے اخلاق سے پیش آنے کے سلسلے میں ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے، کیونکہ بچے کی پیدائش اور تربیت کے سلسلے میں ماں کو زیادہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اسلام نے ان تمام تکالیف کو سامنے رکھتے ہوئے ماں کو زیادہ حسن سلوک کا مستحق قرار دیا، جو اسلام کا عورت پر بہت بڑا احسان ہے۔ خورشیدہ خاتون نے کہا کہ اسلام میں عورت کو جو حیثیت دی گئی ہے وہ دیگر تمام مذاہب میں کہیں نظر نہیں آتی۔ مجلس کا اختتام خورشیدہ خاتون کی دعاء پر ہوا۔ اس دوران شیبا، شمع، شہانا، شگفتہ، مرہبا رضوان، ادیبہ، شفاء، تبسم، شازیہ، زرین، ظہیرہ، شفاء، عائشہ، عرشی بیگ، اقبال بیگ اور افضال انصاری سمیت مدرسہ کا جملہ اسٹاف موجود تھا۔

ایک شام دیہاتی راگنی کے نام پروگرام کا انعقاد

دیوبند 5 / مئی (ایچ ایف خان): میونسپل بورڈ دیوبند کے زیر اہتمام منعقدہ شری تریپور ما بالاسندری دیوی میلے کے پنڈال میں 'ایک شام دیہاتی راگنی کے نام' پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا افتتاح پنٹو بھگت اور لکی ورما نے فیتہ کاٹ کر کیا جبکہ چراغ روشن ڈاکٹر بی پی سنگھ نے کیا۔ سندیپ تیاگی اور راکیش متل نے ماں سرسوتی اور بھارت ماتا کی تصویروں پر پھول چڑھائے۔ بعد ازیں وجیندر وکل اینڈ پارٹی میرٹھ کے فنکاروں نیہا ورما، ارمیلا چودھری اور وجیندر وکل نے دیہاتی راگنیاں پیش کر کے پنڈال میں موجود لوگوں کو رقص پر مجبور کر دیا۔ پروگرام میں مہمانوں اور فنکاروں کو مومنٹو اور تحائف بھی پیش کیے گئے۔ اس موقع پر سابق میلہ چیئرمین اجے گاندھی، ارون گپتا، سلکھ گرگ، سنجیو، اگرسین ورما، سہاش تیاگی، ڈاکٹر کلیان سنگھ، شیو کمار کشیپ، جمال ناصر، جنیشور، اجیت، جتیندر، نریش، جوگندر، اروند، ریحان، ڈاکٹر بی پی سنگھ، کرشدت شرما، ابھیشیک راٹھی، اپوروشرما، سشیل جاٹو، محمد واجد، حاجی حنیف، راجپال اور روبے بجاج وغیرہ موجود تھے۔ آخر میں پروگرام آرگنائزر چودھری اومپال سنگھ، کنوینر انکیش پنوار، کوآرڈی نیٹر جے پال دھیمان نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

سسرال آئے شوہر نے بیوی کا گلا ریت کر کیا قتل

مرزاپور: 5 مئی (پی این ایس) ضلع کے پدری تھانہ علاقہ کے دیواہی گاؤں میں جھگڑے کے بعد شوہر نے تیز دھار ہتھیار سے گلا ریت کر اور پیٹ میں چھرا گھونپ کر بیوی کو قتل کر دیا، خود کمرے کو بند کر کے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ واقعہ کے بعد محلے میں کہرام مچ گیا۔ پدری تھانہ علاقہ کے دیواہی گاؤں کی رہنے والی رینو کی شادی مدھیہ پردیش کے ریوا ضلع کے شاہ پور تھانہ علاقے کے دھرم پور کے رہنے والے سوریہ بھن سے ہوئی تھی۔ رینو اس وقت دیواہی گاؤں میں اپنے مائیکے میں رہ رہی تھی۔ اتوار کو سوریہ بھان اسے الوداع کرنے آیا تھا۔ دیواہی میں شوہر اور بیوی کے درمیان جھگڑے کے دوران شوہر سوریہ بھن (28) نے اپنی بیوی رینو (25) کا گلا تیز دھار ہتھیار سے کاٹ کر اور پیٹ میں چاقو سے کئی وار کر کے قتل کر دیا۔ اس کے بعد سوریہ بھن نے کمرہ بند کر کے پنکھے کی مدد سے لٹک کر خودکشی کر لی، اطلاع ملنے پر تھانہ پولیس موقع پر پہنچی، متوفی میاں بیوی کی لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ اے ایس پی نگر ستیش سنگھ نے بتایا کہ ان کی شادی سال 2019 میں ہوئی تھی۔ سوریا بھن اپنی بیوی رینو کو ساتھ لے کر ریوا میں اپنے گھر جانا چاہتا تھا۔ دونوں کے درمیان ایک ساتھ جانے کو لے کر جھگڑا ہوا۔ جس پر شوہر نے تیز دھار ہتھیار سے بیوی کو قتل کر دیا اور پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔

وزیر اعظم کے 10 سال بہت شاندار

ایودھیا: 5 مئی (پی این ایس) لوک سبھا انتخابات کے پیش نظر وزیر اعظم نریندر مودی ملک بھر میں زبردست ریلیاں اور روڈ شو کر رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں اتر پردیش میں ریلیوں سے خطاب کے علاوہ آج پی ایم مودی ایودھیا میں رام للا کا درشن بھی کئے۔ بابری مسجد کے حامی اقبال انصاری نے پی ایم مودی کے ایودھیا دورے پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نریندر مودی تیسری بار وزیر اعظم بنتے ہیں تو انہیں خوشی ہوگی۔ اقبال انصاری نے ایک ویڈیو جاری کی ہے۔ جس میں انہوں نے کہا کہ "وزیر اعظم خوش قسمت ہیں کہ ان کا انتخاب بھگوان رام کے شہر ایودھیا سے شروع ہو رہا ہے۔ اقبال انصاری نے پی ایم مودی کے 10 سال کے دور کو شاندار بتایا۔ انہوں نے کہا کہ "پی ایم مودی کا 10 سال کا دور بہت اچھا رہا ہے۔ ہم سب ان کے ایودھیا آنے سے بہت خوش ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ تیسری بار وزیر اعظم بنیں۔ اقبال انصاری نے کہا کہ سب کے تعاون سے، سب کا وکاس، ایودھیا میں سب کو روزگار مل رہا ہے۔ ہم ایودھیا میں پی ایم مودی کا پھولوں سے استقبال کرنا چاہتے ہیں۔ ایودھیا دھرم نگری ہے، یہاں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ ہے۔ جب پی ایم مودی تیسری بار پی ایم کے طور پر آئیں گے تو آیئے ان کا دوبارہ پھولوں سے استقبال کریں۔

خاتون پرنسپل نے دیر سے اسکول پہنچنے پر ٹیچر کو روکا

آگرہ: 5 مئی (پی این ایس) اسکول میں بچوں کا آپس میں لڑنا عام سی بات ہے لیکن اگر اسکول میں پرنسپل اور ٹیچر کے درمیان لڑائی ہو جائے تو اس کا بچوں پر کیا نفسیاتی اثر ہوتا ہے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ دراصل یو پی کے ایک سرکاری اسکول میں ایسا ہی معاملہ سامنے آیا ہے۔ آگرہ شہر کے ایک سرکاری اسکول میں پرنسپل اور ٹیچر کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ دونوں کے درمیان جھگڑا اتنا بڑھ گیا کہ لڑائی شروع ہو گئی۔ اسکول میں ٹیچر اور پرنسپل کے درمیان لڑائی کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ اس معاملے میں پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی گئی ہے۔ انڈیا ٹوڈے گروپ کی ایک رپورٹ کے مطابق، ایک سرکاری اسکول میں حملہ کا یہ معاملہ آگرہ کے اچھنیرا بلاک کے سینگنہ میں واقع سیکنڈری اسکول کا ہے۔ اس اسکول میں پڑھانے والی ٹیچر گنجا پر دیر سے اسکول پہنچنے کا الزام ہے۔ اسکول دیر سے آنے پر پرنسپل نے گنجا کو ڈانٹا۔ جس کے بعد دونوں کے درمیان اس معاملے پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ ٹیچر گنجا نے پرنسپل کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ بھی دیر سے آتی ہیں، آج مجھے دیر ہو گئی تو کیا ہو گیا؟ جس کے بعد دونوں کے درمیان بات چیت نے جھگڑے کی شکل اختیار کر لی۔ بات کرتے کرتے دونوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ وائرل ویڈیو میں دکھ رہا ہے کہ لڑائی کے دوران پرنسپل اور ٹیچر ایک دوسرے کو دھکے دے رہی ہیں۔ اس دوران ان کے کپڑے بھی پھٹ گئے۔ یہی نہیں جب ٹیچر نے احتجاج کیا تو پرنسپل کا ڈرائیور بھی لڑائی میں کود پڑا اور ٹیچر کو دھکا دے دیا۔

رائے بریلی کے ساتھ امیٹھی سیٹ پر بھی انتخابی مہم چلائیں گی پرینکا

انتخابی مہم میں لیں گی حصہ، پرانے کانگریسیوں کو متحد کیا جارہا ہے

رائے بریلی۔ رائے بریلی کے ساتھ ساتھ پرینکا گاندھی امیٹھی سیٹ پر بھی انتخابی مہم چلائیں گی۔ رائے بریلی میں واقع بھوماؤ گیسٹ ہاؤس میں دونوں نشستوں کے لیے وار روم تیار کیا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی نے رائے بریلی اور کے ایل شرما امیٹھی سے پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے۔ جمعہ کو پرینکا گاندھی امیٹھی میں روڈ شو میں موجود تھیں اور بعد میں وہ بھائی راہل کی نامزدگی کے وقت رائے بریلی بھی آئیں۔ یہ پیغام واضح ہو گیا کہ اگرچہ گاندھی خاندان امیٹھی سے براہ راست نہیں لڑ رہا ہے، لیکن رائے بریلی کے ساتھ ساتھ امیٹھی گاندھی خاندان کے لیے وقار کی جگہ بن گئی ہے۔ امیٹھی میں کے ایل شرما کی شکست براہ راست گاندھی خاندان کے اثر و رسوخ کی شکست ہے۔ امیٹھی ہو یا رائے بریلی، دونوں سیٹوں پر اب تصویر واضح ہے۔ زیادہ تر بحث کانگریس کی سیاسی چال پر ہے۔ دراصل راہل گاندھی امیٹھی چھوڑ کر رائے بریلی گئے تھے، جب کہ امیٹھی میں گاندھی خاندان کے قریبی اور سونیا کے چانکیا مانے جانے والے کشوری لال شرما میدان میں ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ اب امیٹھی کی لڑائی میں براہ راست گاندھی خاندان کا کوئی فرد نہیں ہے، لیکن بالواسطہ طور پر کانگریس کی ساری سیاسی ریاضت پرینکا گاندھی واڈرا کے ہاتھ میں ہے۔ رائے بریلی میں بھائی راہل گاندھی کی انتخابی مہم کی ذمہ داری سنبھالنے کے ساتھ ساتھ وہ امیٹھی میں کشوری لال شرما کے لیے انتخابی مہم کی تیاری کریں گی۔ پرینکا نے خود اس بات کا اشارہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ 6 تاریخ کو رائے بریلی آئیں گی اور انتخابات تک رہیں گی۔ امیٹھی ہو یا رائے بریلی، دونوں کو گاندھی خاندان کی روایتی نشستیں سمجھی جاتی ہیں۔ گاندھی خاندان کے ساتھ ان کا پرانا رشتہ رہا ہے۔ رائے بریلی میں سونیا گاندھی کے بعد اب کانگریس نے اپنے بیٹے راہول گاندھی کو سیاسی جنگ میں اتارا ہے، لیکن گاندھی خاندان نے خود کو امیٹھی سے دور کر لیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ گاندھی خاندان کے قریبی اور سونیا گاندھی کے نمائندے کشوری لال شرما میدان میں ہیں، لیکن بالواسطہ طور پر کانگریس گاندھی خاندان کے کسی فرد کی عدم موجودگی کی وجہ سے مساوات پیدا کرنے میں مصروف ہے۔ کانگریس لیڈر انوج تیواری کا کہنا ہے کہ کشوری لال شرما کو صرف گاندھی خاندان سے جوڑا جانا چاہیے۔ وہ 40 سال سے گاندھی خاندان کے ساتھ ہیں۔ ہر غم میں ساتھ ہو، ہر خوشی کا گواہ ہو۔ جہاں تک الیکشن مینجمنٹ کا تعلق ہے تو ہر طرح سے حکمت عملی تیار کر لی گئی ہے۔ امیٹھی میں کانگریس کی پوری حکمت عملی پرینکا گاندھی واڈرا سنبھالیں گی، جو 6 تاریخ کو رائے بریلی پہنچ رہی ہیں۔ اس کے لیے رائے بریلی کے بھوماؤ گیسٹ ہاؤس میں دونوں پارلیمانی نشستوں کے لیے الگ الگ وار روم بنائے گئے ہیں۔ ہر بوتھ کی تفصیلات یہاں اپ ڈیٹ کی جارہی ہیں۔ خواتین کے گروپ گاؤں گاؤں متحد ہو رہے ہیں۔ نوجوانوں کو الگ فوکس دیا جارہا ہے۔ واٹس ایپ گروپ کے ذریعے سرگرمی کی جانچ کی جارہی ہے۔ کانگریس کے میڈیا انچارج انل سنگھ کا کہنا ہے کہ پارٹی کی حکمت عملی کے مطابق کام کیا جارہا ہے۔ ہر بوتھ پر دس کارکنوں کی ٹیم تعینات کی گئی ہے۔ پرینکا گاندھی کی ٹیم ان لیڈروں سے رابطہ کرنے میں مصروف ہے جو سال 2004، 2009، 2014 اور 2019 میں کانگریس کے ساتھ تھے۔ جنہوں نے اس وقت کانگریس کے لیے کام کیا تھا، حکمت عملی بنائی تھی، گاؤں گاؤں گئے تھے، وہ اس وقت کہاں ہیں؟ ٹیم پرانے کانگریسیوں کو متحرک کرنے میں مصروف ہے۔ لوک سبھا کے میڈیا کوآرڈینیٹر ڈاکٹر اروند چترویدی کا کہنا ہے کہ گزشتہ انتخابات میں ہم کہاں مضبوط تھے اور کہاں کمزور تھے، ان سب کا مطالعہ کیا جارہا ہے۔ بوتھ وائز رپورٹ تیار کی جارہی ہے۔ سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کے ساتھ کام کرنے کے علاوہ کشوری لال شرما جنہوں نے 1991 اور 1996 میں کیپٹن ستیش شرما، 1999 میں سونیا گاندھی اور 2004 سے 2019 تک راہول گاندھی کے لیے انتخابی حکمت عملی تیار کی تھی، اس بار اپنے لیے انتخابی حکمت عملی تیار کریں گے۔ وہ ماضی کے تجربات کی بنیاد پر حکمت عملی بنانے میں مصروف ہے۔

ساورکر پر تبصرہ کے معاملے میں راہل گاندھی کے خلاف 27 مئی کو سماعت

لکھنؤ:5 مئی (پی این ایس) کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کے خلاف دائر شکایت کو خارج کرنے کے معاملے میں دائر نگرانی عرضی میں راہل گاندھی کی جانب سے ان کا جواب داخل کیا گیا تھا۔ ایم پی ایم ایل اے کورٹ کے خصوصی جج ہر بنش نارائن نے کیس کی اگلی سماعت کے لیے 27 مئی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ بتاتے چلیں کہ عرضی داخل کرتے ہوئے نگرانی کرنے والے نے کہا تھا کہ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے بھارت جوڑو پد یاترا کے دوران جان بوجھ کر ویر ونایک دامودر ساورکر کے خلاف توہین آمیز الفاظ کہے تھے جس کے بعد عدالت میں درخواست دائر کر کے راہل گاندھی کے خلاف رپورٹ طلب کی گئی تھی۔ یہ الزام لگایا گیا تھا کہ پد یاترا کے دوران، ایک سوچی سمجھی حکمت عملی اور سازش کے تحت، 17 نومبر 2022 کو راہل گاندھی نے مہاراشٹر کے اکولا میں نفرت پیدا کرنے کے لیے عوامی پلیٹ فارم سے ہندوستانی تاریخ کے ہیرو ساورکر پر مسلسل تنقید کی۔ کہا گیا کہ راہل گاندھی نے ملک کے تمام مجاہدین آزادی کی توہین کی ہے۔ درخواست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ راہل گاندھی نے قومی نظریہ کے عظیم رہنما کرانتی ویر ونایک دامودر ساورکر کو انگریزوں کا پنشنر، انگریزوں کا نوکر، مددگار اور معافی مانگنے والا کہہ کر ان پر مسلسل کئی الزامات لگائے ہیں۔ اس کی رہائی نچلی عدالت نے پہلے شکایت کے طور پر درج کرنے کا حکم دیا تھا اور بعد میں نچلی عدالت کے اس حکم کو مانیٹرنگ پٹیشن کے ذریعے چیلنج کیا گیا تھا۔

عوام بی جے پی کی جھوٹی حکومت کو اکھاڑ پھینکیں گے

اکھلیش یادو نے بی جے پی سے پوچھے 109 سوالات

لکھنؤ۔ یوپی میں تیسرے مرحلے کی ووٹنگ سے ٹھیک پہلے ایس پی سربراہ نے ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے بی جے پی سے 109 سوالات پوچھے ہیں۔ انہوں نے خواتین، کسانوں اور کورونا ویکسین جیسے موضوعات پر بی جے پی کو گھیرا ہے۔ لوک سبھا الیکشن 2024 میں انتخابی مہم شباب پر ہے۔ ابھی تک دو مرحلوں کی ووٹنگ ہو چکی ہے جبکہ 7 مئی کو ہونے والے تیسرے مرحلے کی ووٹنگ کی تیاریاں جاری ہیں۔ اس تیسرے مرحلے کی ووٹنگ سے عین قبل سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے بی جے پی سے کچھ چبھتے ہوئے سوالات کئے ہیں۔ یہ سوالات کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ عوام بی جے پی کی جھوٹی حکومت کو اکھاڑ پھینکے گی۔ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ شیئر کیا ہے جس میں بی جے پی سے 109 سوالات پوچھے ہیں۔ انھوں نے اس سوال کا عنوان بھاجپا کی جھوٹی سرکار، جنتا کے سچے سوال' رکھا ہے۔ انہوں نے اپنے 109 سوالات میں کئی موضوعات پر بی جے پی و اس کی حکومت کو گھیرا ہے۔ ان سوالات میں کورونا ویکسین کے تعلق سے سوال کرتے ہوئے پوچھا گیا ہے کہ بی جے پی نے بغیر ٹیسٹ کیے عوام کو جان لیوا کورونا ویکسین کیوں لگوائی؟ ساتھ ہی پارٹی نے کورونا ویکسین بنانے والی کمپنی سے کروڑوں روپے لے کر عوام کی جان کو خطرے میں کیوں ڈالا؟ اس نے اپنے حامیوں کی ادویات اور دیگر مصنوعات کو معیار پر پورا اترے بغیر فروخت کرنے کی اجازت کیوں دی؟ کسانوں کے تعلق سے پوچھا گیا ہے کہ بی جے پی نے کسانوں کے راستے میں کانٹے کیوں بچھائے؟ انہوں نے کسانوں پر لاٹھیاں کیوں برسائیں؟ کسانوں کو بروقت ادائیگی کے جھوٹے وعدے کیوں کیے؟ کسانوں کی کھاد کی بوریوں سے چوری کیوں کی؟ ایم ایس پی پر کسانوں سے جھوٹ کیوں بولا گیا؟ اس نے اپنے ساتھ ان لوگوں کو کیوں رکھا جو کسانوں کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دیتے تھے اور پھر اصل میں انہیں مار بھی دیتے تھے؟ جب آپ نے امیروں کے لاکھوں کروڑوں کے قرض معاف کیے تو کسانوں اور تاجروں کے قرض معاف کیوں نہیں کیے؟ خواتین پر مظالم اور زیادتی سے متعلق ایس پی سربراہ نے پوچھا ہے کہ منی پور میں خواتین کے ساتھ جنسی زیادتی و ظلم پر بی جے پی اور وزیر اعلیٰ نے خاموشی کیوں اختیار کی؟ خواتین کی عزت سے کھیلنے والے کرناٹک کے مجرموں کو آپ نے اپنا ساتھی کیوں بنایا؟

یوپی کے مدارس میں ووٹنگ فیصد میں اضافہ پر خصوصی پروگرام

لکھنؤ:5 مئی (پی این ایس) اتر پردیش مدرسہ تعلیمی بورڈ کے ذریعے ریاست بھر میں مہم چلائی جارہی ہے کہ پارلیمانی انتخابات میں ووٹنگ فیصد میں اضافہ ہو اس لیے مدرسوں میں دستخطی مہم کے ساتھ ساتھ سیلفی پوائنٹ بھی لگائے گئے ہیں تاکہ عوام کا رجحان ووٹنگ کی جانب مائل ہو اس حوالے سے مدرسہ بورڈ کی رجسٹرار پرینکا اوستھی نے لکھنؤ میں واقعہ اندرا بھون اور جواہر بھون میں بھی سیلفی پوائنٹ نصب کرایا ہے تاکہ ووٹنگ فیصد میں اضافہ ہو۔ مدرسہ بورڈ کی رجسٹرار پرینکا اوستھی نے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ ملک بھر میں پارلیمانی انتخابات کے تعلق سے ووٹنگ کا سلسلہ چل رہا ہے دو مرحلے کا ووٹنگ مکمل ہو چکا ہے، اتر پردیش مدرسہ تعلیمی بورڈ کی کوشش ہے کہ ووٹنگ فیصد میں اضافہ ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگ ووٹ کریں، اس تعلق سے ریاست بھر کے مدرسوں میں دستخطی مہم کا آغاز کیا گیا ہے جس میں مدارس اپنے ارد گرد اور اطراف کے علاقوں میں عوام کو ووٹ ڈالنے کے لیے بیدار کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ اس لیے بھی کیا جارہا ہے کیونکہ کئی علاقوں میں دیکھا گیا ہے کہ ووٹنگ فیصد میں واضح کمی رہی ہے۔ لہذا مدارس سے اگر ووٹنگ فیصد میں اضافہ کے لیے پیغام جائے گا تو اس کا خاصا اثر پڑے گا یہی وجہ ہے کہ مدارس کے اساتذہ و طلبا ووٹنگ فیصد میں اضافہ کے لیے ریلیاں نکال رہے ہیں اور تمام تر کوششیں کر رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اپنے حق کے رائے دہی کا استعمال کریں۔

مہنگائی اور بے روزگاری کے خلاف جنتا انڈیا اتحاد کی حکومت بنائیں گے: اویناش پانڈے

لکھنؤ 5 مئی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری انچارج اتر پردیش شری اویناش پانڈے آج اپنے پہلے سے طے شدہ انتخابی دورے کے دوسرے دن ریاست کے لوک سبھا حلقوں (پھولپور)، پریاگ راج، مرزاپور، بھدوہی، فش سٹی، اور جونپور اور لوک سبھا کوآرڈینیٹر، ضلع/شہر کانگریس کمیٹی کے صدور، ریاستی انچارج نائب صدر، جنرل سکریٹری، سکریٹریز، ضلع/شہر صدور/فرنٹل تنظیموں/محکموں/سیلوں کے سربراہان، انڈیا الائنس کے امیدواروں اور لیڈران سے ملاقات کی۔ ہندوستانی اتحاد، سماج وادی پارٹی، لوک دل، عام آدمی پارٹی، کسان یونین کے انچارج اور انتخابی تیاریوں کے سلسلے میں عہدیداروں کے ساتھ لوک سبھا کی میٹنگ کی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے قومی جنرل سکریٹری، اتر پردیش کے انچارج جناب اویناش پانڈے نے رابطہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ انتخاب ملک کے آئین، عوام کے حقوق، محروموں کے لیے ریزرویشن کا انتخاب ہے۔ اور بچوں کے مستقبل کو بچانا۔ انہوں نے کہا کہ جنتا انڈیا بے روزگاری اور مہنگائی کے خلاف مخلوط حکومت بنانے جارہی ہے۔ مسٹر پانڈے نے کہا کہ مرکز کی نریندر مودی حکومت میں کسانوں کے خلاف تین کالے اور ظالمانہ قوانین لائے گئے تھے جن کے خلاف کانگریس پارٹی کے قومی صدر ملکارجن کھرگے اور سابق صدر راہل گاندھی کی قیادت میں احتجاج کیا گیا تھا۔ جس پر بی جے پی حکومت کو ان کالے زرعی قوانین کو واپس لینا پڑا۔ شری پانڈے نے کہا کہ ہندوستانی مخلوط حکومت بنتے ہی "اگنی پتھ یوجنا" کو فوری طور پر منسوخ کر دیا جائے گا اور پرانے مستقل بھرتی کے عمل کو دوبارہ لاگو کیا جائے گا۔ مسٹر پانڈے نے کہا کہ اب بی جے پی حکومت کی الٹی گنتی شروع ہو گئی ہے۔ بی جے پی نے عوام کو صرف جملہ دیا ہے۔ مہنگائی، بے روزگاری اور صنعتیں تباہ، اب عوام بھارت اتحاد کی طرف دیکھ رہی ہے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے قومی سکریٹری اور چھتیس گڑھ کے سابق وزیر راجیش تیواری نے کہا کہ مرکز اور ریاست کی بی جے پی حکومت ہر محاذ پر ناکام ہو چکی ہے اور اس نے جھوٹ بول کر عوام کو گمراہ کیا ہے۔ آج کے اجلاس میں ریاستی کانگریس کے خزانچی شری شیو پانڈے، نائب صدر اور مرزاپور کے انچارج منیش مشرا، سابق ایم ایل اے بھگوتی پرساد چودھری، اتر پردیش کانگریس کمیٹی زون میڈیا کوآرڈینیٹر کے ترجمان سنجیو سنگھ، کانگریس ٹرینر وجے راؤ موجود تھے۔

سنبھل: بی جے پی اور انڈیا گٹھ بندھن میں سیدھی لڑائی

دلت ووٹ فیصلہ کن، مسلمان خوش فہمی میں

سنبھل۔ مسلم اکثریتی علاقہ ہے۔ یہاں سے کبھی مسلم کبھی غیر مسلم لوک سبھا ممبر منتخب ہوتے رہے ہیں۔ اس سیٹ پر سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر شفیق الرحمن برق مرحوم کے پوتے ضیاء الرحمان برق اتحادی امیدوار ہیں، جب کہ بہوجن سماج پارٹی نے بھی مسلم امیدوار صولت علی کو میدان میں اتارا ہے۔ سنبھل مسلم اکثریتی سیٹ ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق پارلیمانی سیٹ پر مسلم ووٹ 50.17، ایس سی 15.50 اور دلت ووٹ تقریباً تین لاکھ ہے۔ یہ سیٹ پانچ اسمبلی حلقوں بلاری، کندرکی، اسولی، سنبھل اور چندوسی پر مشتمل ہے ان میں سے چار پر سماجوادی کا قبضہ ہے 2022 کے اسمبلی الیکشن میں کندرکی سے برق صاحب کے ہوتے ضیاالرحمن برق جو گٹھ بندھن کے امیدوار ہیں ممبر اسمبلی ہیں جبکہ بلاری سے محمد فہیم عرفان، اسولی سے پنکی سنگھ، سنبھل سے اقبال محمود (چاروں سماجوادی) اور چندوسی (ریزرو) سے بی جے پی کی گلاب دیوی نے جیت حاصل کی تھی روایتی طور پر سنبھل سماجوادی کا گڑھ رہا ہے ڈاکٹر برق نے 2019 میں بی جے پی کے پرمیشور لال سینی کو ہرایا تھا اس وقت ایس پی۔ بی ایس پی نے مل کر چناؤ لڑا تھا۔ جبکہ 2014 میں مسلم ووٹوں کے بکھراؤ کی وجہ سے برق صاحب بی جے پی کے مقابلہ ہار گئے تھے اس بار ان کے پوتے کو وراثت کے تحفظ کی ذمہ داری ملی ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کو ہمدردی کا ووٹ ملے گا۔ برق صاحب کا مسلمانوں کے علاوہ دیگر کمیونٹی میں زبردست اثر تھا ان کی گرفت بہت مضبوط تھی جس کا فائدہ ضیاالرحمن کو ملے گا بی ایس پی کا مسلم امیدوار بظاہر ووٹروں کی توجہ حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہا ہے اس کی نظر تین لاکھ دلت ووٹوں پر ہے ویسے مسلمانوں کا یوپی میں عمومی رجحان گٹھ بندھن کی طرف ہے اور وہ یکسو ہیں۔ جرنلسٹ سعد نعمانی کا کہنا ہے کہ الیکشن بہت ٹف ہے، یکطرفہ نہیں ہے صرف مسلم ووٹوں سے الیکشن نہیں جیتا جاسکتا۔ لوک سبھا کا چناؤ دیہات کا ہوتا ہے۔ کوئی ایک برادری یا کمیونٹی لوک سبھا الیکشن نہیں جتا سکتی۔ ضیاالرحمن دیگر طبقوں کا کتنا ووٹ لا پائیں گے اسی پر الیکشن کا فیصلہ ہوگا۔ ادھر معروف اسکالر ڈاکٹر نجیب قاسمی کا کہنا ہے کہ گٹھ بندھن ایک لاکھ سے جیت رہا ہے مگر ان کے پاس اس دعوے کی ٹھوس دلیل نہیں تھی۔ مولانا عمران قاسمی ان اعداد و شمار کے ساتھ بتایا کہ ضیاالرحمن جیت سکتے ہیں مگر مسلمانوں کے ساتھ دیگر کمیونٹی کی حمایت بہت ضروری ہے بی جے پی سے ناراض ووٹ کدھر جارہا ہے یہ فیکٹر کلیدی رول نبھائے گا۔ سنبھل کا پڑھا لکھا مسلم نوجوان سیاست میں مسلمانوں کے گھٹتے مقام سے پریشان دکھائی دیتا ہے ہی۔ اے ایم یو اور جامعہ ملیہ سے تعلیم حاصل کرنے والے ان نوجوانوں کا ماننا ہے کہ پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی کم نمائندگی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کو ایک طرح سے الگ تھلگ کیا جارہا ہے۔ ایک ریسرچ اسکالر کا کہنا ہے کہ "ساتویں لوک سبھا انتخابات میں 49 مسلم ممبران پارلیمنٹ منتخب ہوئے، 2019 میں صرف 27 مسلمان پارلیمنٹ میں پہنچے۔ آج صورتحال ایسی ہے کہ کوئی بھی پارٹی کسی مسلمان کو ٹکٹ نہیں دینا چاہتی۔ ایک مسلم نوجوان، جو صحافت کا طالب علم ہے، کا کہنا ہے کہ "موجودہ سیاسی منظر نامے میں مسلم نوجوان اپنی نمائندگی تلاش کر رہا ہے لیکن اسے نہیں مل پا رہا ہے۔ سیاست میں مسلمان الگ تھلگ ہو رہے ہیں۔ حالات ایسے ہیں کہ سیکولر" پارٹیاں مسلمانوں کا نام لینے یا ان کے مسائل پر بات کرنے سے بھی گریز کر رہی ہیں۔ اتر پردیش میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً بیس فیصد سمجھی جاتی ہے۔ مسلم نوجوانوں کا کہنا ہے کہ سیکولر سیاست کا دعویٰ کرنے والے حزب اختلاف کے 'انڈیا' اتحاد نے بھی آبادی کے لحاظ سے اس طبقے کو ٹکٹ نہیں دیا، دوسری جماعتوں سے اس کی کیا توقع کی جاسکتی ہے۔ اتر پردیش میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً بیس فیصد سمجھی جاتی ہے۔ مسلم نوجوانوں کا کہنا ہے کہ سیکولر سیاست کا دعویٰ کرنے والے حزب اختلاف کے 'انڈیا' اتحاد نے بھی آبادی کے لحاظ سے اس طبقے کو ٹکٹ نہیں دیا، دوسری جماعتوں سے اس کی کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ مسلمانوں کو پارلیمنٹ میں نمائندگی نہ ملے تو کیا اثر ہو سکتا ہے؟ اس سوال پر ریسرچ اسکالر کا کہنا ہے کہ "اس کا سیدھا مطلب ہے کہ پارلیمنٹ میں مسلمانوں کے مسائل کو اٹھانے والا کوئی نہیں ہوگا"۔ اس سے ظاہر ہے کہ سنبھل کا پڑھا لکھا مسلمان موجودہ سیاست کے اتار چڑھاؤ کو بخوبی سمجھتا ہے اور اس میں اپنی کم ہوتی نمائندگی کو لے کر تشویش ہے۔ موجودہ وقت میں جبکہ سات مئی کو پولنگ ہونے والی ہے ووٹر اپنے دل میں فیصلہ کر چکا ہے۔ برق ووٹروں کو کتنا یکسو کر پائے ہیں یہ سات مئی کو ہی پتہ چلے گا۔ بی جے پی تین لاکھ دلت اور دو لکھ یادو ووٹوں پر خاص محنت کر رہی ہے۔ دلت ووٹ ہی الیکشن کا فیصلہ کرے گا۔ ایک بات شدت سے محسوس کی گئی کہ مسلمان بہت خوش فہمی میں ہے ۔۔

دس سال کی حکومت میں بی جے پی نے عوام کے ساتھ صرف امتیازی سلوک کیا: اکھلیش

آگرہ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ دس سال کی حکومت میں بی جے پی نے عوام کے ساتھ صرف امتیازی سلوک کیا ہے۔ صنعت کاروں کے 16 لاکھ کروڑ روپے کے قرضے معاف کر دیے گئے لیکن کسانوں کی کوئی مدد نہیں کی گئی۔ کسانوں کا کوئی قرض معاف نہیں کیا گیا۔ بی جے پی حکومت نے ایسی پالیسی بنائی جس میں 5 کروڑ روپے سے زیادہ کا قرض لینے والے صنعتکاروں اور تاجروں کے قرض معاف کر دیے جائیں گے۔ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ اس حکومت میں لاکھوں کروڑوں روپے کے قرضے معاف کر دیئے گئے ہیں لیکن جن کسانوں نے ہزاروں اور لاکھوں روپے کا قرض لیا ہے انہیں پریشان کیا جارہا ہے۔ بی جے پی حکومت نے تین کالے قانون لا کر کسانوں کی زمین اور فصلیں صنعت کاروں کے حوالے کرنے کی سازش کی۔ کسان مشتعل ہو گئے۔ ہزاروں کسان شہید ہوئے۔ یوپی اسمبلی انتخابات میں شکست کو دیکھ کر بی جے پی حکومت نے تینوں کالے قوانین واپس لے لیے لیکن کسانوں کو ان کی فصلوں کے لیے ایم ایس پی کا حق نہیں دیا۔ بی جے پی نے کسانوں کی توہین کی ہے۔ اتوار کو آگرہ لوک سبھا حلقہ کے جلسہ میں سماج وادی پارٹی انڈیا اتحاد کے امیدوار مسٹر سریش چندر کردم کی حمایت میں منعقد ایک بہت بڑی انتخابی ریلی میں مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ کسان، نوجوان اور عام لوگ لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کے خلاف ہیں۔ لوگ بی جے پی کے خلاف ووٹ دے رہے ہیں۔ مرکز میں بھارت کی مخلوط حکومت آ رہی ہے۔ بھارتی مخلوط حکومت بنتے ہی کسانوں کے تمام قرضے معاف کر دیے جائیں گے۔ کسانوں کی فصلوں کو ایم ایس پی کی ضمانت دینے کے لیے قانون بنایا جائے گا۔ مسٹر یادو نے کہا کہ پہلے اور دوسرے مرحلے کے بعد تیسرے مرحلے میں بھی بی جے پی کا صفایا ہو جائے گا۔ پی ڈی اے خاندان بی جے پی حکومت گرانے جا رہا ہے۔ ملک میں تبدیلی آنے والی ہے۔ بی جے پی سے آئین اور جمہوریت کو خطرہ ہے۔ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی بابا صاحب کے آئین کو بدلنا چاہتی ہے۔ بی جے پی حکومت آئین اور عوام کی زندگیوں کے پیچھے ہے۔ پسماندہ طبقات اور دلتوں کا ریزرویشن ختم کرنا چاہتا ہے۔ بی جے پی نے بہت ناانصافی اور ظلم کیا ہے۔ اس حکومت نے کبھی عوام کی نہیں سنی۔ انہوں نے اپنے من مانے فیصلے ملک کے 140 کروڑ عوام پر مسلط کیے ہیں۔ سرکاری اداروں کی نجکاری۔ ڈیموںیٹائزیشن۔ تاجروں پر جی ایس ٹی عائد۔ بی جے پی حکومت کو لے کر عوام میں کافی ناراضگی ہے۔ مہنگائی اور بے روزگاری اپنے عروج پر ہے۔ بی جے پی حکومت نے ہر چیز کی مہنگائی بڑھا دی ہے۔ ڈیزل، پیٹرول، ایل پی جی، ریفائنڈ آئل، دالیں، نمک، ہر چیز کی قیمتیں بڑھا دی گئیں۔ اتنی مہنگائی پہلے کبھی نہیں تھی بی جے پی نے عوام سے وعدے کیے لیکن مہنگائی کم نہیں کی۔ کسانوں کے ساتھ ساتھ نوجوانوں سے بھی جھوٹے وعدے کئے۔ ہر سال 2 کروڑ نوکریاں دینے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن بی جے پی حکومت کے فیصلوں کی وجہ سے نوجوانوں کی نوکریاں چھین لی گئیں۔ نوجوانوں کی بڑی تعداد بے روزگار ہو چکی ہے۔ آج ہر گاؤں میں پڑھے لکھے نوجوانوں کی بڑی تعداد بے روزگار ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ ہندوستان اتحاد حکومت سرکاری محکموں کی خالی آسامیوں کو پُر کرے گی۔ نوجوانوں کو تیس لاکھ نوکریاں دیں گے۔ بی جے پی حکومت میں بھرتی کے امتحانات کے پرچے لیک ہوئے۔ نوجوانوں نے پڑھائی میں بہت محنت کی، پیسے خرچ کیے، پیپر زدیے لیکن پیپرز لیک ہو گئے۔ بی جے پی نے نوجوانوں کا مستقبل تباہ کر دیا ہے۔ حکومت نے جان بوجھ کر پیپرز لیک کئے۔ حکومت نوکریاں اور ریزرویشن نہیں دینا چاہتی۔ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی نے بڑی بدعنوانی کی ہے۔ انتخابی عطیات کے نام پر ہزاروں کروڑ روپے وصول کیے گئے۔ ایسی بحالی ملک میں کبھی نہیں ہوئی۔ حکومت نے سرکاری اداروں کا غلط استعمال کیا۔ صنعتکاروں اور تاجروں سے تفتیش کے نام پر ڈرا دھمکا کر رقم بٹوری۔ بی جے پی کی وصولی نے مہنگائی اور بدعنوانی میں اضافہ کیا۔ ویکسین بنانے والی کمپنی سے عطیات جمع کرنے کے بعد ملک بھر کے لوگوں کو ٹیکے لگائے گئے۔ اب ویکسین کے حوالے سے آنے والی رپورٹس کے باعث دل کی بیماری سمیت مختلف قسم کی بیماریوں کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ مسٹر یادو نے آگرہ سے سماج وادی پارٹی انڈیا اتحاد کے امیدوار مسٹر سریش چندر کردم کو تاریخی ووٹوں سے جیتنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس بار آگرہ تاریخ رقم کرے گا۔ جلسہ عام کو پارٹی کے راجیہ سبھا رکن شری رام جی لال سمن، امیدوار سریش چندر کردم اور دیگر قائدین نے خطاب کیا۔

قیصر گنج میں 7 امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد

قیصر گنج۔ قیصر گنج سیٹ ایک بار پھر اتر پردیش میں بحث کا موضوع بن گئی ہے۔ 3 اپریل کو یہاں پر نامزدگی ختم ہو گئی تھی اور اب کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال ختم ہو گئی ہے۔ بی جے پی نے برج بھوشن شرن سنگھ کا ٹکٹ کاٹ کر کے ان کے بیٹے کرن بھوشن سنگھ کو یوپی کی قیصر گنج لوک سبھا سیٹ سے اپنا امیدوار بنایا ہے۔ وہیں سماج وادی پارٹی نے بھگت رام مشرا کو اپنا امیدوار بنایا ہے۔ اس نشست کے لیے کاغذات نامزدگی 3 اپریل کو ختم ہوئی تھی جس کے بعد کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال جاری تھی۔ اب کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال ختم ہو گئی ہے اور کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال مکمل ہونے کے بعد اس نشست پر 7 امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دیے گئے ہیں۔ ذرائع کی مانیں تو ان ساتوں امیدواروں کے کاغذات نامزدگی میں کچھ خامیاں تھیں جس کی وجہ سے انہیں مسترد کر دیا گیا ہے۔ قیصر گنج سیٹ سے چندر پرکاش سنگھ، نبی احمد، ونود کمار پٹیل، اشوک سنگھ، گووند، سنجیو کمار اور ونیت کمار کے کاغذات نامزدگی کچھ وجوہات کی بنا پر مسترد کر دیے گئے ہیں۔ یہ سیٹ اس بار بحث کا مرکز بنی ہے کیونکہ خواتین پہلوانوں کی جانب سے مختلف الزامات کے بعد بی جے پی نے موجودہ رکن پارلیمنٹ برج بھوشن شرن سنگھ کا ٹکٹ کاٹ دیا ہے۔ تاہم اس علاقے میں برج بھوشن شرن سنگھ کا غلبہ ہے۔ وہ 1992 سے یہاں کی سیاست میں سرگرم ہیں۔ ایسے میں اس بار بی جے پی نے قیصر گنج سے امیدوار کے نام کا اعلان کافی تاخیر سے کیا ہے۔ امیدوار بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود برج بھوشن شرن سنگھ کا اپنا چھوٹا بیٹا کرن بھوشن شرن سنگھ ہے۔ بی جے پی کی جانب سے اس سیٹ پر برج بھوشن شرن سنگھ کا بیٹا چناؤ لڑ رہا ہے۔ اس سیٹ پر بہوجن سماج پارٹی نے بھی برہمن کارڈ کھیلتے ہوئے نریندر پانڈے کو ٹکٹ دیا ہے۔ ایسے میں اس بار قیصر گنج میں مقابلہ سہ رخی ہونے کا امکان ہے۔ جبکہ برج بھوشن شرن سنگھ اس سیٹ سے لگاتار تین بار ایم پی رہے ہیں۔

رابرٹس گنج سیٹ پر امیدواروں کا تعطل ہنوز برقرار

مرزاپور:05 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع مرزاپور ڈویژن کی رابرٹس گنج (سونبھدر) پارلیمانی سیٹ ملک کی واحد ایسی سیٹ ہے جس کی سرحدیں چار ریاستوں کی حدود سے منسلک ہے۔ پورے ریاست میں حکمراں جماعت و حزب اختلاف اتحاد نے امیدوار کا اعلان کر دیا ہے لیکن اس سیٹ پر دونوں اتحادوں کی جانب سے ابھی تک تعطل برقرار رکھا ہے۔ اتر پردیش کی اس سیٹ پر نامزدگی منگل سے شروع ہو رہی ہے۔ ضلع انتظامیہ نے ساری تیاریاں پوری کر لینے کا دعویٰ کیا لیکن نہ تو حکمراں جماعت نے نہ ہی اپوزیشن نے اپنے امیدوار کا اعلان کیا ہے۔ دونوں جانب سے امیدوار کے حوالے سے قیاس لگائے جا رہے ہیں۔ گذشتہ بار این ڈی اے کے اپنا دل کے پکوڑی کول منتخب ہوئے تھے۔ اس بار بھی این ڈی اے کوٹے میں یہ سیٹ اپنا دل کے پاس ہے۔ اپنا دل کے کارگزار صدر و ریاستی وزیر آشیش پٹیل نے بتایا کہ انہوں نے سات امیدواروں کا پینل بنا کر بی جے پی ہائی کمان کے پاس بھیجا ہے۔ اب ان امیدواروں کے پینل سے بی جے پی کو ایک پر اپنی رضا مندی دینی ہے۔ ابھی تک بی جے پی نے نام فائنل نہیں کیا ہے۔ لہذا اتنا تاخیر ہو رہی ہے۔ دوسری جانب اپوزیشن اتحاد کی جانب سے سپا کو یہاں اپنے امیدوار کا اعلان کرنا ہے۔ سپا لیڈر غیر رسمی بات چیت میں کہتے ہیں کہ اپنا دل کے امیدوار کا انتظار ہو رہا ہے۔ ممکنہ امیدوار کا نام طے ہے۔